شاہی محل جل رہا تھا۔۔ ہر سو آگ کے بڑے بڑے بھانبھڑ جل کر بھڑک رہے تھے۔۔ ہر طرف سے بھیانک وحشت ناک چیخ وپکار کی صدائیں آرہی تھیں۔۔ لوگ اس آگ میں زندہ جل رہے تھے۔۔ ایسے میں وہ ایک دس سالہ ننھی سی جان سفید پیروں تلک سلیپنگ گاؤن میں پسینے سے شرابور ڈری سہمی اور بے تحاشا روتی ہوئی اپنے کمرے سے نکل کر اپنے ماں بابا کے کمرے کی جانب بھاگی تھی۔۔ جانے کیوں اس بھڑکتے بھانبھڑ کی آگ کی دہک اس کو کیوں نہیں جلا پا رہی تھی۔۔ محل میں موجود کوؤں کی کان پھاڑ کائیں کائیں اس کے اعصاب پر ہتھوڑے سے برسا رہی تھی۔۔ اس کے محافظ زندہ جل رہے تھے۔۔

ماں،،، بابا،،،، وہ ان کے کمرے تک آئی تھی۔۔ مگر اس جلتی خواب گاہ میں صرف اسے سرخ رنگ کے خون کی ندی بیتی دکھائی دی تھی۔۔ وہ الٹے پیروں بھاگی۔۔ اب اس کا رخ اپنے بڑے بابا ماما کے کمرے کی جانب تھا۔۔ وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی۔۔ کیونکہ اب وہ اڑتے بھیانک بھدے سے کوے اس کے سر پر اڑتے اس کا تعاقب کر رہے تھے۔۔ نا صرف اس کا پیچھا کر رہے تھے بلکہ اسے پکڑنے کی کوشش بھی کر رہے تھے۔۔

ماں،،،، بابا،،،، بڑے بابا،،،، وہ چلا رہی تھی بلک بلک کر رو رہی تھی۔۔ مگر اس کی صدائیں سننے والا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔ وہ کنگ بابا کے کمرے میں داخل ہوئی مگر وہاں کا منظر بھی اس کے ماں باپ کے کمرے جیسے منظر سے مختلف نا تھا۔۔ وہ اس کمرے سے باہر بھاگی۔۔

ماسی،،،،اس ایک اور مہرباں وجود کا خیال آیا تھا۔۔ تبھی وہ اپنے کمرے کی جانب" بھاگی۔۔ مگر کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک نازک سے وجود سے ٹکرا گئی۔۔

اینچینٹرس،،،وہ ماں بابا،، کنگ بابا اور کوئین ماما،، سب چلے گئے،،،، مجھے ماسی سے ملنا" ہے،،،وہ بول رہی تھی مگر اینچنٹرس نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے گلے میں ایک لاکٹ پہنایا تھا۔۔ اور اپنی میجک سٹک سے کمرے میں پڑے مرر کو گھما کر اسے الٹا کر دیا اور مرر کے دوسرے مخالف رخ پر ایک بلیک ہول بنایا۔۔

سنیں کوئین،،، غور سے سنیں،،،، یہ لاکٹ، یہ آپ کبھی خود سے جدا نہیں کریں" گی،،، آپ کو زندہ رکھا جا رہا ہے ایک مکروہ اور غلیظ عزائم کی خاطر،، مگر آپ کو خود کو بچانا ہو گا،،،وہ مقصد کبھی پورا نہیں ہونے دینے،،، آپ کو پوری زندگی اپنے اس

شیطان کنگ کے ہاتھ نہیں لگنا ہے،،، اس بلیک ہول سے یہاں سے بھاگ جائیں،،، یہ ،،،، لاکٹ آپ کو راستہ دکھائے گا

لیکن اینچنٹرس،،،، ابھی وہ کچھ کہتی جب اینچینٹرس نے اپنی ہی میجک سٹک سے اپنے" آپ کو ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پتھر کا بنا دیا۔۔ عرازہ نے سہم کر اینچینٹرس کو دیکھا جس کی میجک سٹک اس کے پتھر ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گری تھی۔۔۔ عرازاہ نے وہ بھی جلدی سے اٹھالی۔۔ اب اس نے اندھا دھند اینچینٹرس کے بنائے بلیک ہول کی جانب دوڑ لگائی مگر اس میں داخل ہونے سے پہلے کسی نے عرازہ کو اس کے سرخ بالوں سے گھسیٹ کر اسے کمرے کے بیچ و بیچ پھینکا تھا۔۔ وہ پھر سے چیخ چیخ کر روئی۔۔ زمین پر اوندھے منہ لیٹے اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔ سیاہ لباس میں سیاہ ہڈی نما گاؤن میں اس کے لبوں پر ایک مکروہ مسکراہٹ تھی۔۔ سامنے کھڑا وہ اس کا وہ مہرباں دوست تو نہیں تھا۔۔ یہ تو اسی کہ روپ میں ایک خون آشام بلا تھی جس کے ہاتھ میں خون سے سنا

ایک ترشول تھا۔۔ عرزاہ نے تیزی سے اٹھ کر اس سے دور ہونے کی کوشش کی مگر اس نے جھک کر اسے بالوں سے دبوچ لیا۔۔

"چھوڑو مجھے،،، تم گندے ہو،،، قاتل ہو،،،، شیطان ہو،، میں کبھی تمھیں معاف نہیں کروں گی،،، چھوڑ دو مجھے،،،وہ حلق کے بل چلائی۔۔ مگر وہ اسے بالوں سے ہی گھسیٹتا اس کمرے سے باہر لے جانے لگا۔۔ عرزاہ چیخ چیخ کر روتی اسے جانے کیا کیا کہہ رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ جیسے اسے سن ہی نہیں رہا تھا۔۔ باہر اب وہ کوے ان کے سروں پر اڑ رہے تھے۔۔ عرزاہ خوف و وحشت سے سفید پڑ گئی کیونکہ اب وہ اسے اپنی اس خواب گاہ کی جانب لے جا رہا تھا جس کے دروازے سے خون ندی بن کر باہر تک بہہ رہا تھا۔۔۔ عرزاہ کے حلق سے ایک وحشت ناک چیخ بر آمد ہوئی۔۔۔

آ"""""""

تم نے آج پھر وہی بھیانک خواب دیکھا،،؟؟ ہے ناں؟؟ وشما نے اس سے پوچھا تو عرازہ" جھٹکے سے وشما کے سینے سے لگی۔۔ اور بہت زور سے آنکھیں بھینچتے اثبات میں سر ہلا کر وشما کے سینے میں اپنا چہرہ چھپالیا۔۔ وشما اداس ہوئی۔۔

پہلے تو یہ خواب کبھی کبھی تمھیں دکھائی دیتا تھا،، مگر اب میں نے نوٹ کیا ہے" عرزاہ،،، ایک ہفتے بعد تم اٹھارہ کی ہو جاؤ گی،، اب یہ خواب زیادہ شدت سے اور روز آنے لگا ہے تمھیں،،، اس کا مطلب سمجھتی ہو،،؟؟؟ وشما کی یہ کہنے کی دیر تھی کہ عرزاہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ وشما گھبرا گئی۔۔

مما کو اٹھاؤں،،؟؟؟ تم ٹھیک نہیں ہو،،؟؟ وشما نے کہا تو عرزاہ نے تیزی سے نفی میں" سر ہلا دیا۔۔

اگر صبح انھیں پتا چلا کہ رات پھر تمھاری طبیعت خراب ہوئی تھی اور میں نے انھیں" بتایا تک نہیں تو وہ مجھ سے بہت زیادہ ناراض ہوں گی،،، وشما نے کہا تو عرازہ نے اس کے سینے سے اپنا چہرہ نکالا اور آپنے آنسو صاف کیے۔۔

،،، میں ٹھیک ہوں،،، اس کی ضرورت نہیں،،، عرزاہ نے آہستگی سے کہا۔۔ "تم سو جاؤ" ،،، تم جانتی ہو،،، اب اس کے بعد مجھے نیند بھی آئی تو پھر بھی میں سونا نہیں چاہوں گی عرزاہ کے لہجے میں ایک ان دیکھی وحشت اور نفرت سی تھی۔۔ وشما جانتی تھی اب وہ واقعی نہیں سوئے گی۔۔ ایک نادیدہ ان چاہے وجود کو صرف خواب میں دیکھ لینے کی وجہ سے اب اسے اپنی آنکھوں سے کرائیت محسوس ہو رہی ہو گی۔۔ وشما آہستگی سے بستر پر نیم دراز ہوئی۔۔

عرزاہ بھی کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔۔ مگر جلد ہی بے چین ہو کر بستر سے اٹھ بیٹھی۔۔ کاش یہ بھیانک خواب اور اس کی وحشت ناک حقیقت سے اس کا دور دور تک ،،، کوئی تعلق نا ہوتا۔۔ کاش

یہ ایک بھیانک سا نظارا تھا۔۔ یہ ڈریگن لینڈ کا منظر تو نہیں تھا۔۔ یہ تو کوئی برباد ہوئی اجڑی ویران ریاست تھی جہاں ہر سو سیاہی پھیلی ہوئی تھی اور دھواں سا اٹھ رہا تھا۔۔ ایسے میں وہ بھاری قدم اٹھاتا شاہی باغ کے درمیان میں چہل قدمی میں مصروف تھا۔۔ جہاں ہر سو ببول اور کیکٹس کے کانٹے ہی دکھائی دے رہے تھے۔۔ یہاں پر ہریالی اور پھولوں کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ کنگ کاسپر کے چہرے کے تاثرات انتہائی کرخت اور وحشت ناک تھے۔۔ اتنے میں ہی آسمان پر حد نگاہ کائیں کائیں کرتے اڑتے

ہوئے کوے دکھائی دیا۔۔ جو آکر کنگ کاسپر کے پیروں میں اترے تھے۔۔ کنگ کاسپر نے حقارت بھری نگاہ اپنے غلاموں پر ڈالی۔۔ جو لگتا ہے اس کے کسی کام کے نہیں تھے کیونکہ وہ آج بھی خالی ہاتھ لوٹے تھے۔۔ سب نے اپنی بھیانک شکل اختیار کر کے سر جھکایا تو اٹھایا نہیں تھا جس کا مطلب انکار ہی تھا۔۔ کنگ کاسپر غصے اور اشتعال سے پاگل ہوا تھا۔۔ ایک لمحے میں ڈریگن میں بدل کر آگ اگل کر انھیں جلا کر خاکستر کرنا چاہا۔۔ مگر کسی خاص نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا تھا تو وہ بس انھیں جلا کر تکلیف دیتے ان کی چیخ و پکار سن کر محل کی چھت پر اتر آیا۔۔ اور فوراً اپنی انسانی شکل اختیار کی۔۔۔ اور اگلے لمحے اپنی خواب گاہ میں تھا۔۔ کنگ کاسپر آکر اپنی آرام گاہ میں نیم دراز ہوا۔۔ اسی وقت وہ اس کی خواب گاہ میں داخل ہوئی تھی۔۔ مکمل سیاہ لباس میں سمو کی آئیز اور سیاہ ہونٹ لیے وہ آکر کنگ کاسپر کے پہلو میں نیم دراز ہوئی تھی۔۔ اس کے گلے بازوؤں میں زنجیروں سے بنی بھدی سی جیولری تھی۔ جو اسے بلیک وِچ ظاہر کرتی تھی۔۔ وِچ

لَلِت کنگ کاسپر کے قریب آئی۔۔ اور اس کے چوڑے، چٹانی سینے پر نرمی سے اپنا ہاتھ پھیرا۔۔

"وہ ہمارے لئے محض ایک مہرے، ایک پیپٹ ایک استعمال کرنے والی چیز کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں،، کوئی حثیت نہیں رکھتی وہ،،، للت نے کہتے کنگ کاسپر کے سینے پر اپنے لب رکھے۔۔ "تو اس کے لیے می لارڈ کو اپنا اتنا خون جلانے کی کیا ضرورت ہے،، مل جائے گی،،، ایک چیونٹی جتنی اوقات نہیں اس کی،،، للت نے اطمینان سے کہا۔۔ تبھی کاسپر نے اس کے سیاہ بال اپنی مٹھی میں جکڑے اور اسے بالوں سے جھنجھوڑ ڈالا۔۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی تھی مجھے انھیں مارنے سے روکنے کی،،، کنگ کاسپر غرایا۔۔" للت ڈھیٹ بنی مسکراتی رہی۔۔

سو سال گزر گئے ہمیں یہاں راج کرتے،،، ڈریگن لینڈ اور فیری ٹوپیہ کا چپا چپا چھانتے" ہوئے ہم نے انھیں تباہ و برباد کر دیا ہے،،، کوئی ایک کونہ نہیں چھوڑا،،، مجھے نہیں لگتا کہ وہ ڈریگن لینڈ یا فیری ٹوپیہ میں ہے،، کیونکہ یہاں کے وقت کے مطابق اس کے سو سال پورے ہوتے ہی ہمیں وہ اشارہ مل جاتا جس کا ہمیں برسوں سے انتظار تھا،، مجھے لگتا ہے وہ آدم زادوں کی دنیا یا اوشیانہ میں ہو گی،،، اور وہاں کے وقت کے حساب سے اس کے اٹھارہ سال پورے ہوتے ہی ہمیں وہ خاص اشارہ ملنے والا ہے،،، لَیت نے اطمینان سے کہا۔۔ کنگ کاسپر چونک کر اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھا۔۔ وہ شاطر تھی، مکار تھی۔ کنگ کاسپر تو اس کی خوبیوں کا پہلے ہی متعارف تھا مگر اس پہلو پر اس نے آخر پہلے کیوں نہیں سوچا تھا۔۔

اب صرف اوشیانہ یا آدام زادوں کی زمین بچی ہے جہاں وہ ہو سکتی ہے،،، کنگ کاسپر" کے دماغ میں ایک جھماکہ ہوا۔۔ وہ اٹھا اور اپنی خواب گاہ کی بالکونی میں گیا۔۔ ایک

آسمان تک گونجتی دھاڑ کی آواز سے اس کے غلام حدِ نگاہ زمین پر جھک کر اس کے سامنے آئے۔۔

جاؤ،، اور انسانوں کی دنیا میں پھیل جاؤ،، اور اسے ڈھونڈو،،، اسی زمین پر ہمیں اشارہ" ،،، ملے گا،،، اس کا انتظار کرو،،، چاہے زمین جلا دو یا انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارو مجھے وہ لا کر دو،،، اب جاؤ،،، کاسپر حلق کے بل دھاڑا تو اس کے غلام وہاں سے کوے بنے اڑے تھے۔۔ کنگ کاسپر کے لبوں پر ایک فاتحانہ سی مسکراہٹ تھی اب وہ اطمینان سے اندر آیا تھا۔۔ وہ آکر پھر اپنے بستر پر نیم دراز ہوا۔۔ مگر چونکا تب جب للت کسی گہری گھٹا سی اس پر چھا گئی اور دیوانہ وار اس کے سینے کو اپنے نرم گرم بوسوں سے ہم کنار کرنے لگی۔۔ وہ جیسے جیسے کنگ کاسپر کی قربت میں ڈوب رہی تھی ان کے درمیان حائل پردے سرکتے جا رہے تھے۔۔ یوں لگتا تھا کہ آج وہ ہر حد پار کر دے

گی۔۔ مگر کچھ ہی دیر میں کنگ کاسپر اسے اپنے اوپر سے کھینچ کر ایک طرف کرتے سنجیدگی سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔

کیا ہوا کنگ کاسپر،،، ہمارا مقصد پورا ہونے تک وہ کٹھ پُتلی ہماری پابند ہے،،، آپ کسی کے نہیں،،، تو پھر یہ تعلق قائم کرنے سے انکار کیوں،،، جبکہ آپ کی کوئین صرف اور صرف مجھے بننا ہے،،، وہ جھٹکے سے اٹھتی کنگ کاسپر کے سامنے آئی تھی۔۔ کنگ کاسپر نے اسے ایسی شرربار نگاہوں سے دیکھا تھا کہ وہ ایک جھرجھری سی لیتی اس کے سامنے سے ایک طرف ہٹی تھی۔۔ کنگ کاسپر خواب گاہ میں پڑے ایک ٹیبل تک گیا اور وہاں چاندی کے برتن میں رکھی سیاہ بیری اٹھا کر اپنے منہ میں رکھی۔۔

ابھی مجھے کسی سے بھی،، کسی قسم کا کوئی بھی تعلق قائم کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے للت،،، کنگ کاسپر وہی کرتا ہے جو اس کے من اور دماغ کہتے ہیں،،، تم اب جا سکتی ہو

یہاں سے،،، اس نے اس قدر سرد اور پتھریلے لہجے میں کہا تھا کہ للت فوراً اس کی خواب گاہ سے نکلی تھی۔۔ پیچھے اس نے جام اٹھا کر اپنے لبوں سے لگایا۔۔

سوئٹزرلینڈ کے مشہور پہاڑی سلسلے ایلبس پر واقع اس گاؤں کا نام برگیون ہے۔۔ قدرتی مناظر کے شہکار سے سجا یہ گاؤں دنیا کے خوبصورت ترین علاقوں میں سے ایک علاقہ مانا جاتا ہے۔۔ ان کا لکڑی اور پتھروں سے بنا گھر آبادی سے قدرے دور پہاڑ کی ڈھلوان کنارے واقع ہے۔۔ جس کے ارد گرد پھیلے کھیت ان کے اپنے ہیں۔۔ آج اتوار کا دن تھا۔۔ دونوں بہنوں کو آج کالج سے چھٹی تھی۔۔ عرازہ اب تک بستر میں گھسی کسلمندی کا شکار تھی۔۔ جبکہ وشما بریک فاسٹ کر کے اب کھیتوں میں کام کرنے کے لیے تیار ہو

رہی تھی۔۔ تبھی ان کے بابا جیٹسن دروازے پر ہلکی دستک کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔

"پاپا آپ،،، میں آپ کا ہاتھ بٹانے کے لیے نیچے آنے ہی والی تھی،،، وشما نے جلدی سے اپنے لیدر شوز پہنتے ہوئے انھیں کہا تو وہ مسکرا دیئے۔۔

اور میری چھوٹی گڑیا کیوں نہیں اٹھی اب تک،،، جیٹسن مسکراتے ہوئے عرزاہ کے سر پر پہنچ گئے۔۔۔

"بابا مجھے ابھی اور سونا ہے،،،، اس نے اپنی آنکھوں کی سرخی چھپانے کو اپنا چہرہ نرم کمفرٹر میں چھپایا۔۔

تمھاری ممی تمھیں کچن میں بلا رہی ہے،،، جیٹسن نے آخری پتہ پھینکا مگر وہ کروٹ" بدل کر بستر میں پھیل گئی تو جیٹسن مسکراتے ہوئے وشما کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے۔۔ وشما اور عرازہ کا یہ کمرہ گھر کی پچھلی جانب اور ہر طرف سے محفوظ اور چاروں طرف سے بلکل بند تھا۔۔ وشما سیڑھیاں اترتی بیک یارڈ میں آئی۔۔

بابا آج ہم کیا کر رہے ہیں،،، وشما نے کمر پر ہاتھ رکھ کر ادھر ادھر دیکھا۔۔ سنہری" بالوں کی ساتھ وہ گلابی سی گڑیا دھوپ میں سنہرے تاج کی طرح دمک رہی تھی۔۔ جامنی رنگ شرٹ اور سکرٹ میں وہ بے تحاشا خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

آج سٹابری کے پودے لگانے ہیں بیٹی،،، تو کام شروع کریں،،، جیٹسن نے مسکرا کر" ،،، کہا۔ وشما نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ "میں زمین کھودتا ہوں،، تم پودے لگاتی جاؤ

ٹھیک ہے بابا،،، وشما نے چھوٹے چھوٹے پودوں والی ٹوکری کو ایک بیلٹ کے سہارے اپنی پچھلی گردن سے باندھا۔۔ جیٹسن درمیانے سائز کے بیلچہ سے زمین کھودنے لگے۔ اور وہ ٹوکری سے پودے اٹھا کر زمین میں دبانے لگی۔۔ کافی وقت گزر گیا تھا۔۔ ان کے کھیتوں کی زمین بہت نرم تھیں۔۔ مگر ایک جگہ پر آکر جیٹسن اٹک سے گئے تھے۔۔ وہ زمین کھودتے ہانپ گئے تھے مگر وہاں بیلچہ لگ نہیں رہا تھا۔۔

ارے کیا مصیبت ہے،،، جیٹسن نے ہانپتے ہوئے جھنجھلا کر کہا۔۔"

پاپا ٹھہریئے،،، وہاں کچھ ہے،،، وشما کو ایک سکن کلر کی چمکتی سی چیز دکھائی دی تھی۔۔" جیٹسن نے پھر بیلچہ مارنا چاہا۔۔

پاپا ٹھہریئے،، آپ اسے کٹ لگا دیں گے،،،، وشما نے ٹوکری سائیڈ پر رکھی۔۔ اور "
جیٹسن کو پیچھے ہٹا کر زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی۔۔ اس نے ہاتھ سے مٹی پیچھے ہٹانی
شروع کی تو اس کی حیرت کی انتہا نا رہی کہ جو زمین بیلچہ لگنے سے بھی کھودنا مشکل تھی
اب وہ اسے ہاتھوں سے با آسانی پیچھے ہٹا پا رہی تھی۔۔ وشما نے جلد ہی وہ جگہ کھود دی تو
اس کے ہاتھ مٹی سے اٹا ایک سلیکون کا گڈا الگ گیا۔۔

ارے اسے یہاں کس نے رکھ دیا،،،، وشما حیران ہوئی۔۔ وہ بے تحاشا خوبصورت "
نازک سا گُڈا تھا۔۔ وشما کو محسوس ہوا کہ اس کی مٹی لگی آنکھوں میں اس وقت اتنا درد تھا
کہ وشما کو لگا وہ جیسے ابھی رو پڑے گا۔۔ وشما کو اس پر بے حد ترس آیا۔۔

،،، کیا فضول سی چیز ہے،، پھینکو اسے گڑیا،،، ہمیں ابھی کافی کام کرنا ہے "

نہیں پاپا،،، میں اسے اپنے پاس رکھوں گی،، اسے صاف کروں گی،، یہ بہت اچھا لگ رہا ہے مجھے، وشما نے کہتے اسے اپنے بیگ میں رکھا۔۔

میری بچی واقعی چھوٹی سی گڑیا ہے جو ابھی بھی گڑیا سے کھیلے گی کیا،،، جیٹسن نے مسکرا کر کہا تو وشما ہنس دی۔۔

یس پاپا میں تو کھیلوں گی،،، اس نے اترا کر کہا۔۔

اور اگر میں اپنی بچی کو ایک جیتا جاگتا گڈا لا دوں،،، اس کی شادی کر کے تو،،؟؟؟ جیٹسن نے انتہائی محبت سے اپنی گڑیا کی ناک کھینچی تو اس نے برا سا منہ بنایا۔۔

Wajiba fatima.info

نو پاپا،،، وہ مجھے نہیں چاہیے،، وہ آپ عرازہ کو لے دیں،،، اس نے چھوٹی سی ناک چڑھائی تو جیٹسن ہنس دیئے۔۔

چلو تمھاری ماں لنچ کے لیے آواز دے رہی ہے،،، جیٹسن کے کہنے پر وشما نے اثبات" میں سر ہلایا۔۔ اور اپنے پاپا کا ہاتھ تھامے اندر کی جانب چل دی۔۔ اس سب کے دوران وہ اپنا بیگ اور اس میں پڑی ایک بے جان چیز کے بارے میں بلکل بھول چکی تھی۔۔

میرین دروازا کھول کر کمرے میں داخل ہوئیں تو وہ ہنوز کمفرٹر میں منہ دیئے سو رہی تھی۔۔ میرین نے ایک سرد سانس کھینچی۔۔ اور آگے بڑھ کر اس کے حسین چہرے سے کمفرٹر ہٹایا۔۔

Wattpad.com

عرازہ میری جان،،، اٹھ جاؤ بیٹا،،، اب تو لنچ بھی تیار ہے،،، تمھاری صبح کب ہو گی"
عرازہ،،، میرین نے اس کے سرخ آبشار سے گھنگھریالے بالوں میں ہاتھ پھیرا تو اس نے نرمی سے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں کھول دیں۔۔

مما،، آپ آخر مجھے اٹھا ہی دیتی ہیں،،، وہ سستی سے جمائیاں اور قاتل انگڑائیاں لیتی اٹھ بیٹھی۔۔

فریش ہو کر جلدی سے باہر آؤ،،، تمھاری پسند کی گرِل فش بنائی ہے،،، میرین نے کہتے اس کے اوپر سے کمفرٹر کھینچ کر تہہ لگائی۔۔ وہ اٹھی۔۔ میرین نے اسے ایک نظر دیکھا اور بے تحاشا چونک گئی۔۔ میرین کے پیروں تلے سے جیسے زمین سرک گئی تھی۔۔ اس کے گلے میں ایک بیش بہا قیمتی لاکٹ تھا۔۔ اور سینے پہ دل کے مقام پر ایک ڈریگن کا ٹیٹو۔۔

عرزاہ یہ تمھارے گلے میں لاکٹ کہاں سے آیا،،، کس نے گفٹ دیا،،، کسی لڑکے کا" چکر ہے کیا،،؟؟؟اور یہ سینے پہ ٹیٹو،،،، تم نے کس کی پرمیشن سے یہ ٹیٹو بنوایا،، یہ یقینا تمھارے کالج کی ان شیطان دوستوں کی ہی کارستانی ہو گی،،، اب مجھے بتاؤ کون ہے وہ لڑکا،،،، میرین نے اس کے سر پر کھڑے ہو کر ایک ہی سانس میں جانے کیا کیا مفروضے قائم کر لیے۔۔ عرزاہ کو پہلے تو حیرت ہوئی مگر سر جھکا کر دیکھا تو وہ خوف و وحشت سے پوری طرح سفید پڑ گئی تھی (ابھی رات ہی تو ایک بے انتہا خوبصورت عورت نے خواب میں اسے ایسا ہی لاکٹ پہنایا تھا تو یہ اب اس کے گلے میں کیسے آن پہنچا تھا) اس نے لرزتے ہاتھوں سے اس لاکٹ کو ٹٹولا۔۔ مگر عرازہ کو اس کی باریک ہیرے جڑی چین کا سرا یا ہک نہیں ملی جس سے وہ اس چین کو اپنے گلے سے نکال سکتی۔۔ اس لاکٹ سے جڑا عرازہ کے سینے پر ایک دو دھیار نگ کا (بہت ہی چھوٹی سبز مرچ شیپ کا) ہیرا دمکتا دکھائی دیا۔۔

مما،،، کسی نے نہیں دیا،،، کسی لڑکے کا چکر وکر نہیں ہے،،، مجھے نہیں پتہ یہ میرے گلے میں کیسے آیا،،، اور یہ کھل کر اتر کیوں نہیں رہا،،، عرزاہ نے اس لاکٹ کو جھٹکے سے کھینچ کر توڑنا چاہا۔۔ مگر اس کی دودھیا گردن سرخ پڑ گئی مگر وہ لاکٹ ٹس سے مس نا ہوا تھا۔۔ میرین کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔۔

،،،، عرازہ کیا چھپا رہی ہو مجھ سے،،،، کون ہے وہ،،، سچ سچ بتاؤ،،، اور یہ ٹیٹو"

اوکے اوکے،،، یہ لاکٹ ٹفنی کا ہے،،، اس نے ایڈوانس برتھ ڈے گفٹ دیا،،، اور یہ اتنا مہنگا نہیں،،، ویسے ہی شائن کر رہا ہے،،، اور یہ ٹیٹو بھی آرٹیفیشل کلر کا ہے،،، کچھ دنوں تک ریموو ہو جائے گا،،،، عرازہ کو پتہ تھا ماں کچھ ہی دیر میں بی پی ہائی کر لے گی اسی لئے کم از کم انھیں ٹالنے کو کہہ دیا۔۔ اور اس کے بعد جو اسے صلواتیں سننے کو ملیں

اس نے واش روم میں بند ہو کر ہی اپنی جان بچائی تھی۔۔ مگر واش روم میں بند ہو کر سب سے پہلے اس نے اس لاکٹ کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔۔ اور اسے کھینچ کھینچ کر اتارنے کی کوشش کی۔۔ مگر اس کی ہر کوشش بے کار گئی تھی۔۔ اس نے باتھ نیٹ سے وہ ٹیٹو بھی رگڑ رگڑ کر ہٹانے کی کوشش کی۔۔ مگر خود ہی تکلیف اٹھائی۔۔ اس ٹیٹو کے رنگ مزید گہرے ہوتے جا رہے تھے۔۔ عرزاہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر بلک بلک کر روئی۔۔ مگر کوئی چارہ نہیں چل رہا تھا۔۔ اس نے زرا سا سر نکال کر کمرے میں دیکھا۔ ماں جا چکی تھی۔۔ وہ ٹراوزر شرٹ میں باہر آئی۔۔ اور دبے میرے کمرے سے باہر نکلتی سٹور روم میں گئی۔۔ وہاں پڑے لوہے کے پلاس، تیز دھار سیزر سے اپنے گلے میں جھولتا وہ لاکٹ کاٹنے کی کوشش کی۔۔ مگر سب کوششیں بیکار ہوئیں۔۔

عرازہ،،، میرین نے اسے آوازیں دیں۔۔ وہ سب کام چھوڑ چھاڑ کر گلے میں سکارف لپیٹتی کچن کی جانب چلی گئی۔۔

ایلن نظر بچا کر چھپتی چھپاتی اپنے گھر سے نکلی تھی۔۔ تقریبا اپنی گلی کراس کر کے سامنے ہی وہ سفید اپارٹمنٹ تھا جس میں وہ چپکے سے گھس آئی تھی۔۔ لکڑی کے چھوٹے سے چار فٹ گیٹ کے آگے چھوٹا سا لان تھا۔۔ جس میں وہ داخل ہوئی تو زرا حیرت ہوئی۔۔ آج خلاف معمول اس گھر میں جو ہمہ وقت ویرانی چھائی رہتی تھی اس کے برعکس آج اچھی خاصی تازہ پھولوں سے ڈیکوریشن کی گئی تھی۔۔ سامنے ہی لان میں جیک انکل پودوں کو پانی دے رہے تھے۔۔ اس نے دبے قدموں آگے بڑھ کر ان کی پشت سے ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔۔ جیک پہلے تو چونکے پھر مسکرا دیئے۔۔

یہ میری چھوٹی سی آفت،، میری گڑیا میری بچی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا،،، جیک" مسکرا کر پلٹا اور اپنی اکلوتی بھانجی کو انتہائی محبت سے دیکھا۔۔ جس کے دم سے آج تک اس ویران گھر میں رونق ہوا کرتی تھی۔۔ ایلن کے باپ کی ہزار مخالفت کے باجود، اس کے بابا کا جیک کو سخت ناپسند کرنے کے باجود اس کی ہمیشہ سے روٹین تھی۔۔ کہ وہ اپنے فراغت کے تمام لمحات انھیں دونوں میاں بیوی کے پاس گزارتی تھی۔۔

ماما،،، آپ ہمیشہ مجھے پہچان لیتے ہیں،،، ایلن نے نروٹھے پن سے کہا تو وہ مسکرا دیئے۔۔"

رنجو مامی کہاں ہیں،،،، اس نے لاؤنج کی کھڑکی سے اندر کی جانب جھانکا۔۔"

کافی مصروف ہے تمھاری مامی،،، آج تمام انڈین کوزین بنائیں جا رہی ہیں،،، جیک نے" کہا تو وہ پوری طرح ان کی جانب متوجہ کوئی۔۔

آج کوئی خاص بات ہے،،، گھر میں ڈیکوریشن بھی کی ہوئیں،،،، اور آج مامی بھی کھانے پر بہت خاص اہتمام کر رہی ہیں،،، کیا بات ہے انکل،،،، اس سے حیرت ہوئی تھی کہ س گھر میں کوئی نہیں آتا تھا۔۔

،،، تمھارا فرسٹ کزن اور ہمارا بیٹا ناروے سے واپس لوٹ رہا ہے،،، ابیل جیک ڈیوڈ" جیک نے مسکرا کر کہا تو اسے خوشگوار حیرت کوئی۔۔ وہ جیک کے ساتھ اندر چلی گئی۔۔ اور رنجنا کے ساتھ کھانا بنانے میں ہاتھ بٹانے لگی۔۔ جیک بھی ان کے ساتھ کام کرنے لگے۔۔ اسے حیرت ہوئی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے انکل کا ایک بیٹا ہے مگر کبھی اس نے اسے دیکھا نہیں تھا۔۔ اور زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کہ ایلن نے اس گھر میں اس کی کوئی تصویر بھی نہیں دیکھی تھی۔۔ جیک اور رنجو بات کرتے ہوئے امزرادیر کو اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔۔ ایلن نے ایپرن باندھ رکھا تھا وہ گلابی سی گڑیا اس

وقت بلیک ٹاپ اور بلیک ٹراوزر پہنے ہوئے تھی۔۔ جیک اتار کر باہر صوفے پر رکھی ہوئی تھی اور سکارف گلے میں جھول رہا تھا۔۔ سنہری بالوں کا جوڑا بنا رکھا تھا۔۔ گلابی لبوں بس لپ بام تھا۔۔ اس کے علاوہ وہ کوئی میک اپ نہیں کیا کرتی تھی۔۔ اس نے ایپرن باندھ رکھا تھا اور اب وہ ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی۔۔ کیونکہ بقول انکل کے ان کا سپوت بس پہنچنے ہی والا تھا۔۔ باہر دروازے کے سامنے گاڑی کے رکنے کی آواز آئی تھی۔۔

انکل آنٹی،،، باہر آئیں،،، شاید وہ آگیا،،، ایلن نے کچن سے نکلتے ہوئے ایکسائٹڈ سا" ہوتے جیک اور رنجنا کو آواز دی۔۔ اس کے ہاتھ میں مٹر پنیر کا باؤل تھا۔۔ یہ وہی وقت تھا جب وہ ایک یونانی دیوتا کا سا حسن لیے ایک مضبوط چٹانی سا دراز قد خوبرو شخص گھر کا بیرونی دروازا کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔۔ ایلن اسے دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ اپنے سامنے ہلکا مڑا ہوا کارپٹ بھی نہیں دیکھ پائی۔۔ آنے والے کی بھی نگاہ سب سے پہلے

ایلن پر ہی اٹھی تھی۔۔ ایلن کا پاؤں کارپٹ میں الجھا تھا۔۔ وہ ایک دلخراش چیخ ہے ساتھ بری طرح لڑکھڑائی اور کھولتے ہوئے گرما گرم مٹر پنیر کا باؤل اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر ہوا میں اچھلا۔۔ اس سے پہلے وہ گرتی اور کھولتا ہوا سالن اس کے منہ پر گرتا۔۔ وہ اگلے ہی لمحے ایلن کے بے حد قریب اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتا۔۔ ایلن کو تھام کر باؤل کو سالن سمیت کیچ کر چکا تھا۔۔ ایلن بہت زیادہ خوفزدہ ہوئی تھی۔۔ اگلے لمحے کے تصور نے اس کے رونگٹے کھڑے کر دیئے کہ اگر وہ اسے نا تھامتا تو اس کے ساتھ کیا ہوتا۔۔ وہ اس کی بانہوں کے حصار میں لرز اٹھی تھی۔۔ مگر حیرت و یقینی سے اسے دیکھے گئی۔۔ کہ وہ محض ایک لمحے میں اس تک کیسے پہنچ گیا تھا۔۔ ابیل نے سنجیدگی سے اس نازک سی مگر بے وقوف لڑکی کو دیکھا۔۔ اسے سیدھا کھڑا کر جلدی سے اس کی کمر سے اپنا ہاتھ ہٹایا۔۔ اور باؤل ٹیبل پر رکھ دیا۔۔

کون ہو تم،،؟؟؟اور ہمارے گھر میں کیا کر رہی ہو،،، بھاری گھمبیر لہجے کی وائبریشن" نے ایلن کے دل میں گدگدی سی کی۔۔ابیل کی آنکھیں بلکل سیاہ تھیں۔۔ایلن کچھ بولتی کہ اس سے پہلے ہی جیک اور رنجنا اپنے روم سے نکلے۔۔رنجنا بھاگ کر ابیل تک پہنچی اور اسے سینے میں بھینچ لیا۔۔ایلن کو اس سٹون مین کو دیکھ کر لمحہ بہ لمحہ حیرت ہو رہی تھی کہ ماں کو سینے سے لگانے کے بعد بھی اس کی سڑیل شکل بے تاثر تھی۔۔وہ پھر اسی سنجیدگی سے جیک کے گلے لگا۔۔جیک اور رنجنا اس سے اس کا حال احوال پوچھتے رہے جن کا وہ سنجیدگی سے جواب دیتا رہا۔۔

ایلن تم چلائیں کیوں تھیں،،،، جیک بہت جلد اس کی جانب متوجہ ہوا تو وہ جو اس" سٹون مین کو ہی آبزرور کر رہی تھی یہ دیکھ کر متحیر زدہ ہو گئی کہ جیک کہ یہ سوال پوچھنے پر سامنے والے نے اپنی جبڑے اس بری طرح بھینچے تھے کہ ایلن کو اس کی دماغ کی رگیں پھولتی محسوس ہوئیں۔۔۔

انکل وہ میں گرنے والی تھی،،، یہ کھولتا باؤل میرے اوپر گر جاتا،، مگر ابیل نے مجھے بچا لیا،،،، ایلن بات جیک سے کر رہی مگر اب بھی اس کی نگاہوں کا فوکس اس کا خوبرو پر اسرار سا چہرہ تھا۔۔ جس سے وہ بری طرح زچ ہو رہا تھا۔۔

ابیل یہ تمھاری پھپھو ادیہ کی بیٹی ایلن ہے،،، اور ایلن یہ ہمارا بیٹا ابیل ہے،،، جیک نے ان دونوں کا تعارف کروایا۔۔

نائس ٹو میٹ یو ابیل،،، ایلن نے مسکرا کر کہا۔۔ مگر ابیل نے تو وہ بھی کہنے کی زحمت گوارہ نہیں کی۔۔

تھک گیا ہوں،، مجھے ریسٹ کرنا ہے،، میرا روم کونسا ہے،،،(دراصل یہاں موجود "
ایک وجود سے وہ خواہ مخواہ کوفت میں مبتلا ہو رہا تھا) اس نے دنیا جہان کی بیزاری شکل پر
سجا کر کہا تو اب کی بار ایلن کو بے تحاشا غصہ آیا۔۔

ارے یہ کیا بات ہوئی،،، انکل اور رنجو مامی پورا دن ہو گیا ہے ان ارینجمنٹس میں لگے "
ہوئے ہیں،،، پورا گھر سجایا،،، آپ نے ان پر ایک نظر تک ڈالنا گوارا نہیں کیا،،، ویری
بیڈ،،، (وہ ہاتھ نچا نچا کر اسے ڈانٹ رہی تھی۔۔ رنجو اسے چپ رہنے کے اشارے کرتی
،، رہی مگر اسے متعلق پرواہ نہیں تھی جیسے) "اور تو اور رنجو نے اتنی ساری ڈشز بنائی ہیں
کتنا تھک گئیں ہیں وہ،، اور اوپر سے ان دونوں نے آپ کے انتظار کے چکر میں کچھ کھایا
تک نہیں،، بھوکے ہیں صبح سے،، کرنی بری بات ہے یوں کسی کا دل توڑنا،،، وہ بس کیوٹ
کیوٹ سے منہ بناتی بولے جا رہی تھی۔۔ ابیل نے بھنچے جبڑوں سمیت ایک نظر اسے
دیکھا۔۔

مما کھانا کھاتے ہیں،،، وہ بس ایک جملہ بولا اور کھانے کی ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔ ایلن کی" بولتی بند ہوئی مگر احساس ہوا کہ وہ کیا کیا بول چکی ہے تو کچن میں بھاگ گئی۔۔ کھانا شروع کیا گیا۔۔ رنجوا سے آوازیں دے رہی تھی۔۔ ایلن نے کچن سے جھانک کر باہر دیکھا۔۔ اسی وقت اس کے پیچھے کھڑے ایک سیاہ ہیولے نے دلچسپی اور پر اسراریت سے اس کی پشت کو گھورا۔۔ یہ وہی لمحہ تھا جب باہر ابیل نے اپنی سرد نگاہیں ڈائریکٹ اس کی نگاہوں میں گاڑھ دیں۔۔ ایلن گڑبڑا کر پیچھے ہٹی۔۔

افففف،،، کیا چیز ہے یہ،،، ایلن کا دل دھمک کے ساتھ پسلیوں سے سر ٹکرا رہا تھا وہ سر" جھٹکتی باہر کھانے کی ٹیبل تک آئی۔۔ خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔۔ کھانے کے بعد ایلن جیک کے لیے فروٹ باسکٹ سے فروٹ کاٹ رہی تھی کہ بے دھیانی میں اس کی انگلی پر ایک کٹ لگ گیا۔۔

آؤچ،،،خون کی ایک بوند انگلی سے بر آمد ہوئی۔۔یہ وہی وقت تھا جب ابیل دھاڑ" سے اپنی جگہ سے اٹھا۔۔شیشے کا جگ زمین پر گر کر چکنا چور ہوا۔۔ایلن نے حیرت زدہ ہو کر اس کی جانب دیکھا جو ایک جھٹکے سے اٹھ کر اپنے کمرے میں غائب ہو گیا تھا۔۔ اس شخص کی ہر چیز عجیب تھی۔۔

انکل آنٹی،،،ایلن کو عجیب لگا۔۔"

ایلن وہ بچپن سے ہی بہت زیادہ موڈی ہے،،،اور بلڈ سے اسے فوبیہ ہے،،وہ بلڈ سے خوف نہیں کھاتا ہاں مگر بلڈ دیکھ کر اس کا دل خراب ہوتا ہے،،،اسی لئے،،رنجنا نے مسکرا کر کہا۔تو ایلن کو تسلی ہوئی۔۔وہ کھانا کھا کر گھر کے لیے نکلی۔۔مگر آج جیک نے اصرار کیا تھا کہ وہ اسے گھر چھوڑ کر آئے گا۔۔

"،،،افففف اوانکل،، آپ جائیں،، پاپا آپ کو دیکھ لیں گے تو بہت خفا ہوں گے مجھ سے

تو تمھیں ان سے چھپ کے ہماری طرف نہیں آنا چاہیے ناں،،،، جیک نے مسکرا کر کہا۔۔

وہ تو میں ایسے ہی آیا کروں گی،،، ہمیشہ،،، ایلن نے شرارتا کہتے ایک جھٹکے سے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ ابھی ابھی اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کوئی ان کا تعاقب کر رہا ہے۔۔

کیا ہوا،،؟؟"

Wahida fatima.info

انکل،، مجھے لگا،، ہمارے پیچھے کوئی چل رہا تھا،،، ایلن نے ایک مرتبہ پھر پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔

کوئی نہیں ہے،، اب چلو،،، جیک نے اس کو اپنی جانب متوجہ کیا۔۔"

وہ اس وقت فیری ٹوپیا میں موجود خواہ مخواہ ہی آگ اگلتا پھر رہا تھا۔۔ اجڑے ہوئے شاہی محل کے حوض میں اس وقت ایک پھول کے اوپر نیم دراز تھا۔۔ دو ڈری سہمی پریاں اس کے پیروں کی مساج کر رہی تھیں اور دو اس کے کندھوں کو ہاتھ سے آہستہ آہستہ دبا رہی تھیں۔۔

تم لوگ جانتی ہو،،، یہ ہائیڈ اینڈ سیک کا کھیل کھیل کر وہ اپنے لئے بلکل بھی اچھا نہیں"
کر رہی ہے،،،، یہ چیز اسے بہت بھاری پڑے گی،،، بہت تکلیف اٹھانے والی ہے اتنی کہ
بہت پچھتانے گی وہ،،، کنگ کاسپر نے پھنکارتے لہجے میں کہا تھا۔۔ تبھی وہاں للت چلی
آئی۔۔ مگر اس کے دائیں بائیں ایک بلکل سفید اور ایک بلکل سیاہ گھڑیاں سی لڑھکتی
ہوئی آئیں تھیں۔۔ جنھیں دیکھ کر کنگ کاسپر کے آس پاس موجود وہ پریاں چیخیں مارتی
ہوئیں وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئیں تھیں۔۔ کنگ کاسپر استہزایہ مسکراتا ہوا ان کی
جانب متوجہ ہوا۔۔ وہ سیاہ اور سفید گھڑیاں دیکھتے ہی دیکھتے انتہائی بھیانک اور بھدی
شکل اختیار کرتی دو چڑیلوں میں بدل گئیں تھیں۔۔۔

کیا حکم ہے میرے آقا،،، دونوں کاسپر کے آگے جھکیں تھیں۔۔۔"

میں جانتا ہوں تم میرے غلاموں میں سب سے زیادہ چالباز، مکار، شاطر چڑیلیں ہو کہ "
،،، تمھارے چھلاوے اور دھوکے سے کوئی بھی بڑی آسانی سے بے وقوف بن سکتا ہے
مجھے کسی پر بھروسہ نہیں کہ وہ میرا یہ کام کریں گے،،، تم دونوں پر ہے،،، اب جاؤ زمین
پر،،، اور اسے اپنے دام میں اس طرح پھانس لو ایسے کہ اس کے بچ نکلنے کی کوئی تدبیر
،،، کام نا آئے،،، اور لا کر پھینک دو اسے میرے قدموں میں

کنگ کاسپر کے ہر لفظ کے ساتھ وہ بھیانک چیخیں مارتی اس کے قدموں میں جھکیں۔۔

جو آپ کا حکم آقا،،، وہ کہتیں ہوئیں وہاں سے مکروہ قہقہے لگاتیں وہاں سے غائب ہو گئی "
تھیں۔۔ کنگ کاسپر پھر سے اس پھول پر نیم دراز ہوا۔۔ اور اپنی آنکھیں موند لیں۔۔
اب اسے جانے کیوں لگتا تھا کہ وہ اپنے مقصد کے بہت قریب ہے۔۔ للت اس کے پہلو
میں آکر بیٹھی۔۔ اور اس کے کشادہ چٹانی سینے پر ہاتھ رکھا۔۔

کنگ کاسپر،،، للت نے اس پکارا۔۔"

ہمم،،،، مختصر سا جواب تھا۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی۔۔ تبھی انھیں خاص بلاوا" آیا۔۔ کنگ کاسپر الرٹ ہوا۔۔ اس نے اپنی میجک اسٹک سے ایک بلیک ہول بنایا۔۔ وہ دونوں اس میں داخل ہوئے اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں ڈریگن لینڈ کے محل میں زمین دوز سیڑھیاں اتر کر بہت نیچے اندھیروں میں ایک بلکل سیاہ کمرے کے سامنے تھے۔۔ یہاں روشنی نا ہونے کے برابر تھی۔۔ صرف کاسپر کی اور للت کی آنکھوں سے نارنجی روشنی نکل رہی تھی۔۔ ایک گھناؤنی چرچراہٹ سے اس کمرے کا دروازا کھلا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔۔ سامنے ہی اس گھپ اندھیر کمرے کے ایک کونے میں ایک وجود کھڑا تھا۔۔ جس میں سے سرخ اور نارنجی رنگ کی آگ کی لپٹیں نکل رہیں تھیں۔۔ کاسپر اور للت اس وجود کے پیچھے گھٹنوں کے بل جھکے۔۔

آقا،،، کاسپر نے بول کر اپنی موجودگی کا پتہ دیا۔۔"

میں لوسیفر کا بیٹا داسم بہت خوش ہوں تم سے،،، ہم اپنے مقصد کے بہت قریب ہیں" کاسپر،،، ایک صدی کے انتظار کے بعد آخر اب وہ وقت آن پہنچا ہے،،، اسی لئے اب میں کسی قسم کی کوئی غلطی برداشت نہیں کروں گا،،، ایک بھیانک بھدی سی آواز اس اندھیرے میں گونجی۔۔

جیسے آپ چاہیں گے بلکل ویسا ہو گا میرے مالک،،، کاسپر نے اطمینان سے کہا۔۔"

پاپا،،، للت نے کچھ کہنا چاہا۔۔"

Wahiba fatima.info

،،، تمھاری چاہت بہت جلد پوری ہو گی میری بیٹی،،، صرف کچھ وقت کی بات ہے"
ڈریگن لینڈ کی کوئین صرف تم ہی بنو گی،،، اس بھدے وجود میں سے آواز آئی تو للت
مکروہ قہقہے لگانے لگی۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ وجود وہاں سے غائب ہو گیا۔۔ اب اس
کمرے میں ملگجا سا اندھیرا تھا۔۔ اس کمرے کے در و دیوار سے شیطانیت اور حیوانیت
ٹپک رہی تھی۔۔ ایسے میں للت آکر کنگ کاسپر سے چمٹ سی گئی تھی۔۔

میں آپ کو پوری طرح پانا چاہتی ہوں میرے کنگ،،،،، آپ سے ایک سوال آپ"
میری چاہت کیوں نہیں پوری کر دیتے،،، کیوں مجھے اپنی کوئین نہیں بنا لیتے،،، للت نے
اس کے سینے پہ بے دریغ پیار لٹاتے ہوئے کہا۔۔ کنگ کاسپر نے نرمی سے اسے خود سے
دور ہٹا دیا۔۔ مگر للت غم و غصے سے پاگل ہوتے مزید اس سے لپٹ گئی تھی۔۔

للت،،، دور ہٹو،،، مجھے نفرت ہے اس تعلق سے،،، گھن آتی ہے اس کام سے،،، تو"
،،، جس کام سے مجھے نفرت ہے میں اسے آخر کیوں کروں،،، تو مجھے ابھی مجبور مت کرو
جب ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے اور تم میری کوئین بنو گی تو دیکھا جائے
گا،،، کنگ کاسپر نے اسے خود سے دور پٹخا۔۔ وہ غم و غصے سے چیخنے چلانے لگی۔۔

مجھے ضروری کام ہے للت،،، مجھے جانا ہو گا،،، کنگ کاسپر پھنکار کر کہتا وہاں سے نکلتا چلا"
گیا۔۔

پلیز عرازہ مان جاؤ ناں،،، پلیز زززز،،، دیکھو ہمارا دل ٹوٹ جائے گا،،، کتنے پیار اور مان"
،،، سے ہم سب نے یہ ارینج کیا ہے،،، اگر تم نے انکار کر دیا تو سب کا دل ٹوٹ جائے گا

Wahiba fatima.info

پلیز زززز،،،،،وہ دونوں بہنیں اگلے دن کالج میں موجود تھیں اور اب آف ٹائم میں سب دوستوں نے اسے گھیر لیا تھا۔۔ دو دن بعد اس کی برتھ ڈے تھی۔۔ اس کی سب سے بہترین دوستیں ٹفنی اور کیلی تھیں۔۔ ٹفنی کا فارم ہاؤس ان کے گھر کے قریب تھا۔۔ وہ وہاں اس کے لیے برتھ ڈے پارٹی ارینج کرنا چاہتی تھیں۔۔ وہ چاہتی تھیں کہ جس رات بارہ بجے اس کا برتھ ڈے سٹارٹ ہو وہ رات یہ لوگ فارم ہاؤس میں گزار کر انجوائے کریں۔۔ برتھ ڈے پارٹی بھی اسی رات ہو۔۔ اور عرازہ مان نہیں رہی تھیں۔۔

عرازہ نے اس وقت اپنی مٹھی میں اپنے لاکٹ کا دودھیا ہیرا تھام رکھا تھا جس میں سے اس ایک جانی پہچانی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔ (اس لاکٹ کے ظہور پزیر ہونے سے پہلے یہ آواز اسے اپنے اندر سے سنائی دیتی تھی اب کل سے اسے یہ آواز اس لاکٹ کے ہیرے سے سنائی دے رہی تھی۔۔

عرازہ انکار کریں،،، آپ ایسا کچھ نہیں کریں گی،،، یہ رات آپ نے اپنے گھر کے بنکر"
(،،، میں گزارنی ہے،،، سمجھیں آپ

ٹفنی دیکھو،،، پرسوں رات کو ویدر الرٹ جاری کیا گیا ہے،،، اس قدر بھیانک قسم کی"
طوفانی رات ہے،،، برف باری بھی ہو سکتی ہے،،، اور تمھیں پتہ ہے میں ایسے موسم سے
کتنا خوفزدہ ہو جاتی ہوں،،، وہ رات مجھے اپنے بنکر (سویٹزرلینڈ میں تقریباً ہر گھر میں زمین
دوز رہائش کے لیے کمرے اور خاص جگہیں بنی ہوتی ہیں جنھیں بنکر کہتے ہیں) میں
،،، گزارنی ہے

میں کوئی بات نہیں سنوں گی،،، بنکر تو میرے اپارٹمنٹ میں بھی ہے،،، اگر زیادہ"
پرابلم ہوئی تو ہم اپنا ارینج ہمارے بنکر میں کر لیں گے،،، کوئی بڑی بات نہیں،،،، ٹفنی نے
اس کا یہ بہانہ بھی رد کیا۔۔

ہر گز نہیں عرازہ،، کوئی بھی بے احتیاطی ہو سکتی ہے،،، آپ انکار کریں،،، عرازہ کو"
پھر ایک آواز آئی۔۔

،،، ٹفنی،، پوری رات گھر سے باہر رہنے کے لیے ممی اور پاپا کبھی الاؤ نہیں کریں گے"
عرازہ نے آخری پتہ پھینکا۔۔ کیلی نے اسے غصے سے گھورا جبکہ وشما خاموش تماشائی بنی
ہوئی تھی۔۔

ٹفنی کھکھلا کر ہنسی۔۔ "تمھاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں انکل آنٹی سے پہلے ہی
پرمیشن لے چکی ہوں،،، کیونکہ میرا اپارٹمنٹ ہر طرح سے بلکل سیو ہے،، تو انھوں نے
اجازت دے دی ہے،،، یسسسس،،، ٹفنی اپنی فتح پر مسرور ہوئی۔۔ عرزاہ نے بے بسی
اپنے لاکٹ کی جانب دیکھا۔۔۔

نو عرازہ،،، ہر گز نہیں،،، عرازہ کو وہ آواز مسلسل آرہی تھی۔۔ مگر اب کی بار ٹفنی اور کیلی نے اسے اس قدر مجبور کیا تھا کہ اس نے اس آواز پر کان نا دھرنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔ وشما اور عرازہ اپنی اپنی سائیکل سے گھر کی جانب نکلیں تھیں۔۔ جب بیچ راستے انھیں سائیکل کو زور دار قسم کی بریک لگانی پڑی۔۔ کہ بیچ سڑک ایک بلکل سیاہ اور ایک بلکل سفید بلیاں ان کا راستہ کاٹ گئیں تھیں۔۔

اووو شٹٹٹٹ،،،، وشما نے سائیکل کو بریک لگائی۔۔ مگر دیکھتے ہی دیکھتے عرازہ کے ماتھے پر پسینہ کے قطرے نمودار ہونے لگے۔۔ اس کی آنکھیں خوف و دہشت سے پھیل گئیں تھیں۔۔۔ وشما کو وہ کالی اور سفید بلیاں نظر آرہی تھی مگر عرازہ کو وہ ہولناک قسم کی مکروہ شکلیں نظر آرہی تھیں۔۔ ان کی چمڑی جیسے جگہ جگہ سے دراڑوں والی اور کٹی

پھٹی ہوئی تھی۔۔ منہ کسی جانور کی طرح باہر نکلا ہوا تھا اور اس میں سے نوکیلے دو دو انچ کے دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔۔ آنکھیں پیتلوں سمیت ساری سیاہ تھیں۔ وہ انتہائی بھیانک تھیں۔۔ عرزاہ کا دل کیا دلخراش چیخیں مارے۔۔

عرازہ،،، خبر دار،، اپنے خوف پر قابو پائیں،،، اور ایسے ظاہر کریں جیسے یہ وشما کی طرح" آپ کو بھی صرف بلیاں ہی نظر آ رہی ہیں،،، کوئی رد عمل مت دیجیے گا،، کہ یہ شاطر اور چالباز ترین چڑیلیں ہیں جو جان بوجھ کر زمین پر پھیلی ہوئی ہیں،، آپ کی تلاش میں،،، تاکہ کوئین انھیں دیکھ کر رد عمل ظاہر کرے اور یہ ان کو پکڑ لیں،،، ظاہر ہے جس میں انھیں دیکھ لینے کی پاورز ہوں گی وہ کوئین ہوں گی،،،، یہ سراسر ایک چال ہے،،،،

عرزاہ کو اپنے لاکٹ میں سے آوازیں آئیں۔۔ تب بڑی مشکل سے اس نے خود پر قابو پایا۔۔ تھوک نگل کر حلق تر کیا۔۔

"وشما تم ٹھیک ہو ناں،،، عرازہ سائیکل سے اتر کر وشما تک آئی۔۔ اور ان مکروہ شکلوں کو پوری طرح نظر انداز کیا۔۔ یوں بن گئی جیسے اسے بھی وشما کی طرح وہ بلیاں ہی نظر آ رہیں ہیں۔۔ لیکن عرازہ کے دل کی دھڑکن ضرور بہت تیز تھی۔۔ مگر وہ مکروہ شکلیں عرازہ کو خود کو گھورتی محسوس ہوئیں۔۔ عرزاہ نے بڑی مشکل سے خود پر قابو پار کھا تھا۔۔ یہ ایک چھلاوہ تھا ایک جال جس میں وقت رہتے عرزاہ پھنسنے سے بچ گئی تھی۔۔ وشما نے اپنی سائیکل سنبھالی اور حیرت سے ان بلیوں کو دیکھا جو اب عرازہ کے ارد گرد چکر کاٹ رہیں تھیں۔۔

ارے ان کو کیا ہو گیا،،، وشما کو حیرت ہوئی مگر اپنے بیگ سے انھیں دور بھگا کر انھیں "
عرازہ سے دور کیا۔۔ عرازہ نے اپنے چہرے کو سپاٹ رکھا۔ اور سائیکل پر سوار ہوئی۔۔

چلو،،، وہ دونوں گھر کے لیے نکل آئیں۔۔ عرازہ گھر آتے ساتھ ہی اپنے کمرے میں "
بند ہوئی اور گہرے گہرے سانس بھرتے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا۔۔ وہ اس قدر بدہیت اور گھناؤنی شکلیں تھیں کہ اسے وومٹنگ جیسا احساس ہو رہا تھا اور خوف و وحشت سے جسم میں ایک پھریری سی دوڑ گئی تھی۔۔ پھر عرازہ اس کے بعد اپنے کمرے سے نکلی ہی نہیں تھی۔۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی جب عرازہ نے وہ لاکٹ اپنی مٹھی میں دبایا۔۔ وہ بہت زیادہ خوفزدہ اور پریشان تھی۔۔

،،،، وہ کون تھیں آخر "

وہ مایا جال تھیں،،، آپ کے تعاقب میں بھیجی گئیں تھی،،، آپ اٹھارہ کی ہونے والی"
ہیں تو ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھانا پڑے گا آپ کو،،، اسی کے اندر سے آواز آئی۔۔
وہ رات کا کھانا کھائے بغیر طبیعت کی خرابی کا بہانہ بنا کر لیٹ گئی تھی۔۔ مگر نیند آنکھوں
سے کوسوں دور تھی۔۔

آج رات بھی تو بے تحاشا طوفانی قسم کی رات تھی۔۔۔۔ باہر ژالہ باری بھی ہو رہی
تھی۔۔ موٹے موٹے برف کے گولے ہٹ کے پتھروں پر گرتے عجیب دھماکوں جیسی
آوازیں پیدا کر رہے تھے۔۔ وشمامیرین کا کچن میں ہاتھ بٹا کر روم میں آئی۔ اس موسم کی
شدت سے وہ دونوں ہی بری طرح خوفزدہ ہوئیں تھیں۔۔ ایلیبس میں اس وقت رگوں
میں خون منجمد کر دینے والی ٹھنڈ کا موسم تھا۔۔ وشما اپنا نائٹ ڈریس لے کر نہانے جانے
والی تھی۔۔ اس کی عادت تھی روز رات کو گرم پانی سے باتھ لے کر سونے کی۔۔ اور
عرازہ اس کی اس عادت سے بہت چڑتی تھی۔۔ وہ تو ہر طرف سے بند کمرے میں کٹر

لگائے اس وقت بستر میں گھسی کوئی تھی۔۔ عرزاہ کو جانے کیا خیال آیا کہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔۔

سوچو وشما،،، ہم اس وقت اس قدر محفوظ اور گرم کمرے میں اپنے اپنے گرم بستروں" میں موجود ہیں،، کیا کوئی ایسا بھی ہوتا ہو گا جو اس خطرناک موسم میں کھلے آسمان کے نیچے بے یارو مددگار پڑا ہو،،، عرازہ حد سے زیادہ نرم دل اور حساس لڑکی تھی۔۔ وشما بھی اس بات سے اداس ہو گئی۔ عرازہ اپنی کیفیات سے بے زار جلد نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔۔ جانے کیوں وشما جو ایک عجیب سے بے قراری بے چینی لاحق تھی۔۔ خاص کر عرازہ کی کھلے آسمان والی بات سننے کے بعد۔۔ وہ غائب دماغی سے کپڑے اٹھا کر واش روم جانے لگی جب دماغ میں ایک جھماکا سا ہوا اور اس نے بے یقینی سے اپنے لبوں پر اپنا ہاتھ جمایا۔۔ عرازہ سے کم حساس تو وہ بھی نہیں تھی۔۔ اور اب اس کا خیال آتے ہی اسے بہت بڑا صدمہ لگا تھا۔۔

افففف،، خدایا میں اتنی بڑی بھول کیسے کر سکتی ہوں،،، کیسے اتنی بڑی غلطی ہو گئی مجھ سے،،، میں اسے وہیں پر کیسے بھول سکتی ہوں،،، وشمار ونے والی ہو گئی۔۔ اب تیزی سے کھونٹی پر ٹنگا اپنا امبریلا اٹھایا۔۔ اور دروازا کھول کر باہر کی جانب لپکی۔۔ تیزی سے سیڑھیاں اتری۔۔ ہر خوف ہر ڈر، موسم کی شدت طوفان اور اس ژالہ باری کو بلائے طاق رکھتی وہ بھاگ کر گھر کے بیک یارڈ میں آئی تھی۔۔ طوفانی بارش کی ایک ہی بوچھاڑ نے اس کا نچلا دھڑ گیلا کر دیا تھا۔۔ مگر وہ ڈھیٹ بنی بیک یارڈ میں آئی۔۔ اور تیزی سے اپنا بیگ اٹھا کر واپسی کے لیے بھاگی۔۔ جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے کے دروازے تک آئی۔۔ وہ ہانپ گئی تھی اور سردی اور موسم کی شدت نے اس کی ہڈیاں چٹخا ڈالیں۔۔ دانت بری طرح بجنے لگی۔۔ اس نے اپنے جوتے باہر اتارے اور کمرے میں داخل ہو کر کمرہ لاک کیا۔۔۔ بہت تیزی سے اس بیگ سمیت کپڑوں کی بجائے باتھ ٹاول اٹھا کر واش روم میں گھس گئی تاکہ اس کی وجہ سے کارپٹ گیلی نا ہو۔۔

واشما باتھ روم گئی جہاں گرم پانی کے ٹب کی وجہ سے باتھ روم میں بھانپ تھی اور ٹمپریچر سٹیبل سا تھا۔۔ وشما اتنی کپکپا رہی تھی کہ کپڑوں سمیت باتھ ٹب میں گھس گئی۔۔
ٹھنڈے برف پیروں کو گرم پانی سے کچھ راحت ملی تو اس نے جلدی سے وہ بیگ کھول کر وہ گڈا باہر نکالا جو مٹی میں اٹا ہوا تھا۔۔ وشما نے اسے گردن تک گرم پانی میں ڈبویا اور اسے بھی نہلانے لگی۔۔

اووو،،،، ائم سو سوری،،، مجھے معاف کر دو،،، کتنی بری ہوں ناں میں،،، میں بلکل " بھول گئی تھی تمھارے بارے میں سو سوری،،،، تمھیں اتنی طوفانی رات میں ٹھنڈ میں باہر اکیلے چھوڑ دیا،،، تم کتنا ڈر گئے ہو گے ناں،،،، وشما نے کہتے اس نے جو بلیک تھری پیس پہنا تھا اس کا کوٹ اور شرٹ اتار دی۔۔ "لیکن اب تم یہاں میرے پاس رہو گے،،، وشما نے کہتے اسے نہلا کر ٹیپ کے پاس بٹھا دیا۔۔ اور اب خود نہانے لگی۔۔ "یو نو

واٹ،،، میں نے تمھارا ایک نام سوچا ہے،،، میں تمھیں ٹوفی کہا کروں گی،،، اچھا ہے ناں،،، اے یو،، آج تک مجھے ایسے کسی نے نہیں دیکھا تو تم کیوں دیکھ رہے ہو،،، وہ کہتی مزے سے نہاتے ہوئے اس سے باتیں کیے گئی۔۔

،،، چلو تم نے مجھے دیکھا اور میں نے تمھیں،،، حساب برار"

وہ کچھ ہی دیر میں نہا کر باتھ ٹاول میں باہر آئی۔۔ اسے اٹھا کر اپنا رومال میں اچھے سے لپیٹا۔۔ اور اس کا گیلا ٹراوزر بھی اتار دیا۔۔ اب وہ اسے ڈریسنگ پر رکھے اپنے بال سکھا رہی تھی۔۔ اور اسے بھی ایک چھوٹے سے ٹاول میں لپیٹ رکھا تھا۔۔

باہر طوفان اب تک نہیں تھما تھا اور تیز بارش اب بھی ہو رہی تھی۔۔ کمرے میں ملگجا" اندھیرا تھا۔۔ مگر کمرہ بہت گرم تھا۔۔ اچانک کھڑکی پر عجیب قسم کی دھڑ دھڑاہٹ پر

وشما اپنی جگہ سے اچھلی۔۔اور پیچھے مڑ کر کھڑکی کی جانب دیکھا۔۔اسے عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔۔جیسے اسے کوئی دیکھ رہا ہو۔۔"ٹوفی ڈرنے کی ضرورت نہیں،، میں یہیں پر ہوں،،، تم رکو میں آتی ہوں،،،، وشما کہتے ڈریسنگ میں گم ہوئی۔۔جب باہر آئی تو بے حد گرم شرٹ اور ٹراوزر میں تھی۔۔اور پیروں میں سوکس بھی پہنے تھے۔۔وہ باہر آئی تو نڈھال سی تھی۔۔اتنی سی دیر میں اس کا ٹمپریچر بہت بڑھ گیا تھا۔۔وہ پھر سے ڈریسنگ تک آئی۔۔اور ڈریسنگ کے دراز سے ایک میڈیسن لے کر گرم پانی سے نگل لی۔۔۔۔ اور ٹوفی کو گود میں اٹھایا۔۔

یو نو واٹ،،، مجھے تمھاری وجہ سے ٹمپریچر ہو گیا ہے،،، اتنی بارش میں باہر نکلی ناں اس" وجہ سے،،، لیکن مسٹیک بھی تو میری ہے،،، مجھے تمھیں پہلے ہی وہاں سے اٹھا لینا چاہیے تھا،،، وہ کہتے کہتے اسے بیڈ تک آئی تھی۔۔"تمھارے کپڑے سوکھ رہے ہیں تو تمھیں صبح تک اسی ٹاول میں مینج کرنا پڑے گا ٹوفی،،، صبح کو میں تمھارے لیے بہت اچھے

کپڑے بناؤں گی،،، وہ اپنے بستر میں لیٹتی ہوئی بولی۔۔ اسے اپنے تکیہ کے قریب رکھ دیا۔۔ اس کا معصوم چہرہ اتنی سی دیر میں بخار کی حدت سے تپ کر سرخ ہو گیا تھا۔۔

ادھر آؤ،،، مجھے ایک گڈ نائٹ کس تو دے دو،،، وشما نے کہتے اسے اٹھایا اور اس کے پھولے گال پر نرمی سے اپنے بخار کی حدت سے سرخ پڑے مخملیں لب رکھے۔۔ وہ لیٹی تو ٹوفی کو بھی کمفرٹر میں لٹا کر اس کے سینے تک کمفرٹر میں چھپا لیا۔ اور اس پر اپنا ایک دایاں ہاتھ رکھ لیا۔۔۔ بہت جلد وشما گہری نیند سو گئی۔۔ اس کی بھاری سانسوں کی آواز آئی۔۔ اور بیڈ پر ایک چھوٹی سی ہلچل ہوئی۔۔ اس کے ہاتھ میں موجود وہ بے جان چیز مکھن کی طرح اس کے ہاتھ سے پھسل کر نکل گئی۔۔ وشما کسمسائی۔۔ اور مخالف سمت کروٹ بدل لی۔۔ ملگجے سے اندھیرے میں ایک سیاہ ہیولہ وشما کے سرہانے بیٹھا اسے پوری رات دیکھتا رہا۔۔

ایلن تمھاری ہمت کیسے ہوئی اس گھر میں جانے کی،،، جب میں نے تمھیں منع کیا ہے" کہ اس گھر میں تم نہیں جاؤ گی،،، تو کیوں گئی،،، ایلن سر جھکائے کھڑی تھی اور اس کے بابا اسے بری طرح ڈانٹ رہے تھے۔۔ آخر وہ کچھ بھی کہے بغیر روتی ہوئی اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔۔ اس کے پاپا اسے وہاں جیک انکل کے گھر جانے سے منع کرتے تھے مگر آج تک یہ نا بتایا کہ وہ ادھر کیوں نہیں جایا کرے۔۔ کہ اس کے پاپا ایڈم جیک انکل اور ان کی فیملی کو اتنا ناپسند کیوں کرتے ہیں۔۔ آخر یہ کیا مسٹری ہے جو حل نہیں ہوتی۔۔

یہ کیا بیہوئر ہے ایڈم،،، جو ان اولاد کو کوئی ایسے ڈانٹتا ہے بھلا،،، ادیہ نے افسوس" بھرے لہجے میں کہا تو ایڈم نے ادیہ کی جانب دیکھا اور اپنا ماتھا سہلایا۔۔

وہ میری اکلوتی بیٹی ہے ادیہ،،، میں اسے کھونا نہیں چاہتا،،، اب جاؤ اسے مناؤ اور کھانا دو،،، میں بعد میں بات کرلوں گا اس سے،،، ایڈم بول کر گھر سے باہر نکل گیا۔۔

سوئٹزرلینڈ کے شہر لیٹربرنن کے ایک چھوٹے سے گاؤں گمبل ونڈ میں رگوں میں خون منجمد کر دینے والی سردی تھی۔۔

ایلن کی ماں اسے سمجھا بجھا کر گئی تھیں اور اب وہ اب اپنے بستر میں موجود خواہ مخواہ آنسو بہا رہی تھی۔۔ رنجو مامی بہت زیادہ اچھی تھیں۔۔ اور جیک انکل وہ تو اس پر جان چھڑکتے تھے۔۔ سگے ماموں ہونے کے باجود اس کے پاپا نے کبھی اسے ان سے ملنے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔ اور اب وہ۔۔ ایلن خواہ مخواہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی کہ دل کی دھڑکن خواہ مخواہ بے ترتیب ہوئی تھی۔۔ اس کا سارا دھیان اس پراسرار سے شخص کو سونے میں مصروف تھا۔۔ تبھی اپنی سوچوں سے گھبرا کر اس نے بک پکڑی۔۔ اور لیٹ کر پڑھنے لگی۔۔ اچانک کھڑکی میں آہٹ محسوس ہوئی تو وہ چونک کر اٹھ بیٹھی۔۔

کھڑکی بند تھی۔۔ مگر پردہ ہلا تھا۔۔ ایلن کو خوف محسوس ہوا۔۔ مگر پھر اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹک کر بک کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔ ایلن بری طرح جھنجھلائے تھی۔۔ بند خالی کمرے میں ایسے محسوس ہوا تھا جیسے اسے کوئی دیکھ رہا ہے۔۔ آخر اسے بک رکھ کر کمفرٹر میں منہ دے کر لیٹنا پڑا۔۔

ابیل کی آنکھوں میں لہو اترا ہوا تھا اور وہ بے چینی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کمرے میں ادھر سے ادھر چکر ا رہا تھا۔۔ دفعتاً کھڑکی سے بلکل اس کی شکل کا ایک شخص اندر داخل ہوا۔۔

Wahid fatima.info

کہاں تھے تم،،، ابیل نے آگے بڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ سے اسے گردن سے دبوچ لیا تو" وہ معنی خیز سا مسکرایا۔۔

تم تو جانتے ہو مائی سیلف،،، خوبصورتی اور حسن میری کمزوری ہے،،، اور اسے خراجِ" تحسین پیش کرنا میری عادت،،، اممممم،،،، وہ خون کی خوشبو،،، ایک نشہ سا تھا اس سے،،، میں ایڈیٹ ہو جاؤں گا اس نشے کا،،،، اس نے انتہائی خباثت سے کہا۔۔ ابیل نے اسے ایک جھماکے سے شیشے کی ٹیبل پر پٹخا تھا۔۔ وہ شیطان بری طرح زخمی ہو کر بھی مکروہ قہقہے لگاتا رہا۔۔

اس گھر اور اس سے متعلقہ لوگوں سے دور رہنا،،، سمجھے تم،،، نہیں تو جان سے مار" ڈالوں گا،،، ابیل نے اسے اٹھا کر پھر بڑے گلاس واس پر دے مارا۔۔ اس نے استہزایہ سی نگاہوں سے ابیل کی کمر سے ٹپکتا خون دیکھا۔۔

بے وقوف،،، میں ختم ہو گیا تو تم کو نسا زندہ رہو گے،،، اس نے طنزیہ لہجہ اختیار کیا۔۔"

مجھے پرواہ نہیں،، مگر اپنے مرنے سے زیادہ اس بات کی خوشی ہو گی کہ تمھارا یہ خبیث" وجود جہنم رسید ہو گیا،،، ابیل نے دانت پیس کر کہا تو وہ مزید قہقہہ لگانے لگا۔۔۔ تبھی روم کے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تو اس نے ایک خونخوار نگاہ اس پر ڈالی اور اسے دفع ہو جانے کو کہا تو سیاہ ہیولہ دیکھتے ہی دیکھتے ابیل میں آکر مدغم ہوا اور پوری طرح غائب ہو گیا۔۔ ابیل نے آنکھ سے اشارہ کیا اور کمرہ کی ہر چیز پہلے کی طرح اپنی اپنی جگہ پر واپس آگئی۔۔ ابیل نے دروازا کھولا تو سامنے ہی رنجنا اور جیک تھے۔۔ ابیل نے خاموشی سے انھیں اندر آنے کا راستہ دیا۔۔

ناراض کیوں ہو ابیل،،،، رنجنا نے افسردگی سے کہا۔۔"

مام میں ناروے میں ہی ٹھیک تھا،، آپ لوگوں نے مجھے یہاں بلا کر اچھا نہیں کیا،،، آخر کار اس نے اپنی ناراضگی کی وجہ بتائی تو جیک نے ایک سرد سانس کھینچی۔۔

ابیل تم جانتے ہو پہلے ہی ہم وہ بد نصیب ماں باپ ہیں جنھوں نے اپنے بچے کا سارا ما کر" ،،، دیا،،، اسے بڑے ہوتے نہیں دیکھ پائے،، اب کیا چاہتے ہو اب بھی ہم اکیلے رہیں جیک نے ایسے لہجے میں کہا کہ ابیل کو خاموش ہو جانا پڑا۔۔ پھر وہ دیر تلک بیٹھے باتیں کرتے رہے۔۔ ابیل کو پھر دوبارا ان سے کوئی شکایت کرنے کی جرات نا ہوئی۔۔

وہ اپنی خواہ گاہ میں نیم دراز تھا۔۔اس کی آنکھوں میں وحشت کے ڈیرے تھے مگر آج برسوں بعد ہونٹوں پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ بھی تھی۔۔اس نے اسے کھو دیا تھا۔ حالانکہ وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔ مگر وہ یہاں سے بھاگنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔ برسوں لگے اسے ڈھونڈنے میں۔۔ آج بہت خاص دن تھا۔۔ آج وہ اٹھارہ کی ہونے والی تھی۔۔اور ان دونوں کی ہاتھ میں ان کی شادی کی انگوٹھیاں ظاہر ہونے والی تھیں۔۔ کنگ کاسپر نے نرمی گرم بستر پر نیم دراز اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کر اس کی تیسری انگلی کو بغور دیکھا۔۔۔کاسپر نے اپنی وحشت زدہ آنکھیں کھول کر اپنی خواب گاہ کو دیکھا۔۔اور ایک مرتبہ پھر اپنے ہاتھ کو۔۔

تم نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے لئے ایک دردناک زندگی کا انتخاب کیا ہے،،، میں" تمھیں اس بھاگنے کی اور پھر اٹھارہ سال بھاگتے رہنے کی اتنی دردناک سزا دوں گا کہ تمھاری روح تک کانپ اٹھے گی یو سو کالڈ کوئین،،،، کاسپر کی بھاری ہولناک سی آواز اس

کی خواب گاہ میں گونجی۔۔وہ بستر سے اٹھااور پاس پڑی صراحی میں سے جام انڈیل کر پیمانہ بھرااور اپنے لبوں سے لگالیا۔۔وہ اٹھ کر اپنی خواہ گاہ کی کھڑکی تک آیا تھا۔۔

اپنے مقصد کے بہت قریب ہوں میں،،،بہت جلد تم نے اس خواب گاہ کی زینت بننا ہے،،،،میں تمھیں اتنا درد دوں گا کہ تم مجھ سے موت کی بھیک مانگو گی،،،اور یہ اپنے کنگ سے غداری کی سزا ہو گی،،،،کنگ کاسپر دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا۔۔ انتظار مشکل تھا۔۔اس اشارے کے ملنے کا۔مگر وہ کر رہا تھا۔۔

آج ایڈم کسی کام کے سلسلے میں دوسرے شہر گیا تھا۔۔اور وہ جو اسی موقع کی تلاش میں تھی جھٹ پرپل شرٹ اور ٹراوزر میں پرپل لونگ کوٹ پہنے گلے میں بیلو سکارف تھا

اپنے گھر سے نکل آئی۔۔ جلدی سے جیک کے گھر کے لان میں آئی تو اندر سے پیانو کی ایک بہت خوبصورت، مدھر مگر عجیب سی آواز آرہی تھی۔۔ وہ دبے قدموں اندر کی جانب بڑھی۔۔ لاونج میں داخل ہوئی تو وہ سامنے ہی پیانو کے پاس بیٹھا اسے خوبصورتی سے بجارہا تھا۔۔ ایلن چپکے سے اس کی پشت پر پڑے صوفے پر جا بیٹھی۔۔ گھر میں کوئی بھی تو نظر نہیں آرہا تھا۔۔ وہ پوری طرح اس کی جانب متوجہ تھی جو بلیک پینٹ کے اوپر گرے ہڈی میں اس وقت بھی بے تحاشا ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔ ایلن خاموشی سے اس کا پیانو سنے گئی۔۔ ایلن کو لگا وہ اس ساحری کے سحر میں گرفتار ہو جائے گی۔۔ وہ غور سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ لیکن تبھی اسے کچھ غیر معمولی محسوس ہوا۔۔ کانوں کی کھڑکی میں ایک دھندلی سی شبہہ بن رہی تھی جس میں اسے لگا کے ابیل اس کے پیچھے کھڑا ہے۔۔ ایلن نے ایک جھٹکے سے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ مگر کوئی نہیں تھا۔۔ ایلن کا دل کانوں میں بجنے لگا۔ پیانو کی آواز بھی آنا بند ہو گئی تھی۔۔ اس نے سامنے دیکھا تو اس کے حلق سے ایک چیخ بر آمد ہوئی۔۔

عرازہ اس وقت سرخ اور وشا پنک میکسی پہنے ہوئے تھیں۔۔ عرزاہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی۔۔ سرخ کرلی بالوں کی آبشار کمر پر بکھری ہوئی تھی۔۔ سر پر ایک نفیس اور چھوٹا سا فلاور کراؤن تھا۔۔ جو اس کی ماں میرین نے اس کے لیے بنایا تھا۔۔

عرازہ مت جایئے،،، یہ رات آپ کو اپنے بنکر میں گزارنی ہے،،، لاکٹ میں سے آواز آئی۔۔

Wahiba fatima.info

نہیں،، میری فرینڈز ناراض ہو جائیں گی،،، میں وہاں بھی بنکر میں ہی رہوں گی،،، پہلے" کونسا کبھی بھی رات کو کہیں باہر نکلی ہوں جو آج رات نکلوں گی،،، عرزاہ نے لاکٹ مٹھی میں تھام کر کہا۔۔ آج دن میں ہی موسم کافی خراب تھا تو وہ لوگ وقت سے نکل آئیں تھیں۔۔ انھیں ٹفنی ہی رسیو کرنے آئی تھی۔۔ وہ لوگ گاڑی میں قریب کے فارم ہاؤس پر گئیں۔۔ یہ سٹرابری کے کھیتوں کے درمیان پتھروں سے بنا ایک انتہائی خوبصورت فارم ہاؤس تھا۔۔۔ وہ دونوں وہاں پہنچی۔۔ عرزاہ شام سے پہلے اس گھر کے اندر جا چھپی تھی۔۔۔ یہ فارم ہاؤس پر طرف سے بند اور سیو تھا۔۔ اندر سے موسمی اثرات سے بھی کافی محفوظ تھا۔ باہر موسلا دھار طوفانی قسم کی بارش شروع ہو گئی تھی۔۔ ان لوگوں نے باربی کیو کر کے شاندار سا ڈنر کیا۔۔ اور اب چاروں بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھی۔۔ کہ دفعتاً ایک زوردار دھماکہ کے ساتھ فارم ہاؤس کی لائٹ چلی گئی۔۔ باہر ایک دھماکے سے آسمانی بجلی کی آواز آئی تو چاروں کی دلخراش چیخیں پورے لاونج میں گونجنے لگیں۔۔

ایلن کا کلیجہ منہ کو آ گیا تھا کیونکہ وہ اب بجائے پیانو بجانے کے اس کی جانب رخ کیے اسے بری طرح گھورنے میں مصروف تھا۔۔(ابیل جو اس کی ستائشی اور محبت کی لپک بھری نگاہیں خود پر کب سے محسوس کر رہا تھا غم و غصے سے پاگل ہو گیا تھا کہ وہ ابیل سے الگ ہو کر معنی خیز سی ہنسی ہنستا ایلن کے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا۔۔اور یہ بات ابیل کو بے (تحاشا طیش دلا گئی تھی

"،،،،افففف،،،، کوئی ایسے کرتا ہے کیا؟؟؟تم نے مجھے ڈرا دیا وہ بھی اتنی بری طرح سے" ایلن نے ابیل کی جانب دیکھ کر کہا۔۔مگر ایلن کے ان الفاظ سے سامنے والے پر جانے کیا اثر ہوا تھا کہ وہ لپک کر اپنی جگہ سے اٹھا۔۔ایلن کے بازو اپنے ہاتھوں میں دبوچ کر اسے ایک جھٹکے سے صوفے سے اٹھایا اور ایک دھماکے سے اسے دیوار سے پن کیا

تھا۔۔وہ بہت ٹال تھا۔۔ایلن اس کے کندھوں تک آرہی تھی۔۔اسی لئے خوفزدہ ہوئی۔۔

کیوں آئی ہو یہاں تم،،، کیا کر رہی ہو یہاں،،،؟؟؟وہ اس کے چہرے کے قریب" پھنکارا تھا۔۔ایلن نے بے یقینی سے اپنے اس سر پھرے پاگل سنکی کزن کو دیکھا جو اس سے اتنی بد سلوکی کر رہا تھا۔۔جیک انکل تو اسے ہتھیلی کا چھالہ بنا کر رکھتے تھے اور یہ جنگلی اس کی جان لینے پر تل گیا تھا۔۔

میں انکل اور آنٹی سے ملنے آئی ہوں،،، چھوڑو میرے بازو،،،ایلن بھی اب بغیر" خوفزدہ ہوئے غرا کر بولی۔۔

Wajiha fatima.info

کہیں پہ نظر آرہے ہیں وہ تمھیں،،؟؟؟ تمھیں سچ مچ ابھی تک اندازہ نہیں ہوا کہ" میرے پیرنٹس گھر پر نہیں ہیں اور میں گھر میں اکیلا ہوں،،،؟؟؟ ابیل نے سرد و سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

ہاں تو کیا ہوا،،،؟؟ وہ باہر گئے ہیں تو میں تھوڑی دیر ان کا انتظار نہیں کر سکتی،،،، ایلن" نے چیخ کر کہا اور اس کی گرفت میں بری طرح کسمسائی۔۔

کیوں؟؟ چھوٹی بچی ہو کیا؟؟ جو اتنی سی بات نہیں سمجھتی کہ ایک جوان اجنبی لڑکا گھر" میں اکیلا ہے،،، اور اگر تمھیں کوئی نقصان پہنچا دیا تو کیا کرو گی،،،؟؟ ابیل نے دانت پیس کر کہا۔۔ جبکہ اس کی اس گوہر افشانی پر ایلن نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔

Wattpad fatima.info

تم انکل جیک کے بیٹے ہو،،، اور میرے کزن،،، مجھے یقین ہے تم مجھے نقصان نہیں پہنچا"
سکتے،،، ایلن نے اب کی بار اس کی آنکھوں میں دیکھ کر ایسے آس بھرے لہجے میں کہا
ابیل اس کی جانب دیکھ کر رہ گیا۔۔

کیوں،،، تمھیں ایک بلکل انجان اجنبی پہ اتنا یقین کیوں ہے آخر،،،، اگر جیک کے بیٹے"
اور تمھارے کزن کی اچانک نیت بدل جائے تو تم کیا کر لو گی،،، یہاں گمبل ونڈ جیسے
خاموش سناٹے بھرے گاؤں میں تمھاری آواز کون سن پائے گا،،، ابیل نے کہتے اس
کے گلے میں سے سکارف کھینچ کر دور پھینکا تھا۔۔ ایلن نے بے یقینی و صدمے سے ابیل
کی جانب دیکھا۔۔

یہ کیا کر رہے تم،،، پاگل ہو گئے ہو،،، ایلن نے غصے سے پھنکارتے اس کا گریبان"
ہاتھوں میں دبوچا تھا۔۔ آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئیں تھیں۔۔۔ ابیل کے لبوں

پر ایک استہزایہ سی ہنسی تھی۔۔ تبھی اس نے صرف ایک ہاتھ سے ایلن کو دبوچ کر صوفے پر پھینکا تھا۔۔ ایلن اوندھے منہ صوفے پر گری۔۔ مگر بجلی کی سی تیزی سے سیدھی ہو کر اس جانور کی جانب دیکھا۔۔ ابیل صوفے پر ایک گھٹنا ٹکا کر اس کے اوپر جھکا۔۔

اب اگر ایک مرتبہ اور مجھے ہاتھ لگایا تو تمھیں جان سے مار ڈالوں گی،،،، ایلن حلق کے بل چلائی تھی۔۔ مگر سرخ آنکھوں سے تیزی سے آنسو نکلے تھے۔۔ وہ جو اسے انتہائی سخت الفاظ کہنے جا رہا تھا اس کی شفاف گالوں پر آنسو پھسلتے دیکھ اچانک اس سے دور ہٹا تھا۔۔۔ ابیل نے اپنے جبڑے بھینچ رکھے تھے۔۔۔ اسی لئے اسے کچھ کہا نہیں تھا۔۔ اس کے دور ہٹنے کی دیر تھی۔۔ ایلن پھوٹ پھوٹ کر روتی وہاں سے اٹھی اور تیزی سے وہاں سے بھاگ گئی۔۔ پیچھے وہ کھڑا دیر تلک گہرے گہرے سانس بھرتا رہا۔۔ پھر اچانک نظر اس کے بیلو سکارف کی جانب اٹھی۔۔ جس کہ اس نے ابھی ابھی ایلن کے

گلے سے نوچ کر پھینکا تھا۔۔ ابیل نے وہ سکارف اٹھایا اور اپنے ناک کے قریب لا کر ایک گہری سانس بھری۔۔ سامنے ہی وہ منحوس سایہ اس کی جانب دیکھ کر طنزیہ مسکرا رہا تھا۔۔

اس کے بلڈ کی خوشبو دنیا کی انوکھی ترین خوشبو ہے نا کہ میرے جیسی خون آشام بلا بھی" جسے محسوس کر کے پاگل ہو جائے،،، کیسا نشہ ہے اس خوشبو میں، میں تو ایڈکٹ ہونے ،،، لگا ہوں اس کے بلڈ کی خوشبو کا،، اس کے مرمریں جسم کا

وہ پھر سے خباثت سے بولا۔۔

شٹ اپ،،،، ابیل غرایا۔۔ اتنے میں ہی لاونج میں گھبرائی اور ہانپتی سی رنجنا داخل" ہوئی تھی۔۔

ابیل،،، یہ تم نے کیا کیا،،؟؟؟ کیوں کیا ایسے جان بوجھ کر،،،؟؟؟ تم نے اسے اتنا" کیوں ڈرایا،،؟؟؟ یہ تم نے اچھا نہیں کیا ابیل،،، رنجو نے افسوس بھرے اداس لہجے میں کہا۔۔

مما اسے اس گھر سے مجھ سے دور رہنا چاہیے،،، کیوں؟؟؟ وہ آپ اچھی طرح جانتی" ہیں،،، اسی لئے یہ سب کیا،، تاکہ وہ دوبارا یہاں نہیں آئے،،، ابیل کہتے ہوئے شدت ضبط سے لب بھینچتا ہوا اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گیا۔۔ زندگی میں کبھی اتنی اذیت محسوس نہیں کی ہو گی جتنی اس وقت اس کو ہو رہی تھی۔۔ اس نے وہ سکارف لا کر اپنے تکیے کے نیچے رکھا تھا۔۔ اس کی یہ حرکت دیکھ وہ خباثت سے ہنستا رہا مگر ابیل کو اس کی متعلق پرواہ نہیں تھی۔۔۔

وہ چاروں بہت زیادہ خوفزدہ ہوئیں تھیں۔۔ کیونکہ طوفانی بارش کے بیچ اب ایسے آوازیں آرہی تھیں جیسے فارم ہاؤس کی لکڑی کی بند کھڑکیاں اور دروازے کوئی زور زور سے دھڑ دھڑا رہا ہو۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں،،،، وشما کی ڈری سہمی آواز آئی۔۔۔"

ارے کچھ نہیں،،، چلو اٹھ کر فیوز دیکھتے ہیں،،، یقیناً اس میں کوئی مسئلہ ہوا ہو گا،، وہ"
،، فارم ہاؤس کے بیک یارڈ میں ہی جالی دار دیوار کے بیچ ہے تو ڈرنے کی کوئی بات نہیں ٹفنی نے سکون سے کہا اور چاروں نے اپنے موبائل کی ٹارچ جلائی۔۔ "میں چاروں کے

،،، چلنے کا اس لئے کہہ رہی ہوں کہ چاروں ایک ساتھ رہیں،،، اور کوئی پیچھے خوفزدہ نا ہو ٹفنی نے کہا تو چاروں اپنی جگہ سے اٹھیں۔۔

عرازہ باہر مت جائیں،،، پلیز رک جائیں،،، ایسا مت کریں،،، آپ کی ساری محنت " بیکار ہو جائے گی،،، یہ محض ایک جال ہے،،، انھیں اندازہ ہو گیا ہے شاید آپ زمین پر اس علاقے میں ہیں،،، مت کریں ایسا،،، عرازہ کو اس کے لاکٹ میں سے آواز آ رہی تھی۔۔ مگر اس نے نظر انداز کیا۔۔ وہ چاروں موبائل کا ٹارچ کے کر فارم ہاؤس کے پچھلے دروازے سے ایک جالی دار ڈیوڈھی میں اتریں اور وہاں سے مین سوئچ کی طرف گئی۔۔ سب سے آگے ٹفنی تھی۔۔ اور سب سے آخر میں عرازہ۔۔ باہر بہت زیادہ طوفانی بارش تھی۔۔

ابھی عرازہ نے ایک قدم ہی باہر نکالا تھا کہ یہ وہی وقت تھا جب رات کے بارہ بج چکے تھے اور وہ پورے اٹھارہ سال کی ہوئی تھی۔۔ عرازہ کے بائیں ہاتھ میں ایک سنسناہٹ سی ہوئی۔۔اس نے حیرت سے اپنے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی کو دیکھا۔۔ جس میں اسے ایک انگوٹھی ظاہر ہوتی دیکھائی دی۔۔بہت اچانک اندھیرے میں ایک چیز جگمگائی تھی جس کی روشنی کا جھماکا جیسے آسمان تک چمکتا دکھائی دیا۔۔ کیونکہ ٹفنی، کیلی اور وشما سامنے دیکھ رہیں تھیں اور ان کی پشت پر عرازہ تھی تو انھیں یہی لگا کہ یہ آسمانی بجلی کی چمک ہے۔۔

عرازہ اس روشنی کو چھپائیں،،، اندر بھاگ جائیں،،، ایک چیختی آواز آئی تو عرازہ انھیں" پیروں گھر کے اندر بھاگ گئی۔۔

Wajiha Tahir Info

بنکر میں چھپ جائیں،،، عرازہ تیزی سے بنکر میں اتری تھی۔۔ وہاں سیٹ کیے ایک بستر میں گھس کر اس انگوٹھی کو کھینچ کر خود سے الگ کرنے کی کوشش کی۔۔ جا کے ہیرے اب بھی بہت زیادہ دمک رہے تھے۔۔ عرازہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

ادھر باہر طوفانی رات میں جیسے آسیبی کالی چیزوں میں ہیجان پیدا ہوا تھا۔۔ بجلی کی چمک کے ساتھ مختلف قسم کی چیخ و پکار کی آوازیں سنائی دینے لگی۔۔ ٹفنی بجلی ٹھیک کر چکی تھی۔۔

"یہ ہو کیا رہا ہے یہاں،،، کیلی نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔۔ آسمان پر عجیب و غریب قسم کے بے شمار اور بے تحاشا سیاہ و سفید قسم کے شاپر سے اڑتے دکھائی دیئے۔۔ حالانکہ سوئٹزرلینڈ میں کچرا ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا تھا تو یہ سب کیا تھا۔۔

اندر بھاگو،،،وہ تینوں اندر بھاگ آئیں۔۔"

عرزاہ کہاں گئی،،،،وشما پریشان ہوئی۔۔"

میرا خیال ہے بنکر میں چلی گئی،،، ہمیں بھی ادھر ہی چلے جانا چاہیے،،،ویسے بھی ہر چیز" ادھر ہی موجود ہے،،، ٹفنی نے کہا تو تینوں بنکر میں اتر آئیں۔۔ جہاں وہ ایک کونے میں نرم گرم بستر میں گھسی خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔ وہ تینوں بھاگ کر اس کے پاس پہنچیں۔۔ وشما نے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔

کیا ہوا عرازہ،،ڈر گئیں تھیں،،،وشما نے پوچھا۔۔ وہ بری طرح رو دی۔۔ اب انھیں کیا" بتاتی۔۔ اصل رونا اسے اس رنگ کی وجہ سے آرہا ہے۔۔ جو اس کی زندگی اندھیر کرنے والی تھی۔۔

ڈریگن لینڈ کے شاہی کالے باغ میں ایک بڑا آگ کا الاؤ دہکایا گیا تھا۔۔ جس کے ارد گرد کچھ بھیانک سے شیطان عجیب طریقے سے ناچ رہے تھے۔۔ ایک بڑی سربراہی کرسی پر وہ اطمینان سے ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔۔ اس کی ساتھ والی کرسی پر للت سیاہ کپڑوں میں سیاہ آنکھوں اور سیاہ ہی ہونٹوں سمیت انتہائی بھیانک لگ رہی تھی۔۔ ان کے ارد گرد حد نگاہ ان کے چیلے عجیب و غریب طریقے سے ناچنے میں مصروف تھے۔۔

وقت بہت قریب ہے ساتھیو،،،، للت چلائی۔۔ اور ان شیطانوں میں ایک ہیجان سا" پیدا ہوا۔۔ کنگ کاسپر کے لبوں پر ان کی ہولناک چیخ و پکار سن کر ایک فاتحانہ سی

مسکراہٹ در آئی۔۔ کنگ کاسپر اپنی ایک ٹانگ بے قراری سے ہلا رہا تھا۔۔ وقت پورا ہوا۔۔

کہ تبھی روشنی کا ایک جھماکا زمین سے اٹھتا دکھائی دیا۔۔ جس سے اس کی نشاندھی ہو گئی۔۔

لو وہ رہی بلی کی بکری،،، ہاہاہاہاہاہا،،، للت کی مکروہ آواز گونجی۔۔ ان کے مزید چیلے چیخ" وپکار مچاتے زمین کی جانب اڑنے لگے۔۔ کاسپر نے آسودگی سے اپنے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں ظاہر ہوئی وہ رنگ دیکھی۔۔ بلکل چھوٹے سے ڈریگن میں ایک سبز ہیرا جڑا ہوا تھا۔۔ جس کی روشنی بہت دور تک پھیلی گئی تھی۔۔ آگ کے گرد ناچنے والے شیطانوں کے عمل میں تیزی اور شدت آئی تھی۔۔ آخر ان کی کوئین کا جنم دن تھا تو اس کی بربادی کی شروعات ہونے پر جشن تو منایا ہی جانا تھا۔۔

لو مل گئی وہ،،، ہو گئی سب کوششیں بیکار،،، بس کچھ وقت کی دیر،،، غلاموں کے ہاتھ نا لگی تو ہم خود زمین پر جا کر اسے گھسیٹ کر لے آئیں گے،،، للت نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔۔ کنگ کاسپر نے انگوٹھی سے نظر ہٹا کر اس کی جانب دیکھا۔۔

للت جاؤ،، اور اسے لا کر میرے قدموں میں گرا دو،،، میں غلاموں کے اسے ڈھونڈنے کا مزید انتظار نہیں کرنا چاہتا،،، کنگ کاسپر کا لہجہ عجیب کوفت زدہ تھا۔۔

کنگ کاسپر اسے حاصل کر لینے میں اتنی جلدی اور بیقراری کیوں،،؟؟؟ للت نے عجیب طرح سے کنگ کاسپر کو دیکھا۔۔

کیونکہ میں جلد از جلد اپنا مقصد پالینا چاہتا ہوں،،، کنگ کاسپر نے بغیر کوئی تاثر دیئے اطمینان سے جواب دیا تو وہ بلیک وچ مکروہ قہقہے لگانے لگی۔۔

میں خود جا رہی ہوں اسے لانے،،، للت نے جواب دیا تو کاسپر نے ایک گہری سانس بھری۔۔ اور آنکھیں موند کر اس کرسی کی پشت سے سر ٹکا لیا۔۔

رات جو انھوں نے سوچا تھا ویسا بلکل بھی نہیں ہو پایا تھا۔۔ اسی لئے ٹفنی صبح صبح ہی انھیں گھر چھوڑ گئی۔۔ عرازہ جانے کیوں اور کس وجہ سے خوفزدہ تھی جو باہر نکلنے سے ڈر رہی تھی۔۔ مگر خیر سکون ہی رہا۔۔ وہ گھر چلی آئیں۔۔ اور کالج سے چھٹی لے لی۔۔ عرازہ جانے کیوں مگر بنکر میں جا گھسی۔۔ اور وشما جیٹسن کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹانے

لگیں۔۔ وہ جلد ہی اندر اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔ اسے یاد آیا اس نے ٹوفی کے لیے ڈریس بنانا تھا۔۔ اسے جسے سلائی کڑھائی میں دلچسپی تھی اور اس نے اپنی ماں سے سیکھ بھی رکھا تھا۔۔ سٹور سے کپڑا لے کر آئی۔۔ مشین پر بیٹھی اور تقریباً ہونے گھنٹے میں اس نے ٹوفی کا ڈارک براؤن چھوٹا سا ٹو پیس سی ڈالا۔۔ اس دوران اس نے ٹوفی کو اپنے سامنے بٹھا کر رکھا۔۔ کپڑے سینے کے بعد وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

چلو بھئی،، ٹوفی کو اس کے نئے کپڑے پہنا دیتے ہیں،،، وشما نے کہا۔۔ "اووووو،،، سو" سوری ٹوفی،،، مجھے تمھیں ایسے دیکھنا پڑے گا،،، وشما کہتے ہوئے ہنس دی اور اس کا ٹاول نکال دیا۔۔ "چلو کوئی بات نہیں تم نے مجھے دیکھا اور میں نے تمھیں حساب برابر،،، وشما ،،، نے شرارت سے کہتے اسے کپڑے پہنا دیئے۔۔ "واؤ،، بہت بیوٹیفل لگ رہے ہو نظر نا لگے میری،،، آیہہہہہ،،، وشما نے کہتے کہتے ایک چیخ مار کر اسے ہاتھ سے نیچے گرایا تھا جب اسے جانے کیوں لگا کہ ٹوفی نے اپنی پلکیں جھپکیں ہیں۔۔ وشما اپنی بے وقوفی پر

ہنس دی اور اسے زمین سے اٹھایا۔۔ مگر وشما کو خوف سا محسوس ہوا۔۔ اب اسے اس کی سبز آنکھوں میں عجیب سی چمک محسوس ہو رہی تھی۔۔

ٹوفی،،، کیا مصیبت ہے یار،، ڈراؤ تو مت،،، یا چیکی کی فلمیں دیکھ دیکھ کر میرا ہی دماغ" خراب ہو گیا ہے،،، وشما بڑبڑاتی اٹھی اور اسے اپنے سٹڈی ٹیبل پر رکھ دیا۔۔ وہ کچن میں اپنی مما کی ہیلپ کروانے چلی گئی۔۔ تقریبا دو گھنٹے بعد اپنے دھیان میں کمرے میں آئی۔۔ مگر سٹڈی ٹیبل پر نظر پڑتے ہی وہ بری طرح چونکی اور ٹھٹھک کر رکی۔۔ ٹوفی اس کی ڈریسنگ ٹیبل پر براجمان تھا۔۔ وشما نے سر جھٹکا۔۔

عرزاہ نے وہاں رکھا ہو گا،،، وہ خود سے کہتی واش روم میں چلی گئی۔۔ (اسے کیا پتہ" (عرازہ تو کمرے میں آئی ہی نہیں تھی۔۔

وہ دو دن کالج نہیں گئی تھی۔۔ وشما کالج جاتی رہی مگر وہ طبیعت کا بہانہ بنا کر گھر سے بلکل بھی باہر نہیں نکلی۔۔ اب بھی وہ کمفرٹر میں دبکی ہوئی تھی۔۔ جب میرین اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

عرازہ میری گڑیا،،، وشما اور تمھارے بابا گھر پر نہیں ہیں،،، یہ مارکیٹ سے زرا" گروسری لا دو میری بچی،،، میرین نے کہا تو اسے اٹھتے ہی بنی۔۔ کیونکہ پہلے بھی ان کے اس طرح کے کام وہی کرتی تھی۔۔ عرازہ نے فیروزہ شرٹ ٹراوزر پر بلو کوٹ پہنا۔۔ لونگ بوٹ اور سکارف پہنے وہ اپنی سائیکل پر مارکیٹ کے لیے نکلی تھی۔۔ تھوڑی دور ہی گئی تو راستے میں جلد ہی احساس ہو گیا کہ کچھ تو ہے جو گڑبڑ ہے۔۔ کھیتوں میں ایک

عجیب سی ہلچل تھی۔۔ مگر وہ سائیکل روک کر دیکھتی تو سناٹا چھا جاتا۔۔ وہ مارکیٹ پہنچی۔۔ اور اب ایک مارٹ میں سے اپنی ماں کی بتائی چیزیں خرید رہی تھی۔۔ مختلف چیزیں لیتے اب اسے بہت عجیب و غریب چیزیں دکھائی دے رہی تھیں۔۔ وہ چھوٹے چھوٹے بونے نما پراسرار بلائیں تھیں۔۔ جن کے لب کانوں تک چرے ہوئے تھے۔۔ عرازہ کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔۔ کیونکہ وہ ہر جگہ تھے۔۔

عرازہ ان پر دھیان مت دیں،،، جائیں یہاں سے،، گھر جائیں،،، عرازہ کو آواز سنائی" دی۔۔ اس نے جلدی سے اپنی ٹرالی کھینچی اور کاؤنٹر کی جانب گئی۔۔ سیل گرل کے پیچھے مختلف ٹوائز پڑے تھے۔۔ جن میں ایک گڑیا دیکھتے ہی دیکھتے ایک سیاہ بھیانک شکل اختیار کر گئی تھی۔۔ وہ پراسرار آواز میں پکار رہی تھی۔۔

Queen Araza,,,,,,,

Ding dong

I know you can hear me

Open up the door

I only want to play a little

وہ جھوٹی موٹی کا مکرہ سارونا رورہی تھی۔۔ عرازہ اسے نظر انداز کر کے اپنے شاپنگ بیگ پکڑ کر تیزی سے وہاں سے نکلی۔۔

Wahiba fatima.info

Ding dong

You can't keep me waiting

It's already too late

For you to try and run away

عرازہ کو مسلسل اس کے گانے کی آواز آرہی تھی وہ اس کے پیچھے آرہی تھی۔۔ عرازہ نے سامان سائیکل پر باندھا اور بہت تیزی سے سائیکل چلائی۔۔ رستے میں بھی وہ کالی آسیبی طاقتیں تھی جو مسلسل اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔۔ مگر اس نے نظر انداز کیے رکھا۔۔ مگر اپنے گیٹ تک پہنچ کر اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ

Wajiha fatima.info

بر آمد ہوئی کہ ایک بہت بڑا سیاہ چھپکلا اسے اپنے گھر کی دیوار سے چمٹا نظر آیا۔۔اس کی چیخ پر ایک بھیانک قہقہ سنائی دیا تھا۔۔وہ گھر میں داخل ہوئی۔۔مگر اس بھیانک کھولنے کی آواز اسے اب بھی آرہی تھی۔۔

I see you through the window

Our eyes are locked together

I can sense your horror

Though I'd like to see it closer

Wahiba fatima.info

عرازہ اپنے کمرے کے اندر داخل ہو کر زور سے دروازہ بند کر چکی تھی۔۔ اس کا دل کر رہا تھا وہ دھاڑتے مار مار کر روئے۔۔ وہ لوگ کہہ رہے تھے کہ وہ اسے ڈھونڈ چکے ہیں۔۔ اسے اب بھی آواز آ رہی تھی۔۔

Ding dong

Here I come to find you

Hurry up and run

Let's play a little game and have fun

Wahiba fatima.info

عرازہ اپنے کمرے سے نکل کر تیزی سے بنکر میں بھاگ گئی۔۔

وشما کالج سے آئی تو میرین نے اسے بتایا تھا کہ عرازہ گروسری کے لیے گئی ہے۔ وشما اپنے کمرے میں اس وقت ٹوفی کی جانب متوجہ ہوئی وہ اس کے بیڈ پر ایستادہ تھا۔۔ تبھی وشما۔ آگے بڑھی اور اسے اٹھا کر صوفے پر بٹھا دیا۔۔ وہ بے زار سی شکل بناتی واش روم گئی تھی۔۔ شاور لے کر باتھ ٹاول میں باہر آئی۔۔ سنہری بالوں کو بھی ٹاول میں لپیٹ رکھا تھا۔۔ وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں چلتی آئینے تک آئی تھی۔۔ پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ تو بے تحاشا چونکی۔۔ آج پھر ٹوفی نے اپنی جگہ تبدیل کی تھی۔۔ اس کا روم اندر سے لاک تھا وہ ٹوفی کو صوفے پر بٹھا کر گئی تھی۔۔ اور اب وہ وشما کے بیڈ پر ایستادہ تھا اور اس کی گردن وشما کی جانب گھومی ہوئی تھی۔۔ وشما دھڑکتے دل کے ساتھ قدم قدم چلتی اس

بے جان سلیکون سے بنے گُڈے تک آئی جس کی سبز آنکھیں میں کبھی کبھی اسے زندگی کی رمق اور جانداروں کی آئی بال جیسی چمک محسوس ہوتی تھی۔۔وہ اس کے قریب بیٹھی۔۔اب وہ اسے غور سے دیکھتی اپنی گھنی پلکیں جھپکاتی اس کی جانب لمحہ بہ لمحہ جھک رہی تھی۔۔جب دھاڑ کی آواز سے اس کا کلیجہ منہ کو آیا۔۔اور وہ دو فٹ اوپر اچھلی۔اس نے آواز کی سمت مڑ کر دیکھا تو کھڑکی میں اس کے بابا کی پالتو بلی تھی۔۔جس نے کھڑکی میں پڑا واس نیچے گرایا تھا۔۔

ٹپسی،،، تم بھی ناں،، جان نکال دی،،، گیٹ لاسٹ،،، وشما نے دانت پیس کر اسے کہا۔۔۔بلی حلق کے بل غراتی باہر بھاگ گئی۔۔اب وشما پھر سے اس کی جانب متوجہ ہوئی تو یہ دیکھ کر وشما کی سانس اٹک گئی کہ اب اس ایک فٹ کے گُڈے کی نگاہوں کا فوکس وشما کے لب تھے۔۔وشما کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ اب اس کے لبوں کی جانب دیکھ رہا ہے۔۔وشما نے جھٹپٹا کر اسے بازو سے پکڑا اور اسے لا کر اپنی ڈریسنگ الماری میں

سیدھا کھڑا کر کے الماری کے پٹ بند کر دیئے۔۔ وہ سر جھٹکتی ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھی۔۔

آہہہہہہ،،،، وشما کی دلخراش چیخ کمرے میں گونجی جب دھاڑ سے ڈریسنگ الماری کھلی اور ٹوفی ایک دھماکے سے فرش پر گرا۔ وشما کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئیں تھیں۔۔ اسے اوندھے منہ گرنا چاہیے تھا۔۔ مگر وہ سیدھا گرا تھا۔۔ اس کا چہرہ بھی دائیں طرف وشما کی جانب گھوما ہوا تھا۔۔ وشما کو وہ خود کو بری طرح گھورتا محسوس ہوا۔۔

ڈسکسٹنگ،، کیا مصیبت اپنے گلے ڈال لی ہے،،،، وشما غصے و خوف کے ملے جلے تاثرات لیے اس کی جانب لپکی۔۔ اسے جھپٹ کر بازو سے اٹھایا۔۔ اور روم کا ڈور کھول کر اسے روم کے باہر پڑی ٹیبل پر پٹخ دیا۔۔ روم کا ڈور اندر سے لاک کیا۔۔ اور گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔ خوف کو ریلیکس کر کے وہ پھر ڈریسنگ کی جانب بڑھی تھی جب

آہہہہہ،،،،،وشما پھر چیخ اٹھی کیونکہ اس کے روم کا دروازا دھڑ دھڑایا جارہا تھا۔۔

.....

Abeel and Elan special 👀

آج اس کے ممی پاپا کی ویڈنگ اینور سری تھی۔۔اور ایلن نے انھیں مارکیٹ بھیج کر سرپرائز پارٹی ارینج کی تھی۔۔۔وہ صبح سے تیاریوں میں مصروف تھی اور ایک شاندار قسم کا ریڈ ویلوٹ کیک خود ہی بیک کیا تھا۔۔۔لنچ کا شاندار اہتمام کرنے کے بعد ساری تیاری مکمل تھی۔۔سب گیسٹ گھر آچکے تھے جو کہ ان کے آس پڑوس کے چند خاص لوگ ہی تھے۔وہ جلدی سے تیار ہونے چلی گئی۔۔نیلے ٹاپ کے نیچے نیلی سکرٹ پہنے وہ کچھ دیر میں ہی تیار تھی۔۔لائٹ براؤن بال کھلے چھوڑے تھے اور لبوں پر ریڈ لپ

اسٹک لگائی تھی۔۔وہ جب تیار ہو کر باہر آئی تو ہر نگاہ ہی اس کے بے اختیار حسن پر اٹھ کر ٹھہر سی گئی تھی۔۔ایلن خواہ مخواہ بلش کر گئی۔۔

"ارے چلئے مما پاپا کے آنے کا وقت ہو گیا،،،اس نے سب کو دروازے کی جانب متوجہ کیا۔۔جو چند لمحوں بعد ہی بیرونی ڈور سے اندر داخل ہوئے تھے۔۔

"ہیپی اینور سری،،،،،وہ کہتی چیخ اٹھی۔۔سات ہی پارٹی پوپر پھوڑے گئے۔۔ادیہ اور ایڈم بہت خوش ہوئے تھے۔۔دونوں نے بیٹی کو گلے لگایا۔۔پارٹی بہت شاندار رہی۔۔ ادیہ اور ایڈم کو بیٹی کا یہ سرپرائز بہت اچھا لگا۔۔لنچ کے بعد مہمان جانے لگے۔۔جب سب مہمان چلے گئے تو ادیہ اور ایڈم نے ایلن کے سر پر بم پھوڑا۔۔

بیٹا،،، ہمیں ایمرجنسی برگیون جانا پڑے گا،، تمھاری پھپھو بہت بیمار ہے،،، اور اپنے اکلوتے بھائی (ایڈم) کو یاد کر رہی ہے،،، ہمیں دو چار دن کے لیے جانا ہو گا،،، ادیہ نے ایلن کو بتایا تو وہ پریشان ہو گئی۔۔۔

"لیکن پاپا،،، میں گھر میں بلکل اکیلی،،، ایلن کی آنکھیں ان کے جانے کا سن نم ہو گئیں مگر ایڈم نے اسے ٹوک دیا۔۔۔

"میری بیٹی بہت بریو ہے،،، ہر مشکل کا سامنا کر سکتی ہے،، ویسے بھی یہاں تم بلکل سیو ہو تو مجھے کوئی فکر نہیں،،، ہمیں ابھی نکلنا پڑے گا ایلن،،،،، ایڈم نے مسکرا کر کہا۔۔ تو ایلن کو ناچار خاموش ہونا پڑا۔۔ اس نے ان کی تیاری میں مدد کی۔۔ انھیں ہائر کی گئی گاڑی لینے آچکی تھی۔۔ جب وہ جانے لگے تو ایڈم اسے نصیحت کرنا نہیں بھولے تھے۔۔

اپنا خیال رکھنا ایلن،،، گھر میں لاک لگا کر رکھنا،، اور اس جیک کی طرف بھول کر بھی"
،،، مت جانا

او کے پاپا،،، آپ فکر مت کریں،،، میں اپنا خیال رکھو گی،،،، اس نے اپنے پاپا کا ماتھا"
چوم کر کہا۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے ان کی گاڑی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔۔ وہ اداس سی اندر
چلی آئی۔۔ سارا لاونج سمیٹا۔۔ اس بے دھیانی میں بھی دھیان کے پردے پر ایک
چہرے کی شبیہہ ابھر کر معدوم ہوئی۔۔ دو دن سے وہ گھر سے نہیں نکلی تھی۔۔ جس دن
ابیل نے اس سے بد تمیزی کی تھی۔۔ وہ گھر آ کر بہت روئی تھی۔۔ مگر پھر بہت جلد اس
بات کا احساس ہوتے ہی شدید غم و غصے سے دوبار ہوئی کہ یہ سب اس نے جان بوجھ کر
کیا تھا تاکہ وہ اس گھر میں نا جائے۔۔ وہ غصے سے پاگل ہوئی تھی تبھی دو دن سے گھر سے
نہیں نکلی۔۔ مگر جانے کیوں اپنے گھر میں بھی یہ احساس ہوتا تھا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا

ہے۔۔ مگر اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹک دیتی۔۔ اب بھی وہ بہت اداس تھی مگر کچھ سوچ کر جھٹکے سے اٹھی اور ایک پیکٹ میں کیک پیک کیا۔۔

وہ اس وقت اپنے کمرے میں بے قراری اور بے چینی سے ادھر سے ادھر چکر لگاتا پھر رہا تھا۔۔ عجیب عذاب میں جان پھنس چکی تھی۔۔ اور ایسا اس کے ساتھ پہلی مرتبہ ہو رہا تھا کہ اپنی کوئی بھی طاقت اس کے کام نہیں آ رہی تھی۔۔ دو دن سے جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔۔ کہ اس کا معصوم چہرہ، بھیگی پلکیں، سرخ روئی بے یقین آنکھیں، کچھ کہنے کی چاہ میں کپکپاتے گلابی نرم لب بار بار ہر بار اس کی نگاہوں کے سامنے تھے۔۔ ان دو دنوں میں ایک بھی ایسا لمحہ ایک پل ایسا نہیں تھا جب اس نے اس کے بارے میں سوچا نا ہو۔ اسی لئے یہ دو راتیں اس نے اپنی کمرے کی بجائے کہیں اور ہی گزاری تھیں۔۔ ایک

معصوم نازک جان کو دیکھ کر دل نہیں بھر تا تھا۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔۔۔ اس سے اتنا برا سلوک کرنے کے بعد بھی وہ اس کا بے تحاشا شدت سے منتظر رہا۔۔۔ (مگر وہ نہیں آئی) اس چیز نے جیسے اس پاگل کر دیا تھا۔۔

مگر پھر آج، ابھی ابھی بہت اچانک وہ چونکا تھا۔۔ پل بھر کو لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ رینگی اور معدوم ہو گئی۔۔ ایک گہرا سانس بھرا۔۔ فضا میں اس کے مرمریں بدن کی مسحور کن خوشبو رچی بسی تھی۔۔ اگلے ہی لمحے وہ لان میں تھا۔۔۔ وہ یہاں چلا تو آیا تھا مگر اب ایک منظر سے نگاہ ہے نہیں رہی تھی۔۔ اس نیلے لباس میں وہ شبنم میں لپٹے تازہ گلاب کی طرح کھلی ہوئی تھی۔۔ وہ اپنے ہی دھیان میں پیکٹ اٹھا کر لکڑی کے ڈور سے اندر داخل ہو رہی تھی۔۔ وہ ویسا ہی سنجیدہ سڑیل سا چہرہ لیے بہت اچانک اس کے سامنے آیا تو ایلن کا کلیجہ منہ کو آیا۔۔

آیہہہہہہ،،،، ایلن کے منہ سے ہلکی سے چیخ بر آمد ہوئی۔۔ ابیل اس کی جانب دیکھے گیا۔۔

میں نے تمھیں کہا تھا تم میرے گھر مت آنا تو تم پھر کیوں چلی آئی ہو یہاں،،، ابیل" نے سنجیدگی سے کہا۔۔ مگر ایلن نے چٹکی بجا کر اس کی جانب دیکھا۔۔

یو،،، تم نے مجھے اس دن صرف اس لئے ہیر اس کیا تھا کہ میں یہاں نا آؤں،،، کیونکہ" تم بہت مین ہو،،، بٹ یو نو واٹ پہلی بات،،، ں یہ تمھارا گھر نہیں ہے،، میرے انکل کا گھر ہے میں تو یہاں ضرور آؤں گی،،، جب اپنا گھر بناؤ گے تو وہاں اکیلے سڑنا کوئی نہیں آئے گا،،، دوسری بات اگر تمھیں مجھ سے کوئی پرابلم ہے تو وہ تمھارا مسئلہ ہے میرا نہیں،،، جیسے تم مجھے ناپسند کرتے ہو،،، تو میں کونسا تمھاری یہ سڑیل شکل دیکھنے کو مری ،،،، جا رہی ہوں،،، مجھے بھی کوئی انٹرسٹ نہیں تم میں،، تو اب مجھ سے دور رہنا بہت دور

سمجھے،،، بلیک بیلٹ ہوں،،، نہیں تو منہ توڑ دوں گی تمھارا،،، ایلن جب بولی تو بولتی چلی گئی۔۔ اسے جانے کیوں لگا سامنے والے کی آنکھیں مسکرا رہی ہیں۔۔ (اسے یوں بھی لگا کہ وہ صرف اس کی ہلتے ہوئے لبوں کی جانب متوجہ ہے وہ اسے جانے کن عجیب سی نگاہوں سے دیکھ رہا ہے۔۔)۔۔ مگر اس کے لبوں پر ہنوز وہی سنجیدگی تھی۔۔ ایلن کہتی سر جھٹک کر پچھلے لان میں چلی گئی۔۔ ابیل اگلے ہی لمحے اپنے روم میں آیا اور پچھلی کھڑکی میں کھڑا رہا۔۔ پچھلے لان کا منظر بڑا واضح تھا کہ وہ آسانی سے سب دیکھ اور سن پا رہا تھا۔۔

جیک انکل یہ دیکھیں یہ کیک،،، میں نے خود بیک کیا،،، بہت مزے کا بنا ہے،، مما پاپا" نے بہت تعریف کی تھی،،، آج ان کی اینورسری تھی،،، وہ بہت باتونی تھی اور اب جیک اور رنجنا سے باتیں کیے جا رہی تھی۔۔ (اور وہ جو اس پر نظر رکھے ہوئے تھا آج اس بات پہ غصے اور اشتعال سے پاگل ہو رہا تھا کہ آج وہ نا اسے ان مخصوص پر شوق

نگاہوں سے دیکھ رہی تھی نا ہی اس کی جانب متوجہ تھی۔۔اور تو اور اسے یہ تک بول چکی تھی کہ اسے ابیل میں کوئی انٹرسٹ نہیں)

وہ تینوں لان میں موجود تھے کہ پیچھے والا دروازا کھلا دیکھ اچانک اس گھر سے قریب ترین گھر سے دانیر چلا آیا۔۔وہ ایک پچیس سالہ زندہ دل شخص تھا جس سے اکثر آتے جاتے ان لوگوں کی ہائے ہیلو ہو جاتی تھی۔۔وہ پیشہ ور فوٹو گرافر تھا اور آج اس وقت بھی اس کے ہاتھ میں ایک تھا۔۔وہ اکثر ادھر چلا آتا تھا۔۔لیکن آج جو اس کے لیے یہاں دلچسپی کا سامان تھا وہ کچھ اور ہی تھا۔۔

ہائے جیک انکل،، کیسے ہیں آپ،، ہائے آنٹی،،، اس نے خوش دلی سے سب کو ہائے" ہیلو کہا مگر اس کی نگاہوں کا فوکس ایلن کا خوبصورت چہرہ تھا۔۔

کیسے ہو مائی سن،، جیک نے بھی مسکرا کر پوچھا۔"

ہائے،،، یور گڈ نیم،،، آپ کو یہاں پہلی مرتبہ دیکھا،،، دانیر اب پوری طرح ایلن کی" جانب متوجہ تھا۔۔ ایلن نے مسکرا کر اس کے سوال کا جواب دیا۔۔ جلد ہی سب بے تکلفی سے خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے۔۔ دانیر پوری طرح اب ایلن میں دلچسپی لے رہا تھا۔۔ جو کہ جیک اور رنجنا بھی نوٹ کر چکے تھے۔۔ دانیر نے ایلن کا لایا کیک بھی کھایا۔۔ اس نے اپنے پروفیشن کا تعارف کرواتے کیک کی بھی تصویرین بنا ڈالیں۔۔ وہ نہیں جانتا تھا دولہور نگ میں رنگی ہولناک آنکھیں کس بری طرح سے اسے گھور رہی ہیں۔۔ (اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ ایک بھیانک وحشت ناک بلا کی ایک کمزوری کو (چھیڑ کر وہ اپنی موت کو خود دعوت دے رہا ہے۔

اگر آپ کی پرمیشن ہو مس ایلن تو کیا میں آپ کی ایک پک لے سکتا ہوں،،،وہ تصویر" آپ گفٹ رکھ لیجئے گا تاکہ ہمیشہ آپ مجھے یاد رکھ سکیں،،،دانیر نے معنی خیزی سے کہا۔ مگر یہاں لہجے پہ کون غور کر رہا تھا۔۔

کیا سچ میں،،،اووو مجھے کتنا شوق تھا ایک پروفیشنل فوٹو گرافر سے اپنی تصویر بنوانے" کا،،،،ایلن کہتی مسکرا کر لان میں لگے پھولوں کے پاس کھڑی ہو گئی۔۔دانیر نے اس کی ایک تصویر بنائی۔۔اور مسکراتا اسے پک دکھانے کو اس کے پاس چلا آیا۔۔

اتنے میں ہی رنجو اور جیک نے لان میں موجود ایک ہیولہ دیکھا جس کی آنکھوں سے آگ کے شعلے لپک لپک کر نکل رہے تھے۔۔

مام،،،اسے کہیں یہاں سے چلا جائے،،، نہیں تو گیمبل ونڈ میں یہ پہلا آدمی ہو گا جس" کے جسم کے خون کی ایک ایک بوند پی کر میں اپنی پیاس بجھاؤں گا،،ایک درندے جیسی غراہٹ تھی جو صرف جیک اور رنجنا کو سنائی دی تھی۔۔

"،،،ابیل ہوا کیا ہے،،، پہلے کبھی تمھیں اتنے غصے میں نہیں دیکھا،،،بات کیا ہے آخر" رنجنا کے من کی آواز بھی بس ابیل کو سنائی دی تھی۔۔ مگر اس کی شعلے لپکتی آنکھیں تو صرف اس کو دیکھ رہی تھیں جو تصویر دکھانے کے بہانے سے ایلن کی پشت پر اس کے بہت قریب کھڑا تھا۔۔۔ ایلن چیئر پر بیٹھی تھی۔۔ کیمرا دانیر کے دائیں ہاتھ میں تھا۔۔۔ جبکہ ایلن کو پتہ ہی نہیں چلا کب بہت ہی دھیمے سے دانیر نے اس کے کندھے پر اپنا بایاں ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔

لان میں اچانک ایک انجانا سا بھونچال سا آیا تھا۔۔ ہوا کا ایک تیز جھونکا اٹھا جو اپنے ساتھ کافی پتے اڑانے لگا۔۔ ایلن چونکی۔۔۔ جیک اور رنجنا کے چہرے پر پریشانی تھی۔۔ جب بہت اچانک ایک چھوٹے سے دھماکے کے ساتھ کیمرا دانیر کے ہاتھ سے چھوٹ کر گھاس پر گرا اور چکنا چور ہو گیا۔۔

"ہاااااا،،، ائم سوری،،، ائم سو سوری یہ سارا میرا قصور ہے،،، ایلن کو تو کیمرے کا صدمہ ہی لگ گیا۔۔

"اٹس اوکے،،، کوئی بات نہیں بیوٹیفل،،، میں اسے ٹھیک کرنا جانتا ہوں،،، میں اسے جوڑ لوں گا،،، دانیر نے مسکرا کر کہا۔۔ ایلن کو بہت زیادہ ایکورڈ محسوس ہونے لگا۔۔

میں سب کے لیے کافی بنا کر لاتی ہوں،،، ایلن اب بہانے سے وہاں سے کھالی تھی۔۔"
وہ اندر گئی۔۔ رنجنا ابیل کو دیکھے گئی۔۔ جو صرف اسے اور جیک کو دکھائی دے رہا تھا۔۔
وہ پیر پٹختا ایلن کے پیچھے گیا تھا۔۔

ایلن اندر کچن میں آئی۔۔ اور کافی میکر میں دودھ بوائل کرنے لگی۔۔ بہت جلد اسے
احساس ہو گیا کہ اس کی پشت پر کوئی اس کے بہت قریب ہو کر کھڑا ہے۔۔ کہ اس کی
انتہائی گرم سانسوں کی تپش اسے اپنے بالوں اور پچھلی گردن پر محسوس ہو رہی تھی۔۔
وہ ہڑبڑا کر پیچھے مڑی۔۔ تو اس کے پیچھے ابیل کھڑا تھا۔۔ ایلن نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ
کر گہرے سانس بھرے۔۔

تمھیں شوق ہے دوسروں کی جان حلق میں اٹکانے کا،،، ایلن نے بغیر خوفزدہ ہوئے چڑ کر کہا۔۔

"باہر وہ لڑکا بہانے سے تمھیں ہاتھ لگا رہا تھا،،، میں تمھاری جگہ ہوتا تو اس کا ہاتھ جڑ سے اکھاڑ دیتا،،، ابیل نے کے لہجے میں ایک انجانی سی غراہٹ تھی۔۔ اس نے ایلن کا بازو دبوچا۔۔

"تت،،، تمھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،،، وہ ایسا کچھ نہیں کر رہا تھا،،، اور بائی داوے میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں،،،، ایلن نے جھٹپٹاتے ہوئے کہا۔۔

"How dare he touch you??? Why did you allow this?

وہ دھاڑا۔۔

تم بھی تو ہاتھ لگا رہے ہو مجھے،،، ایلن بھی چلائی تھی۔۔"

،،،، میری بات الگ ہے میں"

کیوں،،، تمھاری بات کیوں الگ ہے،،،،؟؟؟"

کیونکہ میں،،،،، کچھ کہتے کہتے ابیل رکا تھا۔۔"

کیونکہ تم کیا،،،؟؟؟ ایلن نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔۔ مگر اس نے بڑے میکانکی انداز میں فوراً ایلن کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔"

Wahiba fatima.info

چلی جاؤ یہاں سے،،، گیٹ لاسٹ فرام ہئر،،، اس نے ایک مرتبہ پھر ایلن کو وہاں سے جانے کے لیے کہا۔۔

ایلن نے ہر چیز وہیں چھوڑی۔۔ اسے اپنے راستے سے پرے دھکیل کر وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔ اس کے جانے کے بعد بھی بہت دیر وہ وہیں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا رہا۔۔ تھوڑی دیر بعد جیک اور رنجنا اندر آئے تھے۔۔ جیک نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

ابیل کیا ہوا تھا،،؟؟ اتنا کیوں ری ایکٹ کر رہے تھے،،؟؟؟"

پاپا آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ بھیڑ بھاڑ مجھے پسند نہیں،،،اور ابھی خود پر اتنا کنٹرول" بھی نہیں،،،بس اسی لئے،،،،اس نے سرد و سپاٹ لہجے میں مگر نظریں چرا کر کہا تھا۔۔

بس یہی بات ہے ناں،،،اور تو کوئی بات نہیں ہے،،،؟؟جیک نے اس پر جانچتی سی نگاہ" ڈالی۔۔

نو،،،وہ کہتا ان کی جانب دیکھے بغیر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔جیک کے لبوں پر" گہری پر اسرار مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

Wahiba fatima.info

وہ گھر آکر اپنے کمرے میں بند ہو کر بہت روئی تھی۔۔ ساری رات سوگوار سی گزری اور اگلا دن بھی بے کل تھا۔۔ کسی طور سکون نہیں تھا۔۔ ایلن کو سمجھ نہیں آتی وہ کون تھا؟؟؟ اتنا پراسرار کیوں تھا؟؟ وہ انکل جیک اور رنجنا آنٹی کا بیٹا تھا مگر اس قدر غیر معمولی کیوں تھا۔۔؟؟ ایلن نے نوٹ کیا تھا وہ آنکھیں نہیں جھپکتا تھا؟؟ پہلی مرتبہ ایلن کا دل کسی کے لیے دھڑکا تھا۔۔ پورے کالج اور کالونی کے لڑکے اس کے لئے پاگل تھے۔۔ مگر آج تک وہ کسی کی جانب متوجہ نہیں ہوئی تھی۔۔ لیکن اب جب اس (مشرق و مغرب مکس امتزاج) یونانی دیوتا پر دل ہاری تھی تو اب سر پکڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی کہ اب لگتا تھا وہ اپنے قیمتی جزبات ایک بلکل غلط بندے سے وابستہ کر بیٹھی ہے۔۔ اس سے پہلے اس کے دل کا بہت بڑا نقصان ہوتا۔۔ وہ اس کے بارے میں سب کچھ جان لینا چاہتی تھی۔۔ اسی لئے وہ اٹھی۔۔ ییلو سکرٹ پر اپنا بلیک لونگ کوٹ پہنا اور اپنے گھر سے نکلی۔۔ اس کا رخ سیدھا جیک انکل کا گھر تھا۔۔ پانچ منٹ کی پیدل مسافت طے کر کے وہ اس گھر میں داخل ہو چکی تھی۔۔ گھر میں ہو کا عالم تھا۔۔ وہ

گھر کا چھوٹا سا لان کراس کر کے اندر داخل ہوئی۔۔ سامنے لاونج سے ملحقہ کچن میں ہی وہ شاید کافی بنا رہا تھا۔۔ ایلن کی جانب اس کی پشت تھی۔۔ مگر تبھی وہ اس کی جانب مڑا تو ایلن نے مسکرا کر اسے وش کیا۔۔ مگر اس کی سڑیل سپاٹ شکل پر وہی بے تاثر سے بارہ بجے ہوئے تھے۔۔ ایلن کا فون وائبریٹ ہوا تو ایلن لاونج کے دروازے سے دوبارا باہر لان میں نکل آئی۔۔ فون چونکہ اس کی مام کا تھا تو وہ جلدی سے یس کر کے ان سے بات کرنے لگی۔۔

ایلن،، فورآ گھر واپس آؤ،،، جب تم جانتی ہو تمھارے ڈیڈ تمھارا وہاں جانا پسند نہیں" کرتے تو تم کیوں گئی وہاں،، انھوں نے تمھیں ادھر جاتے دیکھ لیا ہے،،، اب فورا واپس آؤ،، اس کی مام نے حکم سنایا۔۔

لیکن مام،،،اس نے کچھ کہنا چاہا مگر انھوں نے فون رکھ دیا۔۔ایلن نے ایک سرد سی سانس کھینچی۔۔اور بیزاری سے بیرونی دروازے کی جانب قدم بڑھائے۔۔

آ،،،،،،،،،ہہہ،،،،،ایلن کے لبوں سے ایک دلخراش چیخ برآمد ہوئی کیونکہ وہ لان کا دروازا کراس کرتے کسی کے چوڑے چٹانی سینے سے ٹکرائی۔۔مگر جب سامنے والے کو دیکھا تو خوف و دہشت سے وہ چلا اٹھی تھی۔۔

واٹس رونگ ودیو،،،؟؟چلا کیوں رہی ہو،،،اس تصادم سے ابیل کے ہاتھوں سے" شاپنگ بیگ نیچے زمین پر گرے تھے اس نے ایلن کی جانب دیکھتے سرد لہجے میں پوچھا۔۔

وہ،،،،،ابھی،،،،،،،،،ابھی،،،،،،مم،،،،،،میں،،،،نے،،،تت،، تمھیں اندر"
دیکھا،،،،،،ایلن نے گہرے سانس بھرتے بمشکل اپنی بات پوری کی۔۔۔ابیل کے
ماتھے پر بیشمار بل ائے۔۔اس نے لپک کر ایلن کو بازوؤں سے دبوچ اور ایک جھٹکے سے
اپنی گاڑی سے لگایا تھا۔۔ایلن کراہ اٹھی۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے،،،؟؟تم یہ بکواس کسی کو بھی سناؤ گی،،تو کوئی یقین کرے گا تمھاری"
بات کا،،،سب پاگل کہیں گے تمھیں،،،اسی لئے یہ بات کسی کو بتانے کی حماقت مت
،،،،کرنا،،، سمجھیں

ابیل نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ کر غرا کر کہا۔۔اس کے کسرتی بازوؤں میں
ایلن کو اپنی ہڈیاں چٹختی محسوس ہوئیں۔۔آنکھوں کے سرد پن سے ایلن کو لگا اس کی
رگوں میں اس کا خون منجمد ہو جائے گا۔۔وہ پھر سے آنکھیں نہیں جھپک رہا تھا۔۔

میں یہ بات کسی کو بھی نہیں بتانے والی تھی،،، مگر تم کون ہو،،، اور جو اندر تھا وہ کون تھا،،، تم جانتے ہو میں بکواس نہیں کر رہی،، ابھی میں نے تمھیں اندر دیکھا تھا،،، اب بتاؤ مجھے کون ہو تم،،،؟؟ ایلن نے بغیر خوفزدہ ہوئے جھٹپٹا کر کہا تو ابیل نے اپنی ایک آئبرو اچکائی۔ جیسے اس کی جرات پر یقین نہیں آرہا ہو۔۔

تمھارے لیے صرف یہ بہتر رہے گا کہ،،، (ابیل نے کہتے غم و غصے سے اسے جھٹکے سے کار سے دے مارا۔۔ ایلن کی کمر میں درد کی لہریں اٹھیں۔۔۔۔) دور رہو مجھ سے،،،،

اس کے اس جنگلی پن سے ایلن کی بلو آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔۔ مگر اس نے ایک جھٹکے سے اس وحشی سے خود کو چھڑایا تھا اور حلق کے بل چلائی۔۔

میں آئندہ خود تمھاری یہ سفاک اور بے حس شکل نہیں دیکھنا چاہوں گی،،، تم کیا مجھے "
خود سے دور رہنے کو کہہ رہے ہو،،، اب میں تمھیں کہتی ہوں،،، دور رہو مجھ سے،،، اور
،،، آئندہ مجھے چھونے کی جرات بھی مت کرنا،،، سمجھے

وہ کہتی رکی نہیں۔۔ بے تحاشا روتے ہوئے الٹے پیروں اپنے گھر بھاگ گئی تھی۔۔ ابیل
نے کار پر دونوں ہاتھ جما کر گہرے گہرے سانس بھرتے اپنے اشتعال پر قابو پانے کی
کوشش کی۔۔ وہ چلی گئی تو ابیل نے اپنے بائیں ہاتھ کا مکا مار کر ایک دھماکے سے گاڑی کا
شیشہ چکنا چور کیا تھا۔۔

Episode 6

Wahid Fatima.info

وشما نے ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولا تو سامنے ہی ہوائیاں اڑے چہرے کے ساتھ عرازہ کھڑی تھی۔۔ عرازہ اندر داخل ہوئی۔۔

کیا ہوا،، کیا بات ہے،،، اتنا ڈری ہوئی کیوں ہو،، خیریت تو ہے،، عرازہ نے وشما کا خوفزدہ چہرہ دیکھا۔۔

کچھ نہیں،،، ٹیسی نے ڈرا دیا تھا،،، وشما نے سر جھٹکا اور واش روم جا کر کپڑے بدل کر آئی۔۔ وہ باہر آئی تو عرازہ گردن تک کمفرٹر میں دبکی بیٹھی خوف سے سفید چہرہ لیے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔ وہ بنکر سے نکلی تو اسے اب بھی وہ پراسرار آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔ ایسے گمان ہو رہا تھا جیسے اس کے گھر کے آس پاس بہت ساری

پراسرار مخلوق ہے جو ابھی کہ ابھی گھر میں داخل ہو جائے گی۔۔ اسے اپنی کوئی فکر نہیں تھی مگر ماں بابا اور وشما۔۔

تمھیں کیا ہوا ہے عرازہ،،، وشما نے اس کے پہلو میں کمفرٹر میں بیٹھ کر اس سے پوچھا" تب عرازہ نے اس کے ساتھ پچھلے چند دنوں میں پیش آنے والے حادثات کے بارے پوری تفصیل بتادی۔۔ وہ رو رہی تھی بلک رہی تھی۔ اور وشما بے یقین سی اسے دیکھے گئی۔۔۔ عرازہ کو سالوں سے بھیانک اور ڈراؤنے خواب آتے تھے۔۔ مگر وہ خواب حقیقت کا روپ دھار کر ایک دن یوں سامنے آن پہنچے گے یہ کس نے سوچا تھا۔۔ وہ بے تحاشا رو رہی تھی۔۔ اسی لئے وشما جلدی سے اپنی ماں میرین اور بابا جیٹسن کو بلا لائی۔۔۔ عرازہ سے تو بات تک نہیں ہو پا رہی تھی۔ اسی لئے وشما نے ہی اپنے ماں باپ کو عرازہ کے ساتھ ہونے والے تمام واقعات کی تفصیل بتائی۔۔ اس دوران وہ دونوں ایک دوسرے کے منہ کی جانب دیکھے گئے۔۔ عرازہ نے جیٹسن کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

بابا میں کون ہوں،،، یہ سب کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ،،، عرازہ نے بھرائی آواز" میں پوچھا تھا۔۔ تب میرین نے اسے بتایا۔۔

یہ ایک شادی شادی جوڑا آج سے بیس سال پہلے اس وقت بہت زیادہ مشکل حالات سے گزر رہا تھا جب انھیں پتہ چلا کہ میرین کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔ جیٹسن کو کوئی فرق نہیں پڑا۔۔ ہاں میرین بری طرح ٹوٹ گئی تھی اور ہر وقت روتی رہتی تھی۔۔ یہ کافی برا وقت تھا۔۔ کہ ایک دن سفر کے دوران تقریباً شام کے وقت قدرے جنگل کے بیچ و بیچ جیٹسن کی گاڑی خراب ہو گئی۔۔ وہ گاڑی سے اتر کر اسے چیک کرنے لگے۔۔ میرین گاڑی میں بیٹھی تھی اور بہت خوفزدہ تھی۔۔ موسم بھی کافی خراب تھا۔۔ کہ تبھی اچانک وہاں جنگل سے نکل کر ایک بوڑھی بھکارن چلی آئی۔۔ اس کا حلیہ عجیب سا تھا۔۔ اتنے خراب موسم میں اس کا جنگل سے نکل کر سامنے آنا ایک مرتبہ تو جیٹسن کو بھی خوفزدہ

کر گیا تھا۔۔ مگر وہ مسلسل میرین کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ میرین کو بھی جانے کیا ہوا کہ وہ اسے دیکھ کر گاڑی سے نیچے اتر آئی۔۔

آپ کو کچھ چاہیے اولڈ لیڈی،،، میرین نے اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے" پوچھا۔۔

ہاں مجھے پانی چاہیے،،، مجھے پانی پلاؤ،، بدلے میں میں تمھیں وہ دوں گی جو تمھیں چاہیے" ہو گا،،، بوڑھی عورت نے میرین کو کہا تو میرین نے اپنی پانی والی بوتل اس بوڑھی عورت کو دے دی۔ جس میں سے اس نے منہ لگا کر پانی پی لیا۔۔ گاڑی ٹھیک ہو گئی تھی تو جیٹسن بھی میرین کے پاس چلا آیا تھا۔۔

تمھیں بچہ نہیں ہو رہا ہے،،، تمھیں بچہ چاہیے ناں،،، اس بوڑھی عورت کے پوچھنے پر" میرین اور جیٹسن ششدر رہ گئے مگر میرین نے نم آنکھیں لیے اثبات میں سر ہلایا۔۔ بوڑھی عورت نے اپنے چوغے میں ہاتھ ڈالا اور ایک بلکل سرخ رنگ کا تازہ سیب میرین کی جانب بڑھایا۔۔

"اس سیب میں دو بیج ہیں،، یہ بیج سمیت کھالو،،، تمھیں دو بیٹیاں ہوں گی،،، انھیں تم پیدا کرو گی،،، مگر وہ تمھاری نہیں ہوں گی،، تمھارے پاس امانت ہوں گی،،،، دونوں کی ،،، حفاظت کرنا اور انھیں چھپا کر رکھنا،، اٹھارہ کی ہونے پر وہ تم سے شاید دور ہو جائیں ،،، خاص کر کوئین عرازہ

میرین نے ہاتھ بڑھا کر وہ سیب تھام لیا۔۔ جبکہ جیٹسن پر ابھی بھی بے یقینی کی سی کیفیت طاری تھی۔۔۔ میرین نے جلدی سے سیب تھام لیا۔۔ اور اس بوڑھی عورت

کے سامنے ہی سیب میں سے ایک بڑا بائٹ لیا۔۔ میرین کو ایسا لگا جیسے وہ دو بیج بھی اسی بائٹ میں اس کے منہ کے اندر گئے ہیں۔۔۔ میرین نے وہ بائٹ جلدی سے نگل لی۔۔ اور باقی سیب بھی کھالیا۔۔ میرین کے وہ سیب کھانے کی دیر تھی کہ ہر طرف دھند چھانے لگی۔۔ ایک تیز روشنی وہوا کے جھونکے سے جیٹسن اور میرین کی آنکھیں چندھیا گئیں۔۔۔ آنکھیں بند کر کے کھولنے کے بعد انھوں نے سامنے دیکھا تو وہ بوڑھی عورت کہیں پر بھی نہیں تھی۔۔

میرین چلو یہاں سے،،، جیٹسن نے گم صم سی میرین کا گاڑی میں بٹھایا۔۔ جیٹسن" ابھی بھی بے یقین تھا جیسے جانتا ہو کہ ڈاکٹر کی تشخیص کے بعد ایسا کیسا ممکن ہے کہ میرین مان بن پائے کیونکہ ڈاکٹر نے صاف صاف الفاظ میں بتایا تھا کہ قدرتی طور پر ہی میرین کے پیٹ میں اس کی یوٹرس ہی نہیں ہے۔ وہ دونوں گھر آ گئے۔۔ مگر اگلے کچھ دنوں میں ہی میرین کی طبیعت بہت زیادہ خراب رہنے لگی۔۔۔ پھر چیک اپ کروانے کے بعد

اسے پتہ چلا کہ وہ ماں بننے والی ہے۔۔ اگلے نو ماہ میں وشما جیسی نازک سی گڑیا اس کی گود میں تھی۔۔ اور پھر سال بعد میرین نے ایک اور گڑیا کو جنم دیا۔۔ اور بوڑھی عورت کے الفاظ کے مطابق اس کا نام عرازہ ہی رکھا۔۔۔ جیٹسن اور میرین جنھیں اپنے ماں باپ بننے کی کوئی امید ہی نہیں تھی وہ دو دو (اس قدر بے تحاشا خوبصورت سی) ننھی پریوں کو پا کر بے حد خوش تھے۔۔

یہ کہانی سن کر عرازہ مزید خوفزدہ ہوئی تھی حتی کہ اب تو وشما کے چہرے پر بھی ہوائیاں اڑنے لگیں تھیں۔۔ اس کا کیا مطلب تھا کہ وہ اپنی ماں کی کوکھ سے پیدا ہوئیں تھیں مگر وہ ان کی نہیں تھیں۔۔ ان کی پاس امانتیں تھیں اور انھیں کہیں چلے جانا تھا۔۔ مضحکہ خیز۔۔ وہ دونوں بہت زیادہ خوفزدہ ہو کر اپنی ماں کی گود میں چھپ گئیں تھیں۔۔ جب عرازہ اور وشما گہری پر سکون نیند سو گئیں تو میرین اور جیٹسن اداس سے اپنے کمرے میں چلے آئے۔۔ اس سے آگے جانے انھیں قسمت کیا کھیل دکھانے والی تھی۔۔

موسم کافی خراب تھا۔۔ آج بھی طوفانی قسم کی رات تھی۔۔ عرازہ کی آنکھ کھلی تو ہر طرف چیخ و پکار مچی ہوئی تھی۔۔ وہ گھبرا کر کمرے سے باہر نکلی۔۔ مگر گھر میں کوئی نہیں تھا۔۔

وشما،،، مما،،، بابا،،،،،، وہ پکارتی بھاگتی ہوئی لان میں آئی تو دیکھا پورا گاؤں جل رہا تھا۔۔ ہر طرف قتل و غارت کا بازار گرم تھا۔۔ ہر طرف آگ کے بھانبھڑ جل رہے تھے۔۔ خون آشام خوفناک بلائیں جوق در جوق اس کے گھر کی طرف بڑھ رہی تھیں۔۔ اور ان بلاؤں میں سے ایک سب سے بڑی بلا کے سر پر سیاہ لباس زیب تن کیے وہ انتہائی بھیانک اور مکروہ چہرے والی ڈائن بیٹھی۔۔ جس کے ہاتھ میں چمگادڑ کے چہرے کے جیسا ایک

ترشول تھا۔۔اس چڑیل کی آئی بال اور آنکھیں پوری کی پوری سیاہ تھیں۔۔وہ چہرے پر ایک خباثت بھری مسکراہٹ سجائے ہوئے عرازہ کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔ عرازہ الٹے قدموں پیچھے کی جانب بھاگی اور گھر میں آکر بنکر کے نیچے زمین دوز ایک اور قبر میں اتر گئی۔۔وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔وہ اپنے گھر کے بنکر میں بنائی اپنی خفیہ قبر میں تقریباً دفن تھی۔۔باہر سے آتی چیخ وپکار کی دہشت بھری آوازوں سننے سے بچنے کی خاطر اپنے کان بھی بری طرح ہاتھوں سے بھینچ رکھے تھے۔۔ کہ تبھی زخمی سی وشما قبر کے اندر گری۔۔ عرازہ کے چہرے پر خون کے چھینٹے گرے تو اپنی چیخوں کا گلا دبانے کو اس نے اپنا ہونٹوں پر سختی سے ایک ہاتھ جما لیا۔۔

،،،،کوئین عرازہ،،،،سیوا اس

نو،،، وشما،،، ڈونٹ یو ڈیئر،،، میرا نام صرف اور صرف عرازہ ہے،،، نہیں ہو میں کسی شیطان نما حیوان کی کوئین،،،، نفرت ہے مجھے اس سے،،، بے انتہا نفرت،،،،، میں اپنے ہاتھوں سے اپنی جان تو لے سکتی ہوں مگر خود کو اس کے حوالے نہیں کروں گی،،، کبھی بھی نہیں،،،، عرازہ بے بسی کے احساس سے بے آواز بلک بلک کر روئی۔۔

وشما نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔ "کنگ کاسپر آج پھر شیطان بنا قہر برپا کر تا زمین ،،،، پر لاشوں کے ڈھیر بچھا رہا ہے،،، خدا کے لیے خود کو اس کے حوالے کر دو کوئین کب تک خود کو اس سے چھپا کر رکھو گی،،؟؟ کب تک اپنی حقیقت سے بھاگو گی،،؟؟؟ وہ اس پوری دنیا کو ختم کر دے گا،،، وہ تمھیں ڈھونڈ لے گا،،،، وشما نے کہا مگر وہ مسلسل روتی ہوئی نفی میں سر ہلائے گئی۔۔

وشما،،، جانتی ہو،،، میری بد قسمتی کیا ہے،،؟؟؟ کہ میں اس کی ہوں،،، میں اس کے وجود کا حصہ ہوں،،، تم نے کبھی سنا ہے ڈریگن لینڈ کی کوئین کو اس سے کے کنگ سے الگ ہوتے،،، ؟؟؟ ڈریگن لینڈ کے کنگ اور کوئین کی روحیں آپس میں جڑی ہوتی ہیں مگر سوچو مجھے اس حیوان سے کس قدر نفرت ہو گی کہ اس سب کے باجود میں اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی،،، وہ دن کبھی نہیں آئے گا کہ وہ مجھ تک پہنچ سکے،،، میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی،،، میں اسے اس کے مکروہ عزائم میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گی،،،، چاہے کچھ بھی ہو جائے،،، کسی بھی قیمت پر نہیں،،، وہ غم و غصے سے پھنکاری تھی۔۔

آخر وشما نے اسے بازوؤں سے تھام کر جھنجھوڑ ڈالا۔۔

تم چاہتی کیا ہو آخر کوئین،،،وہ تمھاری خاطر ہر جگہ لاشوں کا ڈھیر بچھاتا رہا،،،ہزاروں لاکھوں بے گناہوں کے بے دردی سے مرنے سے بہتر ہے یا تو تم خود کو اس کے حوالے کر دو یا پھر مر جاؤ عرازہ،، تاکہ تین دنیاؤں کے لوگ سکون سے جی سکیں،،،،وشما نے چیخ کر کہا۔۔ عرازہ نے بے یقینی سے اپنی عزیز جان دوست اپنی بہن کو صدمے سے دیکھا جو اپنی ماں کی چیخ سن کر ایک مرتبہ پھر اس قبر سے اوپر ہٹ میں گئی تھی۔۔ اپنی ماں کی چیخ سن کر عرازہ پھر سے بنکر سے بھاگ کر اوپر گئی۔۔ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔۔ کیونکہ لاونج میں ان تینوں کی لاشیں پڑیں تھیں۔۔ وہ خبیث چڑیل منہ سے خون کی رال ٹپکاتی لاونج کے بیچ و بیچ کھڑی مکروہ قہقہے لگا رہی تھی۔۔ للت نے میرین، جیٹسن اور وشما کی گردن چباڈالی تھیں۔۔ عرازہ کے منہ سے ایک دلدوز چیخ بر آمد ہوئی۔۔

ایک دلخراش چیخ کے ساتھ عرازہ کی آنکھ کھلی تھی خوف و دہشت سے وہ پسینے سے شرابور بلک بلک کر رو رہی تھی۔۔ وشما نے اسے جھنجھوڑ کر اٹھایا تھا۔۔

"،،، کیا بات ہے عرازہ،، کیا ہوا،،، کیوں رو رہی ہو یار"

"وشما،،، عرازہ وشما کے سینے سے لگی اور جتنا پھوٹ پھوٹ کر رو سکتی تھی اتنا روئی مگر پھر دفعتاً اس نے خود کو سنبھالا تھا۔۔ اور ایک دم وشما سے دور ہوتی تھی۔۔۔

"وشما،،، میں بنکر میں جا رہی ہوں،، تم میرے پیچھے نہیں آؤ گی،،، میں بلکل ٹھیک ہوں،،، آج جو ماں بابا نے ہماری حقیقت ہم پر آشکار کی ہے میں اس کی تہہ تک پہنچنا

چاہتی ہوں،،، مجھے بہت بھیانک خواب آتے ہیں،، جو اکثر سچ ثابت ہوئے،، آج بھی ،،، مجھے ایک بہت بہت ہولناک خواب دکھائی دیا ہے،، جو میں سچ نہیں ہونے دے سکتی

وشما کہتے ہوئے تیز قدم اٹھاتی بنکر میں آئی تھی۔۔ وہاں بچھے نرم گرم بستر پر بیٹھ کر اس نے اپنا لاکٹ اپنے ہاتھ میں تھاما۔۔

،،، مجھے بتاؤ میں کون ہوں،،، مجھے آج بلکل سچ اور ساری حقیقت جاننی ہے،،، بلکل سچ"

عرازہ بے بسی کے احساس دھیمی آواز میں چیخی۔۔ رو رو کر گلا بھی بیٹھ چکا تھا۔۔ آخر کار لاکٹ میں سے ایک نرم نسوانی آواز ابھری۔۔ جو اسے تمام چھوٹی سے چھوٹی بات بتاتی چلی گئی۔۔ عرازہ پر تمام حقیقت آشکار ہوتی چلی گئی۔۔

آپ ڈریگن لینڈ اور ایک ظالم کنگ کاسپر کی کوئین ہیں،،،وہ کنگ جو آپ کا شوہر ہے"
،،،وہی آپ کے تمام خاندان کی موت کا زمہ دار ہے

اگر میرا پورا خاندان مر گیا ہے تو میں کیوں اور کیسے زندہ ہوں،،،میرین مما کی کوکھ"
،،،تک کیسے پہنچی

کنگ کاسپر نے آپ کو زندہ رکھا،،تو اینچینٹرس نے آپ کو اس سے بچا کر چھپا"
لیا،،تاکہ وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو پائے،،،مگر اینچینٹرس خود کو نہیں بچا
پائیں،،،اس نے آپ کو مرر کے ایک بلیک ہول سے زمین پر بھیج دیا،،،اور اینچینٹرس
کی ہی ایک وفادار ازورا نے آپ کو ایک بیج کی شکل میں ڈھال کر میرین کی گود میں ڈال
،،،دیا

کیوں،،، آخر اس سفاک کنگ نے مجھے کیوں زندہ رکھا،،، جب میرا پورا خاندان ختم ہو چکا ہے تو میں کیوں زندہ ہوں،،، عرزاہ نے بے تحاشا روتے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ کر نوچے۔۔

اپنے ایک خاص مقصد کے تحت،،، وہ آپ تک پہنچنا چاہتا ہے،،، لاکٹ میں سے آنے والی اس دھیمی سی آواز نے عرازہ کا سانس ساکن کیا تھا۔ اس کی آنکھیں پھٹ پڑیں۔۔

کونسا مقصد،،، کیا چاہتا ہے وہ مجھ سے،،،، عرازہ یہ پوچھتے پوری طرح سفید پڑ گئی تھی۔۔

،،،، اسے آپ سے، آپ کے بطن سے جنا اس کا بچہ چاہیے

کک،، کیا،،،، عرازہ چیخ پڑی۔۔(اگر آج اس نے اپنی حقیقت سہی سے جانی تھی تو" اس سے زیادہ اندوہناک خبر کیا ہو سکتی تھی کہ اس نے بچپن سے لے کر اب تک خواب میں نظر آنے والی جس شکل سے بے پناہ نفرت کی تھی وہ کس مقصد کے تحت اسے ڈھونڈنا چاہتا تھا)" یہ کیا کہہ رہی ہو تم،،،بب،،،بچہ،،، لل،، لیکن کیوں،،،؟؟ عرازہ کو لگا اس کا سانس بند ہو جائے گا۔۔

سنیں کوئین،،، کنگ کاسپر کے شیطان آقا کو ڈریگن لینڈ کے کنگ کا بچہ چاہیے،،، کیوں" چاہیے،،،؟؟ یہ کسی کو نہیں پتا،،، شاید کنگ کاسپر کو بھی نہیں،،، مگر یہ تو طے ہے کہ ان شیطانی طاقتوں کے عزائم ناپاک اور مکروہ ہیں،،،، لاکٹ میں سے اداس اور دھیمی سی آواز آئی۔۔ کیا وحشت ناک انکشافات تھے جو اس پر منکشف ہوئے تھے۔۔۔

ایسے کیسے ممکن ہے،،، یہ نہیں ہو سکتا،،، میں اس کی شکل پر تھوکنا بھی پسند نہیں کروں
،،، گی

آپ پریشان مت ہوں کوئین،،، وہ آپ کی مرضی کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا"

،،،، اور

سنو،،، میں نے جس ڈائن کو خواب میں دیکھا وہ جلد مجھ تک پہنچنے والی ہے ناں،،، میرا"
،،، خواب سچ ہونے والا ہے ناں

،،،، جج،،، جی ہاں،،،، لیکن"

Wahiba fatima.info

سنو،،،(عرازہ نے پھر سے اس کی بات کاٹی) کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے،،، کہ جس سے" میں مر جاؤں،،،اور اس ساری فساد کی جڑ ہی ختم ہو جائے،،، عرازہ کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو چکیں تھیں۔۔وہ اس سب سے جیسے تنگ آچکی تھی۔۔ایک خاندان صفحہ ہستی سے مٹ چکا تھا۔۔اپنے دوسرے خاندان کو اپنی آنکھوں کے سامنے اتنی دردناک موت کیسے مرنے دیتی۔۔اور دوسرے آپشن سے بہتر اسے اپنی موت ہی لگی تھی۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ کوئین،،،،لاکٹ میں سے تڑپتی آواز ابھری۔۔(جیسے یہ مایوسی" اسے بلکل نابھائی ہو) عرازہ نے جبڑے بھینچ لیے۔۔

جو پوچھا ہے وہ بتاؤ،،، عرازہ نے سرد و سپاٹ لہجے میں پوچھا۔۔"

نہیں آپ کو دنیاوی کوئی چیز نہیں مار سکتی،،،ہاں ڈریگن لینڈ کے تخت کا کراؤن ملنے کے بعد آپ کی طلسمی تلوار میں ہی اتنی طاقت ہو سکتی ہے کہ وہ آپ کو مار سکے،،،،اور آپ اب اچھی طرح جان ہی چکی ہیں کہ وہ کراؤن آپ کو کیسے مل سکتا ہے،،،، عرازہ نے سن کر بری طرح اپنے جبڑے بھینچے تھے۔۔وہ پڑی فروٹ باسکٹ میں سے تیز دھار چاقو آٹھایا۔۔

ایسی بے وقوفی مت کریں کوئین،،،اس سے کچھ نہیں ہونے والا،،،ایک سرگوشی سنائی دی۔۔ مگر عرازہ نے اسے ان سنی کرتے اپنی کلائی کاٹنے کی کوشش کی۔۔ مگر وہ بری طرح ناکام ہوئی تو تکیے میں چہرہ چھپا کر بلک بلک کر رو دی۔۔

وشما عرازہ کے جانے کے بعد کمرہ لاک کر کے بیڈ پر لیٹی تھی۔۔

تو کیا میں بھی ماں بابا کی اولاد نہیں،،، امانت سے کیا مراد تھی،،، میں کہاں جانے والی ہوں،،، یہ کونسی گتھی ہے جو سلجھ نہیں سکتی،،، میں کون ہوں،،، وہ بوڑھی عورت کون ہو گی،،، افففف سوچ سوچ کر پاگل ہو جاؤں گی،،، وشما اپنے ہی خیالوں میں گم تھی۔۔

جب اسے شدت سے احساس ہوا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔۔ وہ ایک جھٹکے سے اپنے بستر پر آٹھ بیٹھی تھی۔۔ سیم کر ادھر ادھر دیکھا۔۔ اس نے جب سے ٹوفی کو اپنے کمرے سے باہر پٹخا تھا وہ نظر تو نہیں آیا تھا۔۔ مگر اب اسے شیشے میں اپنے پیچھے کھڑکی میں ایک شبیہہ سی نظر آئی تھی۔۔۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے ابھی ابھی ٹوفی کو دیکھا۔۔ وہ تڑپ کر بیڈ سے اٹھی اور کھڑکی کی طرف دیکھا۔۔

کوئی نہیں ہے،،، وشما نے اپنے ماتھے کا پسینہ صاف کیا۔۔ اور کھڑکی کے پردے درست کر کے بیڈ پر آن لیٹی۔۔ بے چینی سے کروٹیں بدلنے کے بعد کچھ ہی دیر میں بڑی مشکل سے وہ گہری نیند کی وادی میں اتر گئی۔۔ ابھی اسے سوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ کمرے کا لاک اندر سے خود بخود کھل گیا۔۔ ایک ہیولہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا کمرے کے اندر داخل ہوا تھا۔۔ ٹوفی اطمینان سے چلتا اندر داخل ہوا تھا۔۔ چہرہ سرد و سپاٹ تھا۔۔ وہ مسلسل بیڈ کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ اس کی سرخ آنکھوں میں اس وقت جیسے خون اتر رہا تھا۔۔ اگلے ہی لمحے وہ وشما کے بیڈ کے اوپر تھا۔۔ اور وشما کو بری طرح گھور رہا تھا۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے کوئین،،، کہ یہ دنیاوی چیزیں مجھے آپ تک پہنچنے سے روک سکتی ،،، ہیں

ٹوفی کے ہونٹ نہیں ہلے تھے مگر ایک غصیلی بھاری گھمبیر آواز ضرور کمرے میں گونجی تھی۔۔۔ٹوفی وشما کے چہرے کے بہت قریب جھکا تھا۔۔

،،،ابھی یہ کنگ مجبور ہے،،،ڈریگن لینڈ کی کوئین کے سامنے اپنی پاورز یوز نہیں کر سکتا" مگر ان کے جانے کے بعد آپ پر پوری طرح دسترس حاصل کرنی ہے،،،، آپ پوری ،،،، طرح اس ٹوفی کی

اس بار یہ آواز گونجی تو ٹوفی کے چھوٹے چھوٹے لبوں پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔۔

آپ کو مجھے خود سے دور اس کمرے سے باہر نہیں پھینکنا چاہیے تھا،،،اس کی آپ کو سزا" ،،،ملے گی

وہ ایک بہت خوبصورت وادی تھی جس میں وشما نے خود کو اس وقت موجود پایا تھا۔۔ ہر طرف رنگ برنگی تتلیاں اڑ رہی تھیں اور وہاں ہر رنگ کا پھول موجود تھا۔۔۔ درختوں کے بڑے بڑے پھولوں پر چھوٹے چھوٹے ہٹ بنے ہوئے تھے۔۔ وہ انھیں دیکھ کر آگے بڑھ رہی تھی جب سامنے سے سیاہ ہڈی پہنے ایک پراسرار سا شخص چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔۔ وشما خوفزدہ ہو کر الٹے قدم لینے لگی۔۔ مگر وہ تیزی سے قریب آ رہا تھا۔۔ وشما کو اس کا چہرہ تو نظر نہیں آیا ہاں مگر اس کے پراسرار عنابی لب ضرور نظر آ رہے تھے۔۔ وہ زیادہ قریب آیا تو وشما ایک چیخ مار کر الٹے پیر بھاگنے کو تھی کہ اچانک اپنی جگہ پر فریز ہو گئی۔۔ وہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔

آ،،،،،،،،ہہ،،،،،اس نے اپنی پوری طاقت پوری جان لگائی۔۔ مگر قدم من من کے بھاری تھے جنھوں نے اٹھے سے انکار کر دیا تھا۔۔ اتنی دیر میں وہ پر اسرار شخص اس کے بے تحاشا قریب چلا آیا۔۔ اپنی پشت پر وشما کو اس کی بھاری سانسوں کی تپش محسوس ہوئی۔۔ وشما کو لگا اس کی کمر جھکا جائے گی۔۔ وہاس نے بڑی بے باکی سے اپنے ہاتھ وشما کے پہلو سے لپٹتے اسے چھوا تھا۔۔ وشما کو اس کی انگلیاں اپنے گداز پہلوؤں میں دھنستی محسوس ہوئیں تو وہ بری طرح جھٹپٹائی مگر ہم نہیں پائی۔۔ اب وہ اسی بے باکی سے اپنے لبوں سے اس کی گردن چھو رہا تھا۔۔ وشما کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے مگر وہ جیسے پتھر کی بن گئی تھی جو بلکل بھی حرکت نہیں کر پا رہی تھی۔۔ اب اس سفاک نے بہت بے دردی سے اپنے دانت جیسے اس کی گردن میں گاڑھ دیئے تھے۔۔ وشما۔ کو لگا اس کا آخری وقت ہے اور وہ خون آشام ویمپائر اس کا خون پی کر اسے مار ڈالے گا۔۔۔

وشما سوتے ہوئے بری طرح جھٹپٹائی تھی۔۔۔ سوتے ہوئے یوں لگا جیسے اس کا دم گھٹ رہا ہو۔۔۔ جیسے بے تحاشا وزن اس کے اوپر آیا ہو۔۔ جیسے کوئی سے بے دردی سے چھو رہا ہو۔۔ جیسے کچھ نوکیلے دانت اس کی گردن میں گڑھے ہوں۔۔ وشما نے اپنا سر ادھر ادھر پٹخا۔۔ اور شیٹ اپنی مٹھیوں میں بری طرح جکڑی۔۔ اس کی بند آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔ وہ بری طرح جھٹپٹا رہی تھی۔۔ مگر سلیپ پیرالائز جیسی دردناک کیفیت میں گھری وہ اپنے پاؤں کی چھوٹی انگلی تک نہیں ہلا پا رہی تھی۔۔ تبھی اس نے گہرا سانس بھرا۔۔ اور خدا سے مدد کی فریاد کی۔۔ تبھی دوسرے گہرے سانس کے ساتھ اس کی آنکھ کھلی اور وہ تڑپ کر اٹھ بیٹھی۔۔ اس کا پورا بدن پسینے میں شرابور تھا۔۔ اپنے پہلو اور گردن پر اب بھی سرسراہٹ سی محسوس ہو رہی تھی۔۔ وشما نے اپنے ماتھے پر آنے والا پسینہ صاف کیا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر اپنے لبوں سے لگایا۔۔

،،،افففف،، کس قدر خوفناک اور بھیانک سلیپ پیرالائز تھا،،، پہلے بھی ہوتا ہے مگر یہ وشمانے دل میں سوچتے زرا سی گردن گھمائی۔۔ اور اگلے ہی لمحے اپنی دلخراش چیخ کا گلا گھونٹنے کو اپنے لبوں پر بے دردی سے ہاتھ جمالیا۔۔ کہ اس کے پہلو میں بڑی شان سے ٹوفی براجمان تھا۔۔

Episode 7.....

وہ باہر سے اندر آیا تو سامنے لان میں ہی جیک اور رنجنا موجود تھے۔۔ وہ چلتے چلتے ان کے قریب چلا آیا۔۔ دونوں نے اس کی جانب دیکھا جس کا موڈ بے حد خراب تھا۔۔

Wahiba fatima.info

کیاہوا ابیل،،، کوئی پریشانی ہے کیا،،، جیک اس کی حالت اچھے سے جانتا تھا مگر جان" بوجھ کر پوچھا۔۔ وہ دو دن سے خواہ مخواہ جلتے توے پر بیٹھا تھا جیسے۔۔

یس ڈیڈ،، سب ٹھیک،،، (ابیل نے کنفیوز ہوتے اپنا ماتھا خواہ مخواہ رب کیا) میں پوچھنا" چاہتا تھا کہ دو دن سے وہ گھر نہیں آئی،،، اس کے ممی پاپا بھی گھر پر نہیں تھے،،، تو کہیں اسے کوئی پرابلم تو نہیں یا وہ بیمار وغیرہ تو نہیں ہو گی،،، ابیل نے انتہائی سنجیدگی سے آج پہلی مرتبہ اتنی طویل بات کی تھی۔۔ جیک نے اسے غور سے دیکھا۔۔ (وہ ہمیشہ سے اس میں یہ تبدیلی چاہتا تھا اور اب جب وہ بدل رہا تھا تو جیک کو صرف اس نازک سی جان (ایلن) کی فکر تھی۔۔) برسوں پہلے جب ابیل اس کی گود میں آیا تھا تو جیک سے جو کہا گیا تھا وہ آج تک جیک کے کانوں میں گونجا کرتا تھا (تمھارا بیٹا ایک جیتا جاگتا مردہ ہو گا،، دعا کرنا وہ وقت جلد آئے جب اس مردے کا پتھر دل پگھل جائے۔ تب ہی وہ اپنا اصل مقام اصل پہچان حاصل کر پائے گا۔۔ لیکن جیسا وہ بنا دیا گیا ہے تقریباً یہ ناممکن

ہے تو دعا کرنا اسے جلد کسی سے پیار ہو جائے۔۔ اور بہت زیادہ ہو جائے۔۔ اسے اس کی اصل کوئین جلد مل جائے جو اس کے بے جان دل کو دھڑکنا سکھا دے۔ جس کے لیے (وہ اپنے دل میں فیلنگ محسوس کرے گا وہی ہو گی اس کی اصل منزل

کس کی بات کر رہے ہو ابیل،،، مجھے سمجھ نہیں آئی،،، جیک نے پھر جان بوجھ کر کہا تو" ابیل ان کی جانب دیکھ کر رہ گیا۔۔

کم آن ڈیڈ،،، ایسے بیہیو مت کریں،،، آپ اچھی طرح جانتے ہیں یہاں کون آتا ہے" اور میں کس کی بات کر رہا ہوں،،، ابیل اب بھی انتہائی سنجیدہ تھا۔۔ جیک مسکرا دیا۔۔

اگر تم ایلن کی بات کر رہے ہو تو میں صبح ہی ملا ہوں اس سے،، وہ ٹھیک ہے بلکل،،، اور" تم سے ہوئے آخری جھگڑے کے بعد اس نے صاف الفاظ میں مجھے کہا ہے کہ وہ میرے

گھمنڈی،، بد اخلاق اور بد مزاج بیٹے کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی،،، تم نے بہت مایوس کیا اسے،، وہ بہت ناراض ہے،،، اسی لئے وہ یہاں نہیں آئے گی،،، میں اور رنجو ہی اسے وہاں مل کر آجایا کریں گے،،، جیک نے اطمینان سے کہا ابیل کا دھواں دھواں چہرہ دیکھا۔۔ (حالانکہ ایلن نے جیک سے ایسا کچھ نہیں کہا تھا بس ان کے گھر آنے سے یہ کہہ کر منع کیا تھا کہ شاید ابیل کو ان کے گھر آنا پسند نہیں اسی لئے وہ اس گھر میں نہیں آئے گا)۔۔ یہ بات سن کر ابیل نے سختی سے اپنے جبڑے بھینچے تھے اور پھر اپنے کمرے میں چلا آیا۔۔ وہ اپنے کمرے میں بے تحاشا بے قراری سے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔۔ اب کی بار وہ ابیل کی ڈانٹ پھٹکار سے شاید کچھ زیادہ ہی دلبرداشتہ ہوئی تھی کہ ابیل دو دن سے اس کی شکل دیکھنے کو ترس گیا تھا۔۔۔ (اس پر متضاد وہ لاکھ کوشش کے باجود دوسری طرح رات کو بھی ان کے گھر نہیں جا پا رہا تھا۔۔) وہ اس کی برداشت آزما رہی تھی۔۔ ابیل نے طیش و اشتعال میں اپنی ڈریسنگ کی ساری چیزیں زمین پر پھینکیں۔۔ جب دل نے پسلیوں سے سر پٹخنا بند نہیں کیا تو۔ آخر کار وہ تیز قدم

اٹھاتا اپنے کمرے سے باہر نکلا۔۔ باہر رنجو اور جیک نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔ جیک کے لبوں پر ایک پر اسرار سی مسکان سجی ہوئی تھی۔۔ ابیل ان سے نگاہیں چراتا گھر سے باہر نکلا۔۔ قدم خود بخود ایک گھر کی جانب چلے اور آخر کار وہ کچھ دیر میں ایک گھر کے فیری دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔۔

وہ ایپرن باندھے کچن میں مصروف اپنے لئے کھانا بنا رہی تھی۔۔ پرپل شرٹ اور وائٹ ٹراؤزر میں رف سا حلیہ تھا۔۔۔ دو دن پہلے جب وہ اس گھر سے آئی تھی تو وہ طے کر چکی تھی کہ زندگی میں پھر کبھی اس خود پسند شخص کی شکل تک نہیں دیکھے گی۔۔ کہ اس نے اپنے بدترین رویے سے اس کے دل میں کھلنے والی محبت کی نازک کونپل کو بری طرح اپنے پیروں تلے کچل ڈالا تھا۔۔ وہ انہماک سے چکن سٹیم بنا رہی تھی جب اس کے

موبائل پر رنگ ہوئی۔۔اس کے بابا ایڈم کی کال تھی۔۔اسی لئے فون یس کر کے کان کو لگایا۔۔

"ہائے پاپا،،، کیسے ہیں آپ،،، سب ٹھیک ہے ناں،،، پھپھو ٹھیک ہیں،،،؟؟ کب واپس آ رہے ہیں آپ لوگ،،،؟؟؟ ایلن نے چھوٹتے ہی ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے۔۔

"ایلن،، ہم بلکل ٹھیک ہیں،،، اور اب میری بات غور سے سنو،،، تمھاری پھپھو بہت بیمار ہیں،،، ان کی آخری خواہش ہے کہ تمھاری شادی ٹائلر سے طے کر دی ہے،،، اسی ،،، لئے تم آج شام چھ بجے کی ٹرین سے برگیون آ رہی ہو،،، اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے ایڈم نے کٹھور پن سے کہا تو ایلن کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا۔۔(لیکن یہی تو وہ چاہتی تھی۔۔اب اگر اپنی تقدیر کا فیصلہ قسمت پر چھوڑ ہی دیا تھا جو کم از کم ماں باپ کو تو خوش

کر ہی سکتی تھی۔۔ ویسے بھی وہ کس کے بل بوتے پر اپنے باپ سے بغاوت کرتی ایک بے حس، ظالم سفاک ایموشن لیس پتھر آدمی سے کیا امیدیں وابستہ رکھتی جو اس کی (شکل دیکھنے کا روادار نہیں تھا

پاپا،،، آپ جیسے کہیں گے میں ویسے ہی کروں گی،،، میں فون رکھتی ہوں،،، مجھے" پیکنگ کرنی ہے ناں،،، میں جلد از جلد آپ اور مما کے پاس آنا چاہتی ہوں،،،، ایلن نے نم آنکھوں سے کہا۔۔ ادھر ایڈم کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔ انھیں لگا نہیں تھا ان کی شادی کے نام سے بھاگنے والی بیٹی ان کی بات اتنی جلدی مان جائے گی۔۔

جیتی رہو میری بچی،،، تم نے میرا دل خوش کر دیا،،، اب جلدی سے ہمارے پاس آ" جاؤ،،،، یہ کہتے ایڈم نے فون رکھ دیا۔۔ ایلن اپنی بے بسی پر پھوٹ پھوٹ کر روئی۔۔ پھر چکن سٹیمر میں لگا کر وہ اپنے کمرے میں پیکنگ کرنے چلی گئی۔۔ اپنی پیکنگ کرنے

تک وہ بے تحاشا روئی تھی۔۔ ابھی ابھی تو دل نے ایک پتھر سے ٹکرا کر جیسے دھڑکنا سیکھا تھا اب تو پہلو میں جیسے ایک خون کا لوتھڑا بے جان ہو چلا تھا۔۔ وہ پیکنگ کر کے من پر پانی کا چھینٹے مار کر کچن میں چلی آئی۔۔ وہ کھانا کھا رہی تھی جب دروازے پر بیل بجی۔۔ ایلن کو حیرت ہوئی۔۔ اس وقت کون تھا۔۔ وہ دیکھنے کے لیے اٹھی۔۔ باہر دروازے تک آئی۔۔ اور بلکل بے دھیانی میں بغیر پوچھے دروازہ کھول دیا۔۔ لیکن پھر بلکل ٹھیک اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ پر ساکت ہوئی تھی۔۔ ایلن کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔۔ وہ وائٹ پینٹ کے اوپر بلوٹی شرٹ پہنے اونچے لمبے سرو قد کے ساتھ انتہائی عجیب طرح سے بغیر پلکیں جھپکائے پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔

ہائے،،،،ویسے تمھیں بغیر پوچھے یوں کسی کے لیے بھی ڈور نہیں کھولنا چاہیے،،،ابیل" نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر سنجیدگی سے کہا تو ایلن کا اپنی بے اختیاری پر بری طرح گڑبڑائی تھی۔۔(ایلن نے دل ہی دل میں خود کو کوسا)

میں نے کی ہول میں سے تمھیں دیکھ لیا تھا،،،اسی لئے ڈور کھولا،،،ایلن نے اب خود کو" پرسکون ظاہر کرتے اطمینان سے جھوٹ بولا۔۔

وہ میں تم سے کہنے آیا تھا کہ،،،ابیل کہتے کہتے رکا۔ایلن اس کی جانب سوالیہ نگاہوں" ،،،سے دیکھے گئی۔۔۔میں کہنے آیا تھا کہ ائم سوری،،،میں تمھارے ساتھ بہت روڈ رہا ائم سو سوری،،،(ایلن نے محسوس کیا تھا کہ یہ الفاظ اس نے بہت مشکل سے ادا کیے تھے۔۔کہ اس سے پہلے شاید اس سٹون مین نے کسی کو سوری بولنے کی توفیق ہرگز نہیں کی ہوگی)۔ایلن تلخی سے مسکرائی۔۔(بہت دیر کی مہرباں آتے آتے)

اٹس اوکے،، کوئی بات نہیں،،، ایلن نے سادگی سے کہا۔۔(یوں بھی اسے تو ایلن کا خون بھی معاف تھا جیسے)

تو اگر معاف کر دیا ہے تو اندر آنے کا نہیں کہو گی،،، ابیل نے اس کے سر پر بم پھوڑا۔ اس کی بات پر ایلن کو حیرت کا جھٹکا سا لگا تھا۔۔

آفکورس،،، اندر آجاؤ،،، ایلن نے پیچھے ہٹ کر اسے اندر آنے کی جگہ دی۔۔تب ایلن نے محسوس کیا تھا کہ اس کے سڑیل لب تو نہیں ہاں مگر شاید آنکھیں مسکرائیں تھیں۔۔

نہیں میں اندر نہیں آؤں گا،،، بس کنفرم کرنا تھا کہ تمھاری ناراضگی دور ہوئی کہ"
نہیں،،، اور اب اگر ناراضگی دور ہو ہی گئی ہے تو تم سے ایک فیور چاہیے تھی،،، کیا میری
،،، تھوڑی سی ہیلپ کرو گی

شیور،،، کیا ہیلپ چاہیے،،، ایلن کے لبوں پر ایک زخمی سی مسکراہٹ تھی۔۔(شاید" جانے سے پہلے وہ اپنی ایک ایسی یاد بنانا چاہتی تھی جس کے سہارے باقی کی زندگی گزار سکے۔۔ ابھی دن کے تقریباً ایک بجے کا وقت تھا اور جانے میں کافی وقت تھا) وہ بظاہر فارمل گفتگو کر رہا تھا مگر ایلن کو وہ نارمل ہو کر بھی نارمل نہیں لگتا تھا۔۔۔

آج مما اور ڈیڈ کی اینورسری ہے تو میں انھیں گفٹ دینا چاہتا ہوں،،، اور ان کے لیے" ایک اچھا سا کیک لانا چاہتا ہوں،،، مجھے اس معاملے میں کوئی معلومات نہیں،،، کیونکہ

میں نے کبھی کسی کو گفٹ دیا ہی نہیں،، تو کیا تم کیک اور گفٹ لینے میں میری ہیلپ کر
،،، سکتی ہو

اوہہہ،،، انکل اور آنٹی کی اینورسری ہے،، میں تو بھول ہی گئی تھی،،، ٹھیک ہے ہم چلتے"
ہیں،، میں اپنی طرف سے بھی گفٹ لے لوں گی،،، ایلن نے مسکرا کر کہا۔۔ وہ اندر
گئی۔۔ اپنی جیکٹ اور لانگ شوز پہنے۔ بیگ اور موبائل اٹھایا اور باہر چلی آئی۔۔ ایلن
نے گھر کو لاک کیا اور اس کے سامنے آئی۔۔

تھینکس فار کمنگ ود می،،، اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔ مگر ایلن کو اب بھی اس کی"
نگاہوں میں ایک مقناطیسی سی چمک نظر آئی تھی۔۔ (وہ اپنے جزبات کا اظہار کیوں
نہیں کرتا تھا کیوں اتنا بے تاثر تھا۔۔؟؟؟ ایلن کے لیے اب بھی یہ ایک مسٹری ہی
تھی۔۔) وہ اس کے ساتھ چل پڑی۔۔ وہ اس کے دائیں جانب اس کے ہمقدم تھا اور

سامنے دیکھ رہا تھا۔۔ مگر ایلن کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ جانے کیسے مگر اسے دیکھ رہا ہے۔۔ ایلن نے اپنا وہم جان کر سر جھٹکا۔۔

جبکہ ابیل نے انتہائی خونخوار نگاہوں سے ایلن کے بائیں جانب چلتے اپنے ہی اس خبیث ہمزاد کو دیکھا جو ایلن کو سر تا پا بڑی فرصت سے دیکھ رہا تھا۔۔ ابیل کی جانب دیکھ کر خباثت سے مسکرایا" آخر رہ نہیں پا رہے ناں اس کے بغیر۔۔ ویسے میں اپنی اور اس کی۔۔۔ اوپس،، میرے کہنے کا مطلب ہے ہماری اور اس کی فرسٹ کس کو لے کر بہت زیادہ ڈسپیریٹ ہوں،، آئی ایم او بسیس وود دس گرل،، او گاڈ،، انداز کافی لوفرانہ تھا۔۔ اس نے ابیل کی جانب دیکھ کر آنکھ ونک کی۔۔ مگر ابیل نے دل جلانے والے انداز میں آسمان کی جانب اشارہ کیا۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے مطلع صاف تھا۔۔ مگر اب آسمان ابر آلود ہونے والا تھا۔۔۔ جیسے ہی سورج گہرے سیاہ بادلوں کی اوٹ میں چھپا۔۔ وہ سایہ ابیل تک آتے آتے ابیل میں مدغم ہو گیا۔۔ ابیل نے سکھ کا سانس لیا۔۔ وہ ابیل کی گاڑی میں

بیٹھے۔۔وہ پہلے ایک گفٹ شاپ آئے۔۔دونوں نے ہی جیک اور رنجنا کے لیے بہت اچھے گفٹ لیے تھے۔۔۔ابیل نے اپنی ماں کے لیے ساڑھی اور ڈیڈ کے لیے خوبصورت واچ کی تھی۔۔ایلن کی چوائس بہت اچھی تھی۔۔وہ جب رنجنا کے لیے ساڑھی سلیکٹ کر رہی تھی تو ابیل کی نگاہیں دنیا پر سجی ایک نیلی ساڑھی پر آکر ٹھہری تھیں۔۔ایلن نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں وہ ساڑھی دیکھی تو ابیل نے وہاں سے اپنی نگاہیں ہٹا لیں۔۔ایلن بھی آئیں بائیں شائیں کرنے لگی کیونکہ وہ ساڑھی کافی بولڈ سٹف کی تھی۔۔۔اس کے بعد وہ ایک بیکری آئے تھے۔۔ایلن نے ایک بہت خوبصورت کیک سلیکٹ کیا تھا۔۔جس پر ایک کیئرنگ کپل کا ڈیزائن بنا ہوا تھا۔۔

ہمیں یہ والا ڈیزائن چاہیے،،، مگر اس میں فلیور وہی ہونے چاہیں جو میں نے بتائیں" ہیں،،،وہ سیل گرل سے بات کر رہی تھی اور بیکری میں آیا ایک لڑکا بڑی فرصت میں ایلن کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔لیکن جیسے ہی اس لڑکے کی نگاہیں ایلن سے پیچھے کھڑے

اس لڑکے پر پڑی تو اسے لگا جیسے اس کی موت سامنے کھڑی ہے۔۔اس لڑکے کو جھرجھری سی محسوس ہوئی وہ وہاں سے فوری کھسک گیا تھا۔۔ایلن اور ابیل اپنا سامان لے کے گاڑی تک آئے۔۔اور پھر واپس چلے آئے۔۔

وہ گھر واپس آئے تھے۔۔

مجھے میرے گھر کے دروازے پر اتار دیں،،، ایلن نے کہا تو ابیل نے پہلو بدلا۔۔۔"

،،،، تم گھر نہیں آو گی،، ؟؟؟ مما اور ڈیڈ کو گفٹ نہیں دینا،،، اور"

Wahiba fatima.info

ارے،،، تم یہ سامان لے کر گھر جاؤ،،، میں تیار ہو کر آ رہی ہوں،،، ایلن نے کہا تو" ابیل نے گہری سانس بھری۔۔

اوکے،،، ایلن گاڑی سے اتر کر اپنے گھر کے اندر غائب ہو گئی۔۔ وہ گھر چلا آیا۔۔ جیک" اور رنجنا اپنے کمرے میں تھے۔۔ ابیل نے لان میں ہی ٹیبل لگایا اور جیک اور رنجنا کو بلانے چلا گیا۔۔ کچھ ہی دیر میں ایلن پنک ٹاپ اور ریڈ سکرٹ میں اداس سی اپنا لگیج گھسیٹتی اس گھر میں داخل ہوئی۔۔ لاونج میں آ کر اپنا لگیج اور بیگ صوفے کے پیچھے ٹیبل پر رکھ دیا۔۔ اور لان میں چلی آئی۔۔ کچھ ہی لمحوں بعد وہ جیک اور رنجنا کے ہمراہ لان میں آیا۔۔ جیک اور رنجو ایلن کو سامنے پا کر اور ٹیبل پر کیک کے اوپر ہیپی اینورسری پڑھ کر خوشگوار حیرت ہوئی۔۔

Wahid Fatima.info

سرپرائز،،ہیپی اینورسری،،، ایلن پرجوش انداز میں کہتے رنجو سے بغلگیر ہوئی۔۔"
جبکہ خود پر مسلسل اٹھنے والی ایک نگاہ اسے بہت زیادہ ڈسٹرب کر رہی تھی۔۔۔ ایلن نے اس کی جانب دیکھا مگر اس نے اب بھی ایلن سے اپنی نگاہ ہٹانا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔ آخر ایلن کو ہی نگاہیں چرانی پڑیں۔۔

"یہ ہمارے لئے اب تک کا خوبصورت ترین سرپرائز تھا میری بچی،،، جیک نے ایلن کا ماتھا چوما۔۔

"نو،،نو،، یہ میرا نہیں آپ کے بیٹے کا پلان تھا،،، ایلن نے کہا تو دونوں میاں بیوی ورطہ حیرت میں غوطہ زن ہوئے۔۔ مگر پھر جیک اور رنجنا نے آگے بڑھ کر کیک کاٹا۔۔ اور باری باری دونوں بچوں کو کھلایا۔۔ ابیل اور ایلن نے انھیں گفٹ دیئے تو وہ مزید خوش ہو گئے۔۔ یہ ان کی زندگی کے قیمتی ترین لمحات تھے۔۔ جیک بے تحاشا خوش تھا۔۔

ابیل کی ایلن کی جانب اٹھتی ہر نگاہ پر رنجنا اور جیک بے تحاشا خوش تھے۔۔ لیکن ایلن آج گم صم سی تھی وہ بار بار ایک حسرت بھری نگاہ اپنے پہلو میں اس شخص پر ڈالتی جو سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے رکھتا تھا۔۔ کہ ایلن کی حسرت اب بھی حسرت ہی رہی اس کو مسکراتے ہوئے دیکھنے کی۔۔۔۔ تھوڑا سا مزید وقت گزارا۔۔۔ کہ باہر گیٹ پر ایک گاڑی کے رکنے کی آواز آئی تھی۔۔

"ارے یہ کیب کس نے بلائی،،،؟؟؟ رنجنا حیران ہوئی تھی۔۔ ایلن جیک اور رنجنا کے سامنے آئی تھی۔۔

"یہ میرے لئے ہے،،، انکل،،، آنٹی،، آپ کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرا،،، میرے مینٹور ہیں آپ دونوں،،، میں آپ دونوں کو کبھی نہیں بھول پاؤں گی،، آپ دونوں ہمیشہ ایسے ہی خوش رہئیے گا،،، مجھے اب اجازت دیجیئے،،، ایلن کے کہنے پر وہ تینوں بری

طرح چونکے تھے۔۔ابیل ٹھٹھک کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔ایلن کی آنکھوں میں نمی جبکہ لبوں پر ایک مدھم مسکراہٹ تھی۔۔وہ مسکراتے ہوئے اندر گئی تھی۔۔ ہینڈ بیگ کندھے پر لٹکائے اپنا لگیج گھسیٹتی پھر سے باہر آئی۔۔جیک اور رنجنا حیرت و صدمے سے دم سادھ گئے۔۔ابیل کی سانس ساکت ہوئی تھی۔۔وہ سانس روکے اس کا ایک ایک عمل دیکھے گیا۔۔

میں برگیون جا رہی ہوں،،،پاپا نے میری شادی طے کر دی ہے،،،پرسوں میری شادی ہے،،،اگر آپ کے اور پاپا کے درمیان خوشگوار تعلقات ہوتے تو آپ کو شادی پر ضرور انوائیٹ کرتی،،،،اب اجازت دیجیئے،،،ایلن کہتی نم آنکھیں لیے رنجنا کے گلے لگ گئی۔۔الفاظ تھے کہ بم دھماکے جو اس نے ان تینوں کے سروں پر پھوڑے تھے۔۔۔رنجنا نے خوفزدہ ہو کر ابیل کا چہرہ دیکھا۔۔جس کی لمحہ بہ لمحہ سیاہ پڑتی آنکھوں سے شعلہ سے نکل رہے تھے۔۔وہ جیک کے گلے لگی لگی۔۔جیک نے ابیل کی جانب

دیکھا جو مٹھیاں بھینچے کھڑا۔۔ اس کے بازوؤں اور کنپٹیوں کی رگیں ایسے ابھری ہوئیں تھیں جیسے ابھی پھٹ پڑیں گی۔۔ ایلن نے اس کی جانب دیکھنے سے پرہیز ہی کیا تھا۔۔

گڈ بائے،،، ایلن اپنا سامان گھسیٹتی اپنے آنسو چھپاتی تیزی سے گیٹ کی جانب بڑھی" تھی۔۔ وہ گیٹ کراس کر گئی۔۔ جلدی سے سامان گاڑی میں رکھا اور گاڑی میں بیٹھ کر اپنی آنکھوں پر سن گلاسز لگا لیے۔۔

ابیل بیہیو،،، جیک ابیل کی کنڈیشن دیکھ کر گھبرایا تھا۔۔ جس کے جسم میں سے اب" شعلے لپکتے باہر آرہے تھے۔۔

ڈیڈ روکیں اسے،،، ابیل لبوں سے نہیں بولا تھا۔۔ اس کی آنکھوں سے نکلتے شعلوں" سے آواز آئی تھی۔۔ باہر گاڑی سٹارٹ ہو کر گاڑی چلانے کی آواز آئی تو تیز طوفانی قسم

کی ہوائیں چلنے لگیں تھیں۔۔ آسمان پر کالے سیاہ بادل ابیل کے سر پر ایک بھنور کی صورت اتنے لگے تھے۔۔

ابیل،،، جیک اس کی جانب بڑھا مگر اس کے منہ سے نکلنے والی ایک بلند و بالا دھاڑ سے" ہر چیز رہا نہس ہونے لگی۔۔ ایک بھونچال سا آیا تھا۔۔ پتے ہوا میں بکھرنے لگے۔۔

،،،، ابیل سٹاپ دس،،،، یہ غم و غصہ یوں نکالنے سے بہتر ہے جاؤ اور روک لو اسے" جیک غصے سے چلایا تھا۔۔ تب یک دم فضا میں بلکل خاموشی چھا گئی۔۔ لیکن یہ خاموشی کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہونے والی تھی۔۔

Wahid Fatima.info

رات وشماٹوفی کو اپنے بیڈ پر دیکھ کر بری طرح خوفزدہ ہوئی تھی۔۔ مگر پھر میرین اس کی چیخ سن کر اس کے کمرے میں آئی تو انھوں نے بتایا کہ دن میں انھوں نے اسے یہاں رکھا تھا۔۔(شما نہیں جانتی تھی کہ یہ الفاظ میرین سے کہلوائے گئے تھے۔۔) ان سب کے لیے اگلا دن بہت زیادہ ہولناک طلوع ہوا تھا۔۔

سیاہ وچ للت اپنی فوج سمیت زمین پر اب اس جگہ موجود تھی جہاں اس کا شکار چھپا بیٹھا تھا۔۔اس نے کنگ کاسپر کو اطلاع دے دی تھی کہ وہ کچھ ہی دیر میں اپنا شکار اس کے پاس لانے والی ہے۔۔

عرازہ لاونج سے لان میں آئی تھی۔۔ آسمان پر کالے سیاہ بادل چھا رہے تھے۔۔ موسم کافی خراب تھا۔۔۔ اسے حد نگاہ خبیث سائے سے بنی بلاؤں کی ایک پوری فوج نظر آ رہی تھی جو اس کے گھر کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔ یہ بلکل خواب جیسا ہولناک منظر

تھا۔۔ مطلب اس کا خواب سچ ہونے والا تھا۔۔ وشما بھی بہت گھبرائی ہوئی تھی۔۔ اور جیٹسن اور میرین بھی خوفزدہ سے اس کے پاس آن کھڑے ہوئے تھے۔۔ صبح سے انھیں گھر کے آس پاس سے عجیب آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور اب تو وہ بھیانک ترین عجیب و غریب مخلوق ان کے گھر کی جانب بڑھتی دکھائی بھی دے رہی تھی۔۔ دو بڑے بڑے سانپ جن کے سر آسمان کو چھو رہے تھے پھن پھیلاتے ان کے گھر کے ارد گرد زمین پر رینگتے بھونک آوازیں نکال رہے تھے۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے ہمارے ساتھ،،،؟؟ کونسی مخلوق ہے یہ،،؟؟؟ اور ہم سے کیا چاہتی ہے،،؟؟؟ میرین کہتے ہوئے رو پڑی۔۔ تب عرزاہ نے بہت اچانک ایک بڑا فیصلہ لیا تھا۔۔

مما،، بابا،،، یہ میرے لئے یہاں آئے ہیں،،، اگر میں ان کو نا ملی تو یہ آپ لوگوں کو مار" ڈالیں گے،،، مجھے ان کے ساتھ جانا ہو گا ابھی،،، میں جلد ہی لوٹ کر آپ لوگوں کے پاس آؤں گی،،، ابھی آپ لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچانے دے سکتی،،، عرازہ بے تحاشا روتے ہوئے تینوں کے گلے سے لگی۔۔

عرزاہ آپ ایسا کچھ نہیں کریں گی،،، یہ محض ایک چھلاوہ ہے،،، آنکھوں کا دھوکا،،وہ") آپ کو ڈرا رہی ہے،،، لیکن آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی،،، لاکٹ میں سے آواز آئی۔۔ "مجھے نہیں مگر میرے ماں باپ اور بہن کو موت کی نیند سلا سکتی ہے،،، عرازہ نے تلخی سے سوچا۔۔ "آپ کا بچنا زیادہ ضروری ہے،،، لاکٹ میں سے پھر آواز آئی۔۔ کیوں،،، آخر کیوں،،، میرے ماں باپ اور بہن کی جانوں کی کوئی قیمت نہیں،،، عرزاہ" (دل میں چیخ اٹھی۔۔

نہیں،، میں تمھیں ایسا کچھ نہیں کرنے دوں گی عرازہ تم میری بیٹی ہو،،، میرین ابھی" بول ہی رہی تھی کہ عرزاہ نے ان سے اپنا آپ چھڑایا اور بھاگ کر گیٹ کے باہر گئی اور گیٹ کو باہر سے لاک کر دیا۔۔ اندر وہ چیختے چلاتے اور آہ بکا کرتے رہے مگر عرازہ نے جیسے کان بند کر لیے تھے۔۔ ایک بڑی بلا کے سر پر بیٹھی وہ مکروہ قہقہے لگانے لگی۔۔

ڈریگن لینڈ کی کوئین تو کافی سمجھدار نکلی،،،، ہاہاہاہاہاہا،،، للت اس کا تمسخر اڑانے لگی۔۔" وہ سانپ عرازہ کی جانب بڑھے تو عرازہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتی زمین بوس ہوئی تھی۔۔ مگر لمحوں میں زمین سے عرازہ سمیت وہ سب غائب ہو گئے تھے۔۔ گھر کے اندر جیٹسن میرین اور وشما بے تحاشا روئے تھے۔۔

کنگ کاسپر اپنی خواب گاہ میں اپنی کھڑکی کے پاس کھڑا باہر کا دلچسپ نظارا دیکھ رہا تھا۔۔ ہر طرف سے چیخ وپکار کی صدائیں گونج رہیں تھیں۔۔ لوگ خون میں نہائے اس سے رحم کی بھیک مانگ رہے تھے۔۔ مگر وہ چہرے پر انتہائی بھیانک، بے رحم سفاک و بربریت سے بھرپور تاثرات سجائے انھیں مسکراتے ہوئے دیکھے جارہا تھا۔۔ اس کے سپاہی کھڑکی کے نیچے محل کے سیاہ پڑ چکے باغ میں بڑے بیہیمانہ طریقے سے اسی کے لوگوں پر بری طرح تشدد کر رہے تھے۔۔ کہ تبھی اس کی خواب گاہ کے دروازے پر دستک ہوئی۔۔ کنگ کاسپر کے اجازت دینے پر ایک مکروہ شکل والا بدہیت سا خدمت گار جھک کر سلام کرتا زرا سا اندر داخل ہوا۔۔

کنگ کاسپر،،، ہماری سازش کامیاب ہوئی،،، کوئین اس وقت دربار میں بلیک میجک پنجرے میں مقید ہیں،،،، اس خدمت گار کے الفاظ نے کاسپر کو خوش کیا تھا۔۔ کنگ کاسپر کے چہرے پر کھل آنے والی فاتحانہ مسکراہٹ کافی گہری ہوگئی تھی۔۔۔

"،،،فائنلی"

کوؤں کی بھیانک قسم کی کائیں کائیں کی آواز پر عرازہ نے غنودگی کے بعد دھیمے سے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں۔۔ آوازیں اس قدر ناگوار بھیانک اور وحشت ناک تھیں کہ عرازہ جلد صدمے، بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا پسینے میں شرابور ہوش کی دنیا میں واپس پلٹ آئی۔۔ سیاہ زمین پر وہ اوندھے منہ لیٹی تھی۔۔ اس کے جسم کا سفید لباس اس وقت سیاہ رنگ میں بدل چکا تھا۔۔ سیاہ بڑا پنجرہ سیاہ کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔۔ جس سے عرازہ کے ارد گرد ایک ناگوار سا اندھیرا تھا۔۔ مگر کائیں کائیں کی کان پھاڑ آواز سے اسے دہشت ناک حقیقت کا ادراک ہوا تو اس کے اوسان خطا ہو گئے۔۔

نہیں،، نہیں،،، نہیں،،، عرازہ،،،، پلیز،،، آنکھیں کھولو،،،، یہ ایک بھیانک خواب" کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا،،، عرازہ آنکھیں کھولو،،،، اٹھو،،، جاگو،،، عرازہ پلیززز،،،،،، عرزاہ نے خود کو اس بھیانک خواب سے جگانے کی کوشش کرتے بے تحاشا روتے ہوئے اپنے چہرے پر زور زور سے تھپڑ مارے۔۔ مگر دفعتاً اس کی جانب بڑھتی بھاری قدموں کی دھمک و آہٹ سے وہ خوف و وحشت سے لٹھے کی مانند سفید پڑ گئی۔۔۔

اس کا دل سیاہ پڑ چکا تھا۔۔ اسی لئے وہ اتنا ظالم اور سفاک تھا۔۔ یہ کوفت بھرا انتظار کروانے کے جرم کی پاداش میں کنگ کاسپر اس نازک جان پر ظلم و بربریت کی ایک

انوکھی اور الگ داستان رقم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔ کنگ کاسپر کو اپنے خاندان کے بچے ہوئے اس اکلوتے وجود سے بے تحاشا نفرت تھی۔۔ اگر اس کے آقا کا حکم نا ہوتا تو وہ اسے بھی کب کا موت کے گھاٹ اتار چکا ہوتا۔۔ اپنی پوری زندگی میں کنگ کاسپر نے اور کیا ہی کیا تھا سوائے اسے ڈھونڈنے کے جس کی وجہ سے وہ اپنے مقصد کے حصول کے بہت قریب تھا اور اب جبکہ وہ مل چکی تھی تو اسے ایسی تکلیف سے دوچار کرنے کا ارادہ تھا کہ اس کی روح تک کانپ جائے۔۔ اسی لئے اس نے اپنے درباریوں کو لوہے کی سلاخیں گرم کرنے کو کہا تھا تاکہ وہ ان سے اس کا وہ نازک بدن داغ ڈالے۔ وہ یہی ارادے لیے اپنی خواب گاہ سے باہر نکلا تھا۔۔ محل کے سیاہ پڑے دربار میں آیا تو شیطانی دربار کے بیچ و بیچ ایک بڑا بلیک میجک کا وہ پنجرا پڑا تھا جسے سیاہ ہی کپڑے سے ڈھانپا گیا تھا۔۔ کوؤں کی کان پھاڑ کائیں کائیں پورے دربار میں گونج رہی تھی۔۔ وہ ایک استہزایہ سی مسکراہٹ اور بھاری قدموں کی دھمک کے ساتھ اس پنجرے تک آیا۔۔ کنگ کاسپر نے ہاتھ کے اشارے وہ سیاہ کپڑا ہٹایا تھا۔۔ ایک وجود کی پشت نظر آئی۔۔ جو تڑپتے

ہوئے اس سے دور کھسکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ کھلے بالوں کی سرخ آبشار تھی جو اس کی کمر اور زمین پر پھیلی ہوئی تھی۔۔ کنگ کاسپر نے لپک کر اسے اس کے بالوں سے دبوچ کر زمین سے اٹھایا تھا۔۔

خوف و دہشت سے عرزاہ کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو چکا تھا۔۔ وہ اس پتھریلی زمین پر اوندھی لیٹی بے تحاشا روتی ہوئی ان قدموں کی وحشت ناک آواز کے مخالف سمت رینگنے لگی۔۔ مگر تبھی اپنے بال جیسے ایک آدم خور جانور کے پنجے میں جکڑے محسوس ہوئے تو عرازہ کے حلق سے ایک چیخ بر آمد ہوئی۔۔ کنگ کاسپر نے اسے بالوں سے دبوچ کر ہی اس کا چہرہ موڑ کر اسے اپنے روبرو کیا تھا۔۔ اب ایک بہت نازک سا وجود بلکل اس کے روبرو اس کے بہت قریب جیسے زلزلوں کی زد میں تھا۔۔ عرازہ کا چہرہ اس

حیوان کے چہرے کے بہت قریب تھا۔۔ عرازہ کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔ کنگ کاسپر کے پورے بدن میں ایک سپارک سا ہوا تھا۔۔ ان دونوں کے سینوں پر موجود وہ ٹیٹو جگمگائے۔۔ ان کی رنگز سے نکلنے والی روشنی نے پورے دربار کو روشن کر دیا تھا۔۔ کنگ کاسپر اپنی پوری جزویات سمیت اب اس کی جانب متوجہ تھا جو اس کے بہت قریب کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔ گلابی چہرے پر خوف و دہشت کے تاثرات تھے۔۔ رنگین سی سرخ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھی۔۔ چھوٹی سی ناک سرخ ہو چکی تھی۔۔ گلاب کی پنکھڑیوں سے سرخ لب بری طرح کپکپا رہے تھے۔۔ کنگ کاسپر کے اسے چھونے سے پتھریلی زمین ہری بھری ہونے لگی۔۔ دربار میں مرجھائے پھول تیزی سے کھلنے لگے۔۔ عرزاہ کے بدن سے جلنے والے ٹمٹماتے جگنو پورے دربار کی بے جان چیزوں میں جیسے ایک نئی روح پھونکنے لگے۔۔ کنگ کاسپر اپنی جگہ پر پتھر ہو چکا تھا جیسے۔۔ وہ کئی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا۔۔ پھر یک دم سر جھٹکا۔۔ اور اسے کسی اچھوت کی طرح خود سے دور پھینکا۔۔ وہ مکروہ شکل کے غلام

جنھیں جادوئی دہکتی سلاخیں لانے کو کہا تھا وہ ہاتھوں میں وہ سلاخیں لئے کنگ کاسپر کے اگلے حکم کے منتظر تھے۔۔ عرزاہ ان خون آشام بلاؤں کے درمیان پھنسی ان سلاخوں کو دیکھ اب بے بسی سے بے تحاشا آنسو بہاتی پیچھے کی جانب کھسکنے لگی تھی۔۔ کنگ کاسپر نے ایک قہربار نگاہ اس وجود پر ڈالی کہ وہ بھول گیا تھا کہ وہ کیا کرنے آیا تھا یہاں۔۔

کیا حکم ہے میرے آقا،،، وہ غلام سلاخیں لئے آگے بڑھنے لگے۔۔ کنگ کاسپر مشتعل" سا ان پریوں کی جانب مڑا جو کونے میں ایک جانب کھڑیں خوف سے تھر تھر کانپ رہیں تھیں۔۔

کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو،،، لے جاؤ اسے اور لے جا کر میری خواب گاہ میں" پھینک دو،،، کنگ کاسپر حلق کے بل دھاڑا۔۔

Episode 8....

عرازہ ڈر و خوف کی شدت سے بری طرح لرز رہی تھی۔۔ وہ حیوان دور کھڑا اسے گھور رہا تھا۔۔ کیونکہ اس وقت اس جگہ موجود وو کالے سائے عرازہ کے سر پر اڑنے لگے تھے۔۔ اور سب جن اس پر عاشق ہونے لگے تھے۔۔ سائیڈ پر کھڑی وہ پریاں کنگ کاسپر کے حکم پر اسے بازوؤں سے جکڑ کر وہاں سے لے گئیں۔۔ عرازہ نے بہت مزاحمت کی۔۔

،،، تم لوگ،،، چھوڑو مجھے،،، کہاں لے جا رہی ہو،، مجھے نہیں جانا تم لوگوں کے ساتھ" مجھے گھر جانا ہے،،، چھوڑ دو مجھے،،،، وہ چلائے گئی۔۔ مگر وہ اسے ایک راہ داری سے ایک بڑی خواب گاہ کی جانب لے کر آئیں تھیں۔۔ دروازا کھول کر اسے اس خواب گاہ میں لا

کر وہاں کمرے کے درمیان موجود مشکیں بستر پر بٹھا دیا۔۔ وہ اسے یہاں لا کر پل بھر میں غائب ہو گئیں تھیں۔۔ عرازہ نے اٹھ کر باہر بھاگنا چاہا۔۔ مگر ایک سن دیکھی طاقت تھی جو اسے پھر سے اس مسہری پر پھینک دیتی۔۔

جشن کی تیاری کرو،،، کنگ کاسپر کے اعلان پر پورے محل میں شیطانی چیلوں کی چیخ" وپکار دیکھنے لائق تھی۔۔ تبھی وہاں چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ سجائے للت چلی آئی تھی۔۔

پہلی فتح مبارک ہو میرے کنگ،،، وہ کہتے ہوئے کاسپر کے گلے سے لگی۔۔ کنگ کاسپر کھل کر مسکرایا۔۔

چلو شاہی باغ میں چلتے ہیں،،، کنگ کاسپر اس کا ہاتھ تھامے ایک مسرور کن مسکراہٹ"
لیے شاہی باغ میں چلا آیا۔۔ للت اس وقت سیاہ لباس میں تھی۔۔ اور اس کی آنکھوں
کی پتلیاں بلکل سفید پڑ چکیں تھیں۔۔۔ اس کی شکل انتہائی مکرہ اور ڈراؤنی لگتی تھی۔۔
جنگ کاسپر نے اپنے پہلو میں بیٹھی اس و۔ کو بغور دیکھا۔۔ اور پھر بہت اچانک ایک اور
چہرہ اس کی آنکھوں کے پردے پر لہرایا۔۔

کیا دیکھ رہے ہیں میرے کنگ،،، للت گہرا مسکرائی تھی۔۔"

کچھ خاص نہیں،،، کاسپر نے سر جھٹکا۔۔"

عرازہ نے بلک بلک کر روتے انتہائی نفرت سے اپنے چاروں اور دیکھا۔۔ یہ اس حیوان کی خواب گاہ تھی جہاں اسے لا کر پھینکا گیا تھا۔۔ اور اس وقت اس غلیظ جگہ کا ایک حصہ بن کر عرازہ کو اپنے ہی وجود سے انتہائی نفرت اور کرائیت محسوس ہو رہی تھی۔۔ عرازہ نے اس مخملیں بستر کو اپنے ناخنوں سے بری طرح کھروچا۔۔ یہ محل جانا پہچانا تھا۔۔ مگر اس سے کڑی یادیں انتہائی تلخ اور روح کو چھلنی کرنے والی تھیں۔۔ اس کی ایک ایک دیوار جانی پہچانی تھی۔۔ مگر اب اس محل پر اب منحوس کالے سائے راج کرتے تھے۔۔ عرازہ اپنی بے بسی پر بے تحاشا آنسو بہا رہی تھی کہ ایک مرتبہ پھر لاکٹ میں سے ایک مہربان آواز سنائی دی۔۔

کوئین عرازہ،،، دیکھیں اپنی طرف،،، پہچانیں خود کو،،، آپ کمزور نہیں ہیں جو یوں" خوفزدہ یا بے بس ہوں،،، آپ کا آنسو بہانا عجیب ہے،، آپ انسانی دنیا میں رہ کر انسانوں

کے بیچ پلی ہیں تو آپ کو شاید ابھی اپنی طاقت کا اندازہ نہیں،،، آپ ڈریگن لینڈ کی کوئین ہیں،،، آپ کی مرضی کے بغیر یہاں کا ایک پتہ تک نہیں ہل سکتا تو اس شیطان کا آپ کو بے بس کرنا تو بہت دور کی بات ہے،،، پہلی بات وہ آپ کی مرضی کے بغیر آپ کے قریب نہیں آسکتا،،، دوسری بات اس کے آقا کو ڈریگن لینڈ کے کنگ اور کوئین کی محبت کی نشانی چاہیے،،، نفرت کی نہیں،،، تو جب تک آپ کی مرضی شامل نا ہو آپ کی ،،،، اولاد بھی ان کے کسی کام کی نہیں،،، آپ سمجھ رہی ہیں ناں ہماری بات

اس آواز سے عرازہ کے دل کو واقعی اس گھپ اندھیر نگری میں ایک ہلکی سی روشنی کی کرن نظر آئی تو عرازہ نے اپنے آنسو پونچھ ڈالے۔۔

کوئین عرازہ دیکھیں اس محل کی طرف جس کی درودیوار سے آپ کو اپنے خاندان"
کے خون کی بو نہیں آرہی،،، اپنے خاندان کو یاد کریں،،، جن کو اس قدر بے دردی سے
،،،، قتل کیا گیا کہ ان کی چیخیں کیا آپ کو ابھی بھی سنائی نہیں دے رہیں

عرازہ نے پہلو بدلا۔۔ ایک نفرت غم وغصے اور طیش واشتعال کی لہر پورے بدن میں
دوڑ گئی تھی۔۔

اب زرا کھڑکی کے پاس جا کر باہر کا نظارہ دیکھیں،،، ڈریگن لینڈ کے اپنے لوگوں کی"
،،، حالت دیکھیں

اس آواز پر عرازہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں اٹھی بڑی بے خوف ہو کر اس کھڑکی تک
گئی تو سامنے کا نظارا دیکھ پیروں تلے سے زمین سرک گئی تھی۔۔ وہ ڈریگن لینڈ کا شاہی

باغ تھا۔۔ جہاں ایک تخت پر وہ بڑے غرور و تمکنت سے براجمان تھا۔۔ اس کے پہلو میں وہ خبیث چڑیل بیٹھی تھی جو اسے بے دریغ چوم رہی تھی۔۔ باغ کے بیچ و بیچ ایک بڑا آگ کا الاؤ دہک رہا تھا۔۔ جس کے ارد گرد ڈریگن لینڈ کے لوگوں کو گلوں میں طوق ڈال کر ان شیطانوں کے مکروہ جشن میں شامل ہونے پر مجبور کیا جا رہا تھا۔۔ لوگ چیختے چلاتے اس سے رحم کی بھیک مانگ رہے تھے مگر اس کے مغرور چہرے پر ایک سفاک اور فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔۔

"دیکھیں ان مظلوم اور بے بس لوگوں کو جن کی آخری امید آپ ہیں،،، اور کیا ان شیطانوں سے آپ کو اپنے خاندان کا بدلا نہیں لینا ہے،،،"

عرازہ کو پھر سے آواز آئی۔۔ عرازہ نے کرائیت و نفرت سے وہ نظارا دیکھا۔۔ تبھی نیچے بیٹھے کنگ کاسپر کی نگاہ کھڑکی میں کھڑی اس اپسرا پر اٹھی تھی۔۔ کنگ کاسپر نے انتہائی

نفرت سے اسے خود کو دیکھتے پایا تو انتہائی خباثت سے اس کی جانب دیکھ کر آنکھ ونک کی۔۔ اور ہاتھ میں پکڑے جام کا گلاس لبوں سے لگالیا۔۔ اس اثناء میں للت کی بھی نظر اس پر پڑی تھی۔۔ للت کے دل میں حسد و کینہ کا ایک طوفان اٹھا۔۔ اسے مسئلہ یہ تھا کہ اسے انداز نہیں تھا کہ وہ چیونٹی اس قدر خوبصورت ہو گی کہ ڈریگن لینڈ کے کالے سائے بھی اس پر عاشق ہونے لگے تھے۔۔ اور یہ ہونا نہیں چاہیے تھا۔۔ للت نے کنگ کاسپر کی جانب دیکھا جو طنزیہ مسکراتا اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

تبھی عرازہ نفرت سے رخ موڑتے ہوئے کھڑکی سے پیچھے ہٹی تھی۔۔ عرازہ کی رگوں میں جیسے کسی نے جینے کی نئی امنگ بھر دی تھی۔۔ زندگی بامقصد ہو گئی تھی۔۔ اب اسے پتہ تھا اسے کیا کرنا تھا۔۔ وہ چاہے ان دشمنوں کا ناہر اپاتی مگر یہ طے ضرور کر چکی تھی کہ انھیں ان کے ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گی۔۔

ادھر کاسپر اس کی جرات وہمت پر عش عش کر اٹھا جو نفرت سے اس سے رخ موڑ کر گئی تھی۔۔

لگتا ہے اس کی اکڑ توڑنے کا وقت ہو گیا ہے،،، کنگ کاسپر دانت پیستا اپنی جگہ سے اٹھا" تھا۔۔ للت بے چین ہوئی۔۔ (اس بے رحم کنگ نے اب تو ایک مرتبہ بھی نہیں کہا تھا کہ اسے مجبوراً یہ کرنا پڑے گا جس سے اسے گھن اور کرائیت محسوس ہوتی ہے۔۔ یا وہ یہ سب نہیں کرنا چاہتا۔۔ وہ اس سے نفرت کرتا ہے تو اس سے گھن کیوں نہیں کھا رہا تھا)۔۔ مگر للت کچھ بھی نہیں کہہ پائی۔۔ (یہ گستاخی کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔) کنگ کاسپر پل بھر میں وہاں سے غائب ہوا تھا اور اگلے ہی لمحے اپنی خواب گاہ کے باہر تھا۔۔

کاسپر کے ہاتھ کے اشارے سے وہ جادوئی دروازا کھلا تھا۔۔ اور وہ خواب گاہ میں داخل ہوا۔۔ کنگ کاسپر نے سر تا پیر اسے دیکھا جو اس وقت سرخ لباس میں ہوش ربا سراپا لئے سامنے کھڑی نفرت سے اسے گھور رہی تھی۔۔ اس کے پاس اتنا حسن کیوں تھا کہ وہ کسی کے بھی حواس مختلف کر سکتی تھی۔۔ مگر اس وقت سامنے بھی مردہ دل سفاک قاتل کنگ کاسپر تھا جسے کسی چیز سے جیسے فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔۔ وہ قدم قدم چلتا اس کی جانب بڑھ رہا تھا مگر حیرت انگیز طور پر نا وہ خوفزدہ ہو رہی تھی نا گھبرا رہی تھی مگر اسے قہر آلود نگاہوں سے گھورتی لاشعوری طور پر اپنے قدم پیچھے ضرور لے رہی تھی۔۔

تمھاری آنکھوں میں مجھے خوف و ہراس زیادہ اچھا لگ رہا تھا،،، اس جرات پر تمھیں ،،،، اندازہ نہیں ہے تمھیں کتنی تکلیف پہنچ سکتی ہے "کوئین عرازہ

کنگ کاسپر نے انتہائی حقارت سے کہا تھا۔۔ مگر عرازہ اب واقعی بلکل بھی خوفزدہ نہیں ہو رہی تھی۔۔(بلکہ ایک نفرت و انتقام کا بھانبھڑ تھا جو سینے میں جل اٹھا تھا) وہ پیچھے ہٹی مگر اپنے پیچھے دیوار اس کی راہ میں حائل ہوئی تو اسے رک جانا پڑا۔۔ وہ حیوان چلتا ہوا اس سے ایک قدم کے فاصلے پر آن رکا تھا۔۔

،،،میری کوئین للت میر ادل بہلانے کو انسانی زمین سے ایک معمولی سا تحفہ لائی ہے" جو لگتا ہے ایک رات سے زیادہ چل نہیں پائے گا اسی لئے میرے کسی کام کا نہیں،،، اسی ہتک آمیز لہجے میں غلیظ ترین الفاظ ادا کرتے کاسپر نے عرازہ کے گال کو چھونا چاہا۔۔
عرازہ کے سینے میں ایک اشتعال کا طوفان سا اٹھا تھا۔۔ اسی لئے عرازہ نے حلق کے بل چیختے اپنی پوری طاقت سے اس کے سینے پر ہاتھ مارتے اسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کی اور حیرت انگیز طور پر عرازہ کے ہاتھ سے نکلنے والے بجلی کے کوندے اس قدر زوردار تھے کہ کاسپر کو کئی فٹ دور اچھال کر سامنے والی دیوار سے پٹخ گئے تھے۔۔

عرازہ اسے نفرت سے دیکھے گئی۔۔ وہ زمین پر اوندھے منہ لیٹا زور زور سے قہقہے لگانے لگا۔۔ وہ پاگلوں کی طرح قہقہے لگاتا اپنے پھٹنے ہونٹ سے سیاہ خون کی بوند صاف کرتا زمین سے اٹھا تھا۔۔

بہت اچھا تھا،،، مگر جانتی ہو شکار جتنا پھڑ پھڑائے اسے دبوچ لینے میں اتنا ہی مزا آتا ہے،،، کنگ کاسپر نے پھر سے آنکھ ونک کرتے خباثت سے کہا۔۔ اور اگلے ہی لمحے وہ عرازہ کے بے حد قریب اس کی کلائی دبوچ چکا تھا۔۔ عرازہ اس کے وحشی سے لمس سے پل بھر کو خوفزدہ ہوئی تھی۔۔

عرازہ اس سے نفرت کا اظہار کریں،،، عرازہ کو اپنے اندر سے آواز سنائی دی۔۔

،،، مجھے چھونے کی ہمت بھی مت کرنا حیوان کہیں کے ،، نفرت کرتی ہوں میں تم سے "
،،،، شدید نفرت ،،، نہیں ڈرتی میں تم سے ،،، کچھ نہیں بگاڑ سکتے تم میرا ،،، چھوڑو مجھے
عرازہ بری طرح پھڑ پھڑائی اور اپنے دوسرے ہاتھ سے ایک مرتبہ پھر اس پر وار کیا۔۔
اب کی بار کاسپر کو پھر سے وہ بجلی کا کوندا عرازہ سے دو تین قدم پیچھے دھکیل گیا تھا۔۔ مگر
اب کی بار اس کے لبوں سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی اور چہرے پر انتہائی سرد اور
وحشیانہ سے تاثرات ظاہر ہوئے۔۔ وہ اپنی جگہ سے غائب ہو گیا تو عرازہ کے چہرے پر
ہوائیاں اڑ گئیں۔۔۔ اس نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا کہ دفعتاً وہ اس کی پشت پر آن
ٹھہرا۔۔ ایک پراسرار سی مسکراہٹ سے اس نے پیچھے سے عرازہ کو کلائیوں سے دبوچا
تھا۔۔ عرازہ کے منہ سے ایک دلدوز سی چیخ بر آمد ہوئی۔۔ کاسپر نے اسے مخملیں بستر پر
دھکیلا تھا۔۔ وہ ایک جھٹکے سے اس نرم مسہری پر گری تھی۔۔ عرازہ چیختے سسکیاں
بھرتے تیزی سے سیدھی ہوئی تو وہ حیوان پھر سے غائب تھا۔۔ عرازہ اب اس صورت
حال میں پھنسی پوری طرح پسینے میں شرابور ہو چکی تھی۔۔ وہ بستر پر خوف سے کانپتی

ادھر ادھر دیکھتی پیچھے کی جانب کھسکنے لگی۔۔جب پھر وہ اچانک ظاہر ہوا اور عرازہ کے اوپر جھکتے اس کی کلائیاں دبوچ کر ایک ہاتھ سے اس کے سر کے اوپر تکیے پر لاک کر دیں۔۔اب وہ عرازہ کے بے حد قریب اس کے اوپر جھکا ہوا تھا کہ اس کی گرم سانسوں کی تپش عرازہ کو اپنے چہرے پر محسوس ہوئی۔۔اب اس کے چہرے پر پھر ایک استہزایہ اور فاتحانہ سی مسکراہٹ تھی۔۔

چھوڑو مجھے،،، عرازہ اس کی گرفت میں پھڑپھڑاتی چیخ اٹھی۔۔"

تمھیں لگتا ہے یہ تمھارے معمولی سے جھٹکے میرا کچھ بگاڑ سکتے ہیں،،، یا مجھے میرے ارادوں سے باز رکھ سکتے ہیں،،، کاسپر نے دوسرے ہاتھ سے اس کا جبڑا دبوچا تھا۔۔
،،، لیکن تمھیں اندازہ نہیں اس مزاحمت پر میں تمھارے کتنے ٹکڑے کر سکتا ہوں"
اسی لئے کوئین کی عافیت اسی میں ہے کہ چپ چاپ میری بات مان لے،،،، کاسپر نے

دانت پیس کر اسے خوفزدہ کرنا چاہا۔۔ عرازہ سسک سسک کر روئی مگر مسلسل نفی میں سر ہلاتی رہی۔۔

"قاتل، حیوان تمھاری بات ماننے سے بہتر ہے میں موت کو گلے لگالوں،،، مار ڈالو مجھے بھی کر دو میرے ٹکڑے،،، نہیں تو تمھاری موت میرے ہاتھوں لکھی ہے،،، مار ڈالوں گی میں تمھیں،،،، عرازہ بھیگی آنکھوں لرزتے لبوں سے چلائے گئی۔۔ اور وہ بغور بے حد قریب سے اسے دیکھے گیا۔۔۔ اس کے الفاظ پر کاسپر کے لبوں پر طنزیہ سی مسکراہٹ تھی۔۔ نادانستہ ہی کاسپر کی گرفت اس کے ہاتھوں سے ڈھیلی پڑی۔۔ عرازہ نے اپنی پوری طاقت لگائی اور اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑاتے اسے پھر سے خود سے دور دھکا دیا۔۔ بجلی کے ایک اور وار نے کاسپر کو بیڈ سے نیچے پھینکا۔۔ کاسپر کے پھر لبوں سے وہ مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔ وہ بہت جارحانہ تیور لیے عرازہ کی جانب لپکا۔۔ جو تب تک اس غلیظ بستر سے نیچے اتر چکی تھی۔۔ وہ قریب آیا تو عرازہ نے اپنے ہاتھ اس پر وار

کرنا چاہا مگر کاسپر نے اس کی وہی دائیں ہاتھ کی کلائی اپنے ہاتھ میں دبوچ کر اس زور سے مروڑی کے عرازہ کی چیخیں پورے محل میں گونجیں تھیں۔۔اس کی دردناک چیخ پر کاسپر نے بے اختیار اس کی کلائی چھوڑ دی تھی۔۔ عرازہ اپنا بازو پکڑے بری طرح تڑپنے لگی۔۔ کیونکہ اس سفاک کنگ نے اس کی کلائی کی ہڈی چٹخادی تھی۔۔ عرازہ درد کی شدت برداشت نا کرتے ہوش وخرد سے بیگانہ ہو کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔ کنگ کاسپر جس نے اب تک کی زندگی میں ایسی کسی صورت حال کا سامنا نا کیا تھا لب بھینچے اس چھوٹے سے وجود کو زمین پر بے آدھ پڑے دیکھا۔۔

للت،،، کنگ کاسپر نے آخر حلق کے بل چلا کر اسے ہی بلایا تھا۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ" کمرے میں موجود تھی۔۔

،،،،اسے کیا ہوا"

شاہی وید کو بلاؤ،،، میرے مقصد کی تکمیل سے پہلے میں اسے مرنے نہیں دے
سکتا،،، کاسپر سرد سپاٹ چہرہ لیے اس کی جانب بڑھا۔۔ اسے فرش سے اٹھایا۔۔ للت
وید کو بلانے باہر نکلی۔۔ تب اس نے اپنے بازوؤں میں موجود اس وجود کو دیکھا۔۔ جسے
چھونے سے ایک مرتبہ پھر ان کے سینوں پر موجود ٹیٹو جگمگائے تھے۔۔ کاسپر کو اپنی
زندگی میں اب تک اس بات کا بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ کسی بھی وجود سے اس کا اتنا
گہرا تعلق بھی ہو سکتا ہے کہ اسے تکلیف پہچانے پر مسلسل اسے خود بھی اپنے وجود میں
تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔۔ لیکن وہ یہ بات خود پر بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ ابھی
کچھ دیر پہلے اسے اپنے بازو میں بے تحاشا تکلیف محسوس ہوئی تھی۔۔ کاسپر نے اسے بستر
پر لٹایا تو بغور اس کی جانب دیکھے گیا۔۔ وہ یوں جھٹپٹاتی ہوئی مزید حسین لگتی تھی۔۔ اور
اب تو اس کا بے تحاشا حسین چہرہ بیہوشی میں مزید معصوم لگ رہا تھا۔۔ کاسپر کی نظر اس
کے ٹیٹو پر آن ٹھہری۔۔ جو ملگجے اندھیرے میں جگمگا رہا تھا۔۔ تبھی آہٹ پر وہ اس

حیرانگی سے نکلتا ایک مرتبہ پھر اپنے خول میں سمٹ گیا۔۔للت کے پیغام پر اگلے ہی پل شاہی وید کنگ کاسپر کے کمرے میں حاظر تھی۔۔شاہی وید نے عرازہ کا معائنہ کیا۔۔

،،،کیا ہوا ہے اسے"

بازو کی ہڈی چیخ گئی ہے آقا،،، جس کے درد کی شدت برداشت نا کرتے کوئین بیہوش ہو" ،،،گئی ہیں،،،میں نے جادوئی لیپ لگا دیا ہے بازو پر،،،بازو ٹھیک ہو گیا ہے

یہ اتنی نازک کیوں ہے،،،کاسپر کہتے جھنجھلایا۔۔وہ مسلسل اسے ہی دیکھے گیا جس کے" بالوں کی سرخ آبشار بیڈ پر پھیلی ہوئی تھی۔۔۔للت کی آنکھوں میں بھی سوال تھے۔۔ ڈریگن لینڈ کی کوئین کی اتنی نازکی انھیں ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔

Wajiha Fatima.info

ان کی روح ڈریگن لینڈ کی کوئین کی ہے،، مگر انسانی بطن سے پیدا ہونے کی وجہ سے ان کا جسم انسانی ہے،،، انسانوں کی طرح نرم و نازک،،، جو کوئی جادوئی وار، سختی یا کسی قسم کا ،،، تشدد برداشت نہیں کر سکتا،،، یہی وجہ ہے کہ یہ بہت زیادہ نرم نازک اور حساس ہیں شاہی ویدنے کاسپر کو خوفزدہ ہوتے تفصیل بتائی۔۔(کیا پتہ کونسی بات پر سفاک کنگ کا موڈ بگڑ جائے)" ویسے کوئین بلکل ٹھیک ہیں،،، ابھی کچھ دیر تک ہوش بھی آجائے گا،،، ویدنے بتایا۔۔

تخلیہ ،،،، کاسپر کے کہنے پر وید فوراً کنگ کی خواب گاہ سے باہر چلی گئی۔۔ کاسپر وہی بے جان سرد سے تاثر لیے کھڑکی پر آن کھڑا ہوا۔۔ للت اس کے پیچھے اس کے قریب آئی اور اس کی پشت سے لپٹ گئی۔۔

غصہ مت کریں کنگ کاسپر،،، اگر آپ کی یہ خواہش ادھوری ہے تو اسے میں پورا کر دیتی ہوں،،، للت نے سکون سے کہا۔۔

نہیں،، مجھ فی الحال کچھ نہیں چاہیے،،، تم جا سکتی ہو،،، کاسپر نے اسے فوراً خود سے دور کیا۔۔ للت اس کی جانب دیکھے گئی۔۔ جو مسلسل باہر شاہی باغ کی جانب گھورے جا رہا تھا۔۔

اس کا کیا کرنا ہے،،، للت نے نفرت سے کنگ کاسپر کی خواب گاہ میں بڑی شان سے ایستادہ اس پری پیکر نازک وجود کو گھورا۔۔ (سچ تو یہ تھا کہ اس کی بے دریغ خوبصورتی للت کی جان کا آزار بن گئی تھی وہ جب سے یہاں آئی تھی ہر کوئی حتی کہ وہ سیاہ سائے تک اس کی جانب متوجہ ہوتے اس پر عاشق ہو رہے تھے۔۔ اس پر متضاد وہ کنگ جو اپنی خواب گاہ میں غیر متعلقہ ایک تنکا بھی برداشت نہیں کرتا تھا آج ایک پورے کے

پورے وجود کی اس کی خواب گاہ میں موجودگی سے اسے آخر فرق کیوں نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔وہ اسے اٹھا کر خواب گاہ سے باہر کیوں نہیں پھینک رہا تھا آخر؟؟

وہ میں دیکھ لوں گا،،، تم جاؤ للت مجھے آرام کرنا ہے،،،، کنگ کاسپر کے حکم پر للت" خواب گاہ سے باہر نکل گئی۔۔تو وہ ادھر محل کی بالکونی میں ہی ایک پھول پر نیم دراز ہو گیا۔۔

وہ ٹرین میں بیٹھی بے تحاشا آنسو بہا رہی تھی۔۔ان چند دنوں میں ہی دل نے خون کے آنسو رلا دیا تھا۔۔لاکھ دامن بچانے پر بھی اپنے قیمتی جزبات اور احساسات ایک بے مہر شخص پر لٹا بیٹھی تھی جس کو ایلن کے ہونے یا نا ہونے سے جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا

تھا تو نقصان تو اٹھانا تھا ناں۔۔۔ ایلن چونکی تھی۔۔ سر اٹھا کر اوپر دیکھا اور ادھر ادھر کا جائزہ لیا تو اپنی بے وقوفی پر وہ سر تا پیر خوف و وحشت سے سفید پڑ گئی تھی۔۔ غائب دماغی کے عالم میں یہ تو سوچا ہی نہیں کہ وہ ٹرین کے کیبن میں بلکل اکیلی تھی۔۔ اور اب وہاں موجود تین اوباش سے ٹین ایج لڑکے اسے انتہائی غلیظ نگاہوں سے گھور رہے تھے۔۔

او گاڈ ہیلپ می پلیز،،،، ایلن دہل گئی تھی۔۔ مگر جانے کیسے۔ شاید ان لڑکوں نے اسے " ڈاٹ بیہوشی کا مارا تھا تبھی زمین آسمان اس کی نگاہوں کے سامنے گھوم گئے اور وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو کر سیٹ کے ایک جانب لڑھک گئی۔۔ وہ تینوں تیزی سے ایلن کی جانب بڑھے تھے۔۔

مما،،، آپ ٹھیک تو ہیں ناں،،، پلیز آنکھیں کھولیں،،، جب سے عرازہ غائب ہوئی تھی"
میرین کی طبیعت کافی زیادہ بگڑ گئی تھی اور اب تو وہ بیہوش بھی ہو چکی تھی۔۔

پاپا،،، وشما نے چیخ کر جیٹسن کو آواز دی۔۔ جو کچن میں میرین کے لیے اس کی پسند کا"
سوپ بنا رہا تھا۔۔ جیٹسن بھاگ کر کمرے میں داخل ہوا۔۔ "پاپا دیکھیں مما آنکھیں
نہیں کھول رہیں،،، مجھ سے بات نہیں کر رہیں،،، وشما میرین کے اوپر جھکی ہوئی اب بری
طرح رو دی تھی۔۔ جیٹسن نے آگے بڑھ کر میرین کو بازوؤں میں اٹھایا۔۔

وشما،،، میں تمھاری مما کو ہاسپٹل لے کر جا رہا ہوں،،، باہر تمھاری جان کو بھی خطرہ ہو"
،،، سکتا ہے،،، تم گھر پر ہی رہو گی،، گھر کو اندر سے لاکڈ کر کے رکھنا اور اپنا خیال رکھنا

لیکن پاپا میں بھی آپ کے ساتھ جانا چاہتی ہوں،،، وشما جیٹسن کے پیچھے ہی باہر لپکی۔۔
جیٹسن نے پیچھے مڑ کر وشما کو ناراضگی سے دیکھا۔۔

ہر گز نہیں وشما،،، ہم ایک بیٹی کھو چکے ہیں،،، اسی لئے تمھاری ماں کا یہ حال ہے،،، تم"
،،، کیا چاہتی ہو تمھیں بھی کھو دیں،،، تمھاری ماں تو پھر صدمے سے مر جائے گی

پاپا ایسی باتیں تو مت کریں،،، وشما مزید شدت سے روئی۔۔

پھر اپنا خیال رکھنا،، میں جلد ہی فون کروں گا،،،، جیٹسن نے کہا اور میرین کو گاڑی"
میں لٹایا۔۔ جیٹسن نے گاڑی نکالی تو وشما نے پورے گھر کے کھڑکیاں دروازے لاک
کیے اور اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھی اور ہاتھ بالوں میں پھنسا کر پھوٹ
پھوٹ کر رو دی۔۔ وہ دونوں بہنیں اپنے ماں باپ کے ساتھ کتنی خوبصورت پر سکون

اور آئیڈیل زندگی گزار رہیں تھیں۔۔ اتنی اچانک ان کی زندگیوں میں یہ طوفان جانے کہاں سے آیا تھا۔۔ جو اپنے ساتھ سب کچھ تباہی کر کے لے گیا تھا۔۔ عرازہ جانے کہاں اور کس حال میں تھی۔۔ اس کے غم میں میرین اتنی بیمار ہو گئی تھی اور اب اس کے ماں باپ کو وشما کا دھڑکا لگا ہوا تھا کہ وہ بھی ان سے دور نا چلی جائے۔۔ وشما بری طرح رو رہی تھی۔۔ پورا جسم ہچکیوں سے ہچکولے کھا رہا تھا۔۔

"کوئین وشما"

وشما اپنی جگہ پر دم سادھ گئی تھی یوں محسوس ہوا تھا کسی نے بھاری بوجھل گھمبیر تا سے بھرپور آواز میں اسے پکارا تھا۔۔ وشما نے خوف سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھا۔۔ اس کی کمرے کی دروازے کی جانب پشت تھی اور اب اسے دروازا کھل کر بند

ہونے کی آواز سنائی دی۔۔ وشما نے ایک جھٹکے سے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ آواز آئی تھی مگر دروازا اب بھی اندر سے لاکڈ تھا۔۔

پلیز مت روئیں کوئین وشما،،، آپ روتی ہیں تو اس کنگ کو بھی تکلیف ہوتی ہے،،، اب" کی بار اس بھاری آواز کی سرگوشی جو کہ اس کی پشت سے کھڑکی کی جانب سے آئی تھی وہ بیڈ سے نیچے اتر کر کھڑی ہوئی اور چاروں طرف دیکھنے لگی۔۔ کہ دفعتاً وشما کو یوں لگا کہ خوف و دہشت سے اس کے بدن سے ابھی کہ ابھی اس کی روح پرواز کر جائے گی۔۔ سامنے ہی ٹوفی دروازے سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وشما کی جانب دیکھتا اسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔ وشما نے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹنے کو اپنا دایاں ہاتھ سختی سے اپنے لبوں پر جمایا۔۔

کوئین وشما،،، مت روئیں پلیز،،، ڈریں نہیں،،، ٹوفی کے لبوں سے ادا یوا۔۔ وہ"
مسلسل وشما کی جانب بڑھے گیا۔۔ آخر وشما کو ہوش آیا اور وہ پیچھے مڑ کر سیکنڈز میں کھڑکی
کھول کر کھڑکی سے باہر کود دی تھی۔۔

"وشما،،، مجھے غصہ مت دلایئے،، مجھے بات کرنی ہے آپ سے،،،، کمرے میں سے ایک
دھاڑ تھی جو سنائی دی تھی۔۔ مگر وشما پھر بھی لاونج کے دروازے کی جانب اندھا دھند
بھاگی تھی۔۔ وہ دروازے تک پہنچ جاتی۔۔ مگر وشما کے لبوں سے ایک دلخراش چیخ بر آمد
ہوئی۔۔ کیونکہ ایک ان دیکھی طاقت نے اس کی ٹانگ پکڑی تھی۔۔ وہ لڑکھڑا کر فرش
پر گری۔۔ اب اسی ان دیکھی طاقت نے اسے ٹانگ سے کمرے کی جانب گھسیٹا تھا۔۔
وشما بری طرح چیخنے لگی۔۔ وشما ہوا میں معلق ہوئی۔۔ اور اگلے ہی لمحے اپنے کمرے کے
بیڈ پر تھی۔۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔ مگر اپنے قریب اس چھوٹے سے پتلے کو دیکھ
پر سے چیخنے لگی۔۔

شٹ اپ،،، سٹاپ اٹ،،، چلانا بند کریں،،، وہ اسے زیادہ اونچی آواز میں دھاڑا تو وشما" جیسے سانس تک پی گئی۔۔ اب وہ بے آواز آنسو بہانے لگی تھی۔

اب مجھ سے پوچھئے کہ میں کون ہوں،،، ٹوفی نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔۔"

کک کون ہو تت تم،،، وشما کا لہجہ کانپ گیا۔۔ وہ اس وقت سبز پیروں تلک فراک میں" تھی۔۔ سکارف تو کب کا باہر گر گیا تھا۔۔ اب نازک سا وجود تھا جو کسی کی گہری نگاہوں کے حصار میں تھا۔۔ گہرے سانس بھرتے گداز وجود کے نشیب و فراز ایک دل پر حشر برپا کرنے لگے۔۔

آپ کا کنگ سائرس ہوں،،، اب مجھ سے پوچھئے مجھے کیا چاہیے،،، وہ کہتے وشما کے قریب آنے لگا۔۔

کک،،، کیا چاہیے تمھیں،،، وشما پوچھتے ہوئے رو دی۔۔ جیسے اس کا جواب جانتی تھی۔۔ (اور پھر اس کے سب خدشے سچ ثابت ہوئے۔۔

آپ،،،،، آپ چاہیں ہیں مجھے،،، عاشق ہوں میں آپ پر،،، اب بتایئے مجھ سے شادی کریں گی،،، ٹوفی نے سخت لہجے میں اطمینان سے پوچھا تھا۔۔ وشما نے میکانکی انداز میں پیچھے سرکتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔ ٹوفی کے ماتھے پر بل آئے۔۔

کیوں؟؟؟ مجھ سے کیوں شادی نہیں کرنا چاہتیں آپ،،، یہ کہتے ٹوفی کی آنکھیں سرخ پڑنے لگیں لگیں۔۔۔۔

کیونکہ تم ایک چھوٹے اور بے جان سے ڈول ہو،،،، انسان نہیں ہو تم،،،؟؟ جانے کونسی مخلوق ہو،،، میں کیوں کروں تم سے شادی،،،،؟؟؟ وشما اب بے تحاشا روتے ہوئے چیخ پڑی۔۔ تبھی بغیر لڑکھڑائے مگر سسکیاں بھر کر بولی تھی۔۔

صرف چھوٹے ہونے کی پرابلم ہے تو یہ لیں،،،،، ٹوفی نے کہا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک لمبے چوڑے مرد میں بدل گیا۔۔ (مگر ابھی بھی تھا تو ایک سلیکون کا گڈا) "اتنا بڑا کافی ہوں،،،؟؟ یا مزید دراز قد پسند ہے آپ کو،،،؟؟؟ ٹوفی نے اطمینان سے پوچھا۔۔ رہی بات دوسری تو آپ بے فکر رہیں،،، جیسا بھی ہوں صرف اور صرف آپ کا کنگ ہوں،،، ٹوفی نے کہتے وشما کے پاؤں کو اپنے ہاتھ میں تھاما تو وشما کو ایک کرنٹ سا لگا۔۔

چھوڑو،،، مجھے جانے دو،،،، وشما بے قرار ہوئی۔۔ مگر وہ بہت اچانک آگے بڑھا تھا۔۔"
وشما کی دونوں کلائیاں اپنی گرفت میں جکڑیں۔۔ اور اسے بیڈ پر لٹا کر خود اس کے اوپر جھکا تھا۔۔ وشما کا جسم پوری طرح سرد پڑ چکا تھا۔۔ وہ اپنا چہرہ لمحہ بہ لمحہ وشما کے چہرے کے بے حد قریب لا رہا تھا۔۔ اس کے سانسوں کی جھلساتی سی تپش وشما کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی یہ آسیبی طاقتیں آخر ان دونوں بہنوں کی جان کا آزاد کیوں بن گئیں تھیں۔۔۔

میری بات غور سے سنیں کوئین وشما،،، آج ہاسپٹل میں میرے غلام میرے انسانی" والدین بن کر آپ کے ان انسانی والدین سے ملیں گے،،، اور کسی بھی طرح میری اور آپ کی شادی طے کر دیں گے،،، آپ کو بس اتنا کرنا ہے کہ جو ہو رہا ہے اسے چپ چاپ ہونے دینا ہے،،، وہ کیوں؟؟ ایک آپ کے والدین کو لگے گا کہ انھوں نے آپ کو انسانی محفوظ ہاتھوں میں دے دیا،،، وہ کم از کم آپ کی طرف سے بے فکر ہو جائیں

گے،،،اور دوسرا آپ یہ تھوڑا ہی چاہیں گی کہ آپ کی چھوٹی بہن کی دی گئی قربانی ضائع ہو جائے،، کیونکہ آپ کی جانب سے کی گئی کوئی گڑبڑ یا آپ کی جانب سے انکار کی صورت آپ کے والدین کی جان خطرے میں بھی ڈال سکتی ہے،،،،اس ظالم، سفاک آسیب زدہ گڈے کی ہر بات پر وشما کے دل نے جیسے خوف سے پسلیوں سے سر ٹکرایا تھا۔۔اس پر متضاد اب وہ جھکا اپنے سلیکون کے نرم لب وشما کی گال پر رگڑ رہا تھا۔۔

دور ہٹو،،، چھوڑو مجھے،،،وشما بری طرح مچلی۔۔مگر گرفت آہنی تھی۔۔آخر کار وشما" خوف و وحشت کو برداشت نا کرتے ہوش و خرد سے بیگانہ ہوئی اور اس کی گردن ایک جانب لڑھک گئی۔۔کنگ سائرس نے اس نازک جان کو دیکھا اور مبہم پر اسرار سا مسکرایا۔۔

آپ کو میرا ہونا ہو گا کوئین وشما،،، بہت مشکل سے آپ تک پہنچا ہوں،،، اب لوٹ آیا" ہوں تو یوں دور رہ کر اس کنگ پر ستم مت کیجئے،،، اس کنگ کے ہر فرد کی دوا بھی تو صرف آپ کے پاس ہے،،،، وہ اسے بے تحاشا چومے گیا۔۔ وہ یونہی اسے اپنی بانہوں میں بھرے اس کی دل پزیر خوشبو اپنی سانسوں میں بساتا رہا مگر پھر دو سے تین گھنٹے بعد اسے اشارہ ہوا تھا کہ جیٹسن اور میرین لوٹ آئیں ہیں۔۔ تو اسے وشما کے پہلو سے غائب ہونا پڑا۔۔

ایلن نے ملگجے سے اندھیرے کمرے میں اپنی آنکھیں دھیرے دھیرے کھولیں۔۔ منظر بہت دھندلا تھا۔۔ اسے کچھ دیکھائی نہیں دیا۔۔ سر درد سے جیسے پھٹ رہا تھا۔۔ کافی دیر وہ اس جگہ پر نیم جان سی لیٹی رہی۔۔ لیکن پھر آخر کار مکمل ہوش میں واپس ائی۔۔

حواس واپس لوٹتے وی ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔وہ ایک سیاہ سا کمرہ تھا۔۔جس میں اس وقت وہ ایک صوفے پر موجود تھی۔۔کمرا فی الحال خالی تھا اور اس میں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔ایلن کو ایک جھٹکا سا لگا وہ تو ٹرین میں تھی۔۔؟؟

ایلن نے اپنی آنکھیں بند کیں اور گزشتہ وقت کا سارا قصہ یاد کرنے کو شش کی۔۔

وہ برگیون جانے کے لیے کیب میں سے ریلوے اسٹیشن گئی تھی۔۔ٹرین میں بیٹھی تھی جب چلتی ٹرین میں تین غنڈوں کو اپنی جانب آتے دیکھا۔۔وہ اس سے بد تمیزی کرنے کی کوشش کر رہے تھے جب ایلن نے چلا چلا کر مدد کے لیے پکارا۔۔تب وہ اچانک ایلن کے سامنے آیا تھا۔۔ایلن اسے دیکھ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔اور اس کے سینے سے لپٹ گئی۔۔

ایلن،، اپنی آنکھیں بند کرو،،، ابیل نے اس کی گردن اپنے سینے سے نکال کر اس کا چہرہ اپنے روبرو کیا تھا تب دہشت میں ڈوبی ابیل کی سرد و سپاٹ آواز ٹرین کی اپارٹمنٹ میں گونجی تھی۔۔ ایلن نے مزید پھیلی آنکھوں سے اس کی جانب حیرت سے دیکھا۔

"اے ہیرو،،، لڑکی کو ہمارے حوالے کرو،، اور اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو چپ چاپ یہاں سے نکل جاؤ،، لیکن اگر مزے کرنے ہیں تو انتظار کرنا پڑے گا،، ہمارے جانے کے بعد تمھاری باری بھی آجائے گی،،، ان میں سے ایک نے نشے میں دھت غلیظ ترین الفاظ ادا کیے۔۔

"ایلن اپنی آنکھیں بند کرو،،، ابیل کی آنکھوں سے جیسے لہو ٹپکنے کو تھا۔۔

"کیا،،،؟؟ وہ کہتی سسک پڑی۔۔

میں نے کہا،، اپنی آنکھیں بند کرو،،، ابیل نے اسے بچوں کی طرح پچکار کر کہا۔۔ ایلن" نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔ وہ ویسے بھی چاہتی تھی اس بھیانک منظر سے کہیں غائب ہو جائے۔۔ ایلن کو عجیب لگا۔۔ اسے کوئی مار پیٹ کی آواز سنائی نہیں دی تھی۔۔ ٹرین میں مکمل سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔

ابیل،،، ایلن نے بے قراری سے پکارا۔۔۔"

کچھ دیر بعد ہی ایلن نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔ تو ابیل ٹھیک اس کے سامنے تھا۔۔ جبکہ پورا اپارٹمنٹ خون سے بھر گیا تھا۔۔ ایلن کی آنکھیں صدمے سے پھٹ پڑیں۔۔

،،، ابیل،،، یہاں کیا ہوا ابھی،،، یہ لوگ"

کچھ نہیں ہوا ہے،،، چلو میرے ساتھ،، ابیل نے کہتے نیچے جھک کر اسے کسی نازک سی گڑیا کی طرح اپنی بانہوں میں بھرا۔۔

ابیل چلتی ٹرین میں مجھے کہاں لے جا رہے ہو،،، وہ ان ساری عجیب چیزوں سے تنگ آ کر رو پڑی۔۔ ابیل نے کچھ کہنا ضروری نہیں سمجھا۔۔ اپارٹمنٹ میں لائٹ ڈِم ہونے لگی۔۔ تبھی ٹرین کی دیوار میں ایلن نے ایک بڑا سوراخ دیکھا۔۔۔ جس کے اس پار سفید سیڑھیاں موجود تھیں جو خود بخود اوپر کی جانب جا رہیں تھیں۔۔

ایلن سو جاؤ،، تم تھک گئی ہو،، تمھیں نیند آ رہی ہے،،، ابیل کے ان الفاظ پر ایلن پر غنودگی چھانے لگی تھی۔۔ ابیل نے اس سفید سیڑھی پر پاؤں رکھا۔۔ تو ایلن کا سر بیہوش ہو کر ایک جانب لڑھک گیا تھا۔۔۔ اور اب اس وقت اسے ہوش آیا۔۔

ایلن صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔ تبھی ایک دروازا کھول کر وہ اس کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ ایلن سانس تک لینا بھول گئی تھی۔۔ ایلن نے فوراخود کو کمپوز کیا تھا۔۔

ابیل یہ کیا پاگل پن ہے،،،؟؟ اب تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے کہ ٹرین میں آخر ہوا کیا تھا،،؟؟؟ کیا ہوا ان لڑکوں کے ساتھ،،؟؟ وہ بلڈ کس کا تھا،،؟؟؟ تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟؟؟ تم نے مجھے کڈنیپ کیا ہے ناں،،؟؟ وہ نان سٹاپ بولے گئی، ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے اور ابیل کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے چپ کیسے کروائے۔۔ تبھی آگے بڑھ کر اس کے بے حد قریب آیا۔۔ اور اسے بازوؤں سے تھاما تھا۔۔

"I love you so much Elan,,, Do you love me too?????

ایلن کی بولتی بند ہو چکی تھی۔۔ حیرت سے پھیلی آنکھوں سے اس کی سرد و بے تاثر آنکھوں میں دیکھا۔۔ "ابیل یہ تم کیسی باتیں ،،،،

میں نے تم سے پوچھا ہے ایلن کیا تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو،،،، ابیل نے اس کی" بات کاٹتے ایسے پوچھا جیسے کہنا چاہتا ہو کہ وہ حتمی جواب دے۔۔

یس،،، مم،، میں تم سے مم،،، محبت کرتی ہوں،،،، مگر تم نے ابھی تک مجھے بتایا نہیں نا" ،،،،،،،،،،میرے کسی بھی سوال کا جواب

بوسا اس مرد نے ایجاد کیا ہو گا جسے عورت کو چپ کرانے کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں) آتا تھا) ابیل نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔ اس کی پچھلی گردن کو ایک ہاتھ کی گرفت

میں لے کر اس نرم ہونٹوں کو اپنے لبوں کی شدت بھری گرفت میں لیا۔۔ ایلن کی آنکھیں حیرت سے پھٹ پڑیں۔۔ اس کے اس قدر شدت بھرے لمس پر جیتا پورے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی اور رگوں میں خون کی رفتار تیز ہو گئی۔۔

اس دوران ابیل کے سینے پر دل کے مقام پر بنا ایک پری زاد کا ٹیٹو کا آدھا حصہ رینگتا) (ہوا اس کے دائیں بازو سے اس کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں گیا تھا

وہ آنکھیں بند کیے مدہوشی اور بے خودی اس کے لبوں پر بے تحاشا شدتیں لٹا رہا تھا۔۔ ایلن مچلی۔۔ سانس اکھڑنے لگا۔۔ مگر اس بے رحم کو جیسے محبت میں بھی اس پر رحم نہیں آ رہا تھا۔۔ ملگجے اندھیرے میں وہ اس کی بانہوں میں سمٹی مکمل طور پر اس کے رحم و کرم تھی۔۔ ایلن نے اس کی شرٹ جو مٹھیوں میں جکڑی ہوئی تھی اسے شرٹ سے ہی جھنجھوڑ ڈالا۔۔ اور اب تو اپنے لبوں پر میٹھی جلن کا احساس بھی ہونے لگا تھا۔۔ ایلن کا دل

جو کانوں میں بج رہا تھا تب بند ہونے لگا جب ابیل نے اس کے بائیں کندھے سے اس کی پنک ٹاپ نیچے کھسکائی اور اس کے دل کے مقام پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا۔۔۔(ایلن نہیں جانتی تھی وہ اپنی انسانی کوئین میں اپنا آدھا ٹیٹو منتقل کر چکا ہے۔۔اور اب ایلن کے دل کے مقام پر ایک ٹیٹو بن چکا ہے) ایلن نے اپنی پوری طاقت لگا کر اسے خود سے دور دھکیلا۔۔ابیل نے بھی اب دانستہ گرفت ڈھیلی کی تھی۔۔ایلن صوفے پر ڈھے سی گئی تھی جیسے

یہ کیسا بیہوئیر ہے ابیل،،،،اب تم مجھے سچ مچ خوفزدہ کر رہے ہو،،،شادی سے پہلے یہ سب،،،وہ چلا اٹھی۔۔شرم وحیا سے پورا چہرہ لال ٹماٹر ہو چکا تھا۔۔مگر وہ اپنے حیا کے رنگوں کو غصے اور جھنجھلاہٹ کے پیرائے میں چھپانے لگی۔۔

ا ششششش،،،، میرے پاس آپ کو چپ کرانے کا کوئی دوسرا طریقہ موجود نہیں ہے"
کوئین،،، اور ہماری شادی تو ہو چکی،،، ابھی ابھی ہوئی ہے،،، آپ کو پتا نہیں چلا،،، ابیل
صوفے پر اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتا اس کے اوپر جھکا تھا۔۔ لہجہ کافی معنی خیز اور
گھمبیر تھا۔۔ مگر آنکھیں ابھی بھی سرد و بے تاثر۔۔ ایلن کو لگا وہ اسے چھونے کی بات کر
رہا ہے۔۔ کہ جیسے ابیل نے اسے چھو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا بنالیا ہے۔۔ اس کے
رویے، باتوں اور ہر عمل سے ایلن کے دھڑکنیں بری طرح منتشر ہوتی اس کا سانس پھلا
رہیں تھیں۔۔

تم،،،، ایلن نے کچھ کہنا چاہا۔۔"

آپ،، آپ کہیے مجھے،،، اپنے کنگ کو آپ کہتے ہیں،،، ابیل نے پھر سرگوشی کی۔۔"
ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ اسے اپنے اندر سے اپنے ڈیڈ کی آواز سنائی دی۔۔

ابیل جہاں کہیں بھی ہو ایلن کو لے کر فورا میرج رجسٹرار آفس پہنچو،،، ایلن کے پاپا" ایڈم نے فون پر ایک ہنگامہ مچا رکھا ہے،،، کہ ہم نے اسے کڈنیپ کیا ہے،،، جلدی ،،، کرو

یہ میسج ملتے ہی ابیل نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

مجھ سے ابھی اور اسی وقت شادی کرو گی،،، تمھارے بابا اس رشتے کے لیے کبھی نہیں" مانیں گے،،، لیکن اگر ہم کورٹ میرج کر لیں گے تو وہ تھوڑا سا ناراض ہوں گے،،، لیکن کب تک،،،؟؟ پھر مان ہی جائیں گے،،، تمھارے لیے میں انھیں ہر قیمت پر منالوں گا،،، مجھ سے ابھی شادی کرو گی ایلن،،؟؟؟ ابیل نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔ یہ تو (محض ایلن کے لئے) دنیاوی رسمیں تھیں۔۔ جبکہ ان کی شادی تو ابھی ابھی ہو چکی

تھی۔۔ کیونکہ ایلن کو ابھی تک پتہ نہیں چلا تھا اس کے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں ایک پراسرار سی انگوٹھی جگمگا رہی تھی۔۔ اور اب تو دنیا کی کوئی بھی طاقت ایلن کو اس سے الگ نہیں کر سکتی تھی۔۔

،،، یس،،، میں کرنا چاہتی،،، مگر ڈر لگ رہا ابیل،،، پاپا"

کچھ نہیں ہو گا،،، پرامس،،، ابیل نے کہا اور اسے جھک کر پھر سے بانہوں میں" بھرا۔۔ وہ اس کے اس اٹیٹیوڈ سے گھبرا کر پھر سے خود میں سمٹ گئی۔۔ ابیل کی آنکھیں مسکرائیں تھیں۔۔ ایلن نے گھبرا کر اس کے کشادہ سینے میں چہرا چھپالیا۔۔ جب وہ ایلن کو اس کمرے سے لے کر باہر نکلا تو تیز روشنی کے جھماکے سے ایک مرتبہ پھر ایلن کی آنکھیں چندھیا گئیں۔۔۔

بھاری ہوتے سر کے ساتھ عرازہ نے آنکھیں کھولیں مگر خود کو اسی عقوبت خانے میں موجود پا کر شدت سے دعا مانگی کے کاش وہ کبھی بیدار ہوتی ہی نہیں۔۔۔ اپنا بازو ہلا جلا کر دیکھا۔۔ تو اس میں درد نہیں تھا۔۔ اور کلائی پر ایک عجیب سے پٹی بندھی تھی۔۔ آہٹ پر عرازہ نے سامنے دیکھا تو وہ لبوں پر وہی دل جلا دینے والی مسکان سجائے بیڈ کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔ عرازہ پھر سے خوفزدہ ہوئی۔۔ اس کا بازو چٹخا کر جو اس نے عرازہ کو درد دیا تھا اس سے عرازہ سچ مچ اس درندے کی درندگی سے ڈر گئی تھی۔۔ وہ بستر کے قریب آیا اور دونوں ہاتھ اس کی پائنتی پر جما کر عرازہ کے سامنے تھوڑا سا جھکا تھا۔۔

اب بتایئے سوکالڈ کوئین،،، میری بات چپ چاپ شرافت سے مانتے ہوئے خود کو اپنی رضامندی سے میرے سپرد کرنا ہے یا دوسرا بازو بھی توڑوں؟؟؟؟؟اس کی مکروہ آواز خواب گاہ میں گونجی تو عرازہ نے نفرت سے اسے گھورا۔۔

توڑ دو،،، تمھاری غلیظ قربت برداشت کرنے سے بہتر ہے کہ میرے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں،،، یا میں مر جاؤں،،، تمھارے قریب آنے سے اچھا ہے میں خود کو زندہ جلا کر مر جاؤں سوکالڈ کنگ کاسپر،،،، عرازہ نے بھی اسے اسی کے لہجے میں حقارت سے جواب دیا تو اب کی بار کاسپر کے چہرے پر غیض و غضب کی ہولناک پرچھائیاں تھیں۔۔وہ عرازہ کی جانب بڑھا۔۔ عرازہ بیڈ سے اتر کر بھاگنے کو پر تولنے لگی۔۔ مگر کاسپر نے اسے بالوں سے دبوچ کر اپنے سامنے گھسیٹا تھا۔۔

بہت برا کیا تم نے اپنے ساتھ،،، ایک کنگ کی مردانگی کو للکار کر بہت برا کیا،،، اب تم" اتنی ذلت اور تکلیف اٹھاؤ گی کہ تمھاری روح کانپ جائے گی،،، میں تمھیں اتنا تڑپاؤں گا کہ تمھاری روح کانپ جائے گی،،، مگر میں تمھیں مرنے بھی نہیں دوں گا،،، وہ اس کے کان کے قریب پھنکارا تھا۔۔ عرازہ بالوں سے اٹھتی تکلیف کی شدت سے تڑپ گئی۔۔ خود کو چھڑانے کی کوشش کی مگر اس سے رحم کی بھیک مانگنا اب اس کی شان کے خلاف تھا۔۔

للت،،، سپاہیو،،، وہ حلق کے بل دھاڑ رہا تھا۔۔ جسم سے شعلے سے نکل رہے تھے۔۔" عرازہ کی جان لبوں پر آگئی تھی۔۔ بے آواز آنسو ہی بہا سکتی تھی۔۔ کہ اب اس کا بھی کوئی جھٹکا اس آدم خور پر اثر انداز نہیں ہو رہا تھا۔۔ کاسپر کی ایک آواز پر للت اور اس کے غلام وہاں چلے آئے تھے۔۔ کنگ کاسپر نے عرازہ کو للت کے قدموں میں پھینکا۔۔

لے جاؤ اسے یہاں سے،،، اور لے جا کر زندان میں اس جگہ پھینک دو جہاں سب سے نچلے درجے کے باغیوں کو پھینکا جاتا ہے،،،، وہ دھاڑا تھا۔۔

لیکن کنگ،،،، للت نے کچھ کہنا چاہا۔۔ سپاہیوں نے عرازہ کو اپنی تحویل میں لے لیا۔۔ وہ رو دی۔۔ کاسپر نے اس پر ایک خون خوار نظر ڈالی۔۔

بکواس نہیں،،، حکم کی تکمیل کی جائے،،، کاسپر چلایا ساتھ ہی اپنے ترشول سے بجلی کے کوندے سے کہلائے تو سپاہی سیکنڈز میں عرازہ کو وہاں سے لے گئے۔۔ کاسپر نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے۔۔ للت چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔۔

مجھے بتائیں گے کنگ کاسپر کہ آخر ہوا کیا ہے،،، للت نے کہتے اسے چھنا چاہا۔۔ مگر وہ تو لمحہ بہ لمحہ جھٹکے کھاتا ڈریگن میں بدل رہا تھا۔۔

کچھ نہیں،،، مجھے اکیلا چھوڑ دو،،، وہ کہتا بالکونی میں آیا اور نیچے کود گیا۔۔ فضا میں ایک "
ڈریگن کی دلخراش دھاڑ دور دور تک گونجی۔۔۔

وہ ایک پر خار راستے کے بعد ایک اندھیری کوٹھڑی تھی جس میں اس کے غلام عرازہ کو
پھینک کر گئے تھے۔۔ عرازہ بے تحاشا رو دی کہ وہاں زمین پر ہر جگہ گندے کیڑے
کلبلاتے پھر رہے تھے۔۔ عرازہ کو کرایئے محسوس ہوئی۔۔ عرازہ نے لاکٹ نکال کر
مٹھی میں بھرا۔۔ اور بے تحاشا رو دی۔۔

Wahiba Fatima.info

میں کیا کروں،،،؟؟ مجھے راستہ دکھایئے،، عرازہ بے بسی محسوس کرنے لگی۔۔ وہ اتنی"
ڈراؤنی اور بھیانک بنجر سنگلاخ چٹانوں سے بھری جگہ تھی جہاں کسی ذی روح کا دور دور
تک کوئی نام ونشان تک نہیں تھا۔۔ کوٹھڑی کیڑے مکوڑوں سے بھری ہوئی تھی۔۔

،، حیرت ہے کوئین،، آپ یہ ہم سے پوچھ رہی ہیں،،، آپ ڈریگن لینڈ کی کوئین ہیں"
چاہیں تو پورے ڈریگن لینڈ کی کایا پلٹ سکتی ہیں،،، ایک مرتبہ اپنے ہاتھوں سے نکلنے والی
،،، روشنی اپنے آس پاس کی چیزوں پر ڈالیے،، ایک مرتبہ کچھ گنگنا کر دیکھیے پھر دیکھیں
کیا جادو ہوتا ہے،،، آواز آئی۔۔ عرازہ نے اپنے آنسو پونچھے۔۔ اپنے ہاتھوں سے اپنے
آس پاس اشارہ کیا۔۔ اس کے ہاتھوں سے نکلنے والی روشنی نے ہر کانٹے کو پھولوں میں
بدلنا شروع کر دیا۔۔ زمین پر سبزہ اگنے لگا۔۔ وہ گندے کیڑے چھوٹی چھوٹی ہمنگ برڈز
اور چھوٹی چھوٹی پریوں میں بدلنے لگیں۔ جن کے پَر تتلیوں جیسے تھے۔۔ عرازہ حیران
ہوئی۔۔ اور پھر عرازہ نے ہمت کر کے کچھ گنگنایا۔۔ وہ اپنی ہی آواز پر حیران ہو گئی۔۔

اس کی آواز بے تحاشا خوبصورت کوئل کی کوک سے بھی زیادہ میٹھی اور سریلی تھی۔۔
اس کی آواز سے وہاں موجود پتہ پتہ جھومنے لگا۔۔ عرازہ کو خود کو ہی حیرت کا جھٹکا لگا۔۔
حد نگاہ منظر بدل گیا تھا۔۔ وہ جو سوچ رہی تھی کہ اس کے پاس کے منظر کیسے ہوں اب
مناظر ویسے ہی بدلتے جا رہے تھے۔۔۔ عرازہ نے سکھ کا سانس لیا۔۔ مگر ابھی وہ کچھ اور
سوچ پاتی۔۔

،،،پانی،،، پانی،،،، آزاد کر دو مجھے"

عرازہ کو ایک دردناک کراہ سنائی دی تھی۔۔ وہ پریشان ہوئی۔۔ اور تجسس کے مارے
آواز کے تعاقب میں چلی۔۔ کچھ ہی دور جا کر اسے سوکھے گھاس کے پیچھے ایک مچھلی کی
پونچھ جیسی کوئی چیز دکھائی دی۔۔

Wajiba fatima.info

کک،، کون ہے وہاں،،، عرازہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔"

"کون ہے،،،؟؟ مم میری مدد کرو،،، مجھے پانی چاہیے،،، مم میں مر رہا ہوں،،،، ایک درد و آہ زاری بھری آواز سنائی دی۔۔ عرازہ گھبراتی ہوئی لپک کر آگے بڑھی۔۔ وہ کوئی جل پری زاد تھا۔۔ جس کا پورا وجود زخموں سے چھِلا ہوا تھا۔۔ جسم کی سوکھی دراڑوں سے خون رس رہا تھا۔۔

"کون ہیں آپ،،،؟؟ اور آپ کو کیا چاہیے ؟؟ میں کیسے مدد کروں آپ کی،،؟؟؟ عرازہ نے اس کا کندھا ہلا کر اسے گھبرا کر پوچھا تھا۔۔ اس حالت تشویشناک تھی کہ اس کا جسم دیکھ کر عرازہ کا جی متلا گیا تھا۔۔ وہ مٹی اور کانٹوں سے اٹا ہوا تھا۔۔ اور سرخ خون سے پوری جگہ بھر گئی تھی۔۔

پانی،،، مجھے پانی چاہیے،،، وہ کراہا۔۔ عرازہ اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی۔۔ ادھر ادھر "
دیکھا۔۔ سامنے ہی ایک چٹان سی تھی۔۔ عرازہ نے تصور کیا کہ اس میں سے چشمہ
پھوٹ پڑے۔۔ اور اپنے ہاتھوں کو اشارہ کر کے کچھ گنگنایا۔۔ پل بھر میں منظر بدلا اور
ایک دھماکے سے اس پہاڑ سے چشمہ پھوٹ پڑا۔۔ وہ وجود تڑپ کر پانی کی جانب
بڑھا۔۔ عرازہ کا دل اس وجود کو اتنا بے بس اور لاچار دیکھ کر بھر آیا جو اب تڑپتے ہوئے
رینگتا ہوا پانی کی جانب دیوانہ وار بڑھ رہا تھا۔۔ وہ پانی میں غائب ہوا تھا۔۔ عرازہ بھاگ
کر پانی کے قریب گئی۔۔ وہ آپ پانی میں زمین کی سطح پر پر سکون کو کر لیٹا تھا۔۔ اس کے
جسم کی دراڑیں بھر رہیں تھیں۔۔ اس کے زخم ٹھیک ہو رہے تھے۔۔ وہ کچھ ہی دیر میں
چہرے پر ایک آسودہ مسکراہٹ لیے سطح پر عرازہ کے قریب آیا کہ اب اس کے زخم
اچھے خاصے بھر چکے تھے۔۔ اب اس کی پونچھ غائب ہو گئی تھی اور وہ انسانی شکل میں
عرازہ کے سامنے آیا تو عرازہ چونک گئی۔۔

آپ کوئین عرازہ ہیں،،، وہ کہتے عرازہ کی تعظیم میں گھٹنوں کے بل جھکا تھا۔۔ عرازہ" گھبرا کر ہونق سی ایک قدم پیچھے ہٹی۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر عرازہ کی پوشاک خونی تھی۔۔۔ وہ شکل وصورت میں اچھا خاصا اس حیوان کنگ کاسپر سے ملتا جلتا تھا۔۔ مگر یقیناً اس جیسا ظالم وسفاک نہیں تھا۔۔ بلکہ بہت نرم دل، ہمدرد محسوس ہوا تھا۔۔ وہ اٹھ کر عرازہ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔

حیران مت ہوں،،، میں کنگ دیمِر ہوں،،، اس درندے کا جڑواں بھائی،،، اور ڈریگن" لینڈ کے تخت کا جان نشیں بھی ہو سکتا ہوں،،، اس نے اپنے شیطان آقا کو خوش کرنے کے لیے اپنے پورے خاندان کو مار ڈالا،،، مجھے بھی مار ڈالتا،،، مگر وہ مجھے مار نہیں سکتا تھا،،، ہم دونوں کی ایک ہی کوکھ کی پیدائش کی وجہ سے ہماری روحیں آپس میں جڑیں تھیں،،،، اگر وہ مجھے مارتا تو اپنی پاورز کھو دیتا اور تخت پر کبھی نہیں بیٹھ پاتا،،، وہ مجھے خود مارے تو اس سے ڈریگن لینڈ چھین لیا جائے گا،،، کیونکہ ڈریگن لینڈ کے تخت کے جاں

نشین ہم دونوں ہی ہیں،،، اگر میں خود اپنی موت کی تمنا کرتا ہوں ہوں تو اسے پورا ڈریگن لینڈ مل جائے گا،،، اسی لئے وہ روز مجھے اس قدر اذیت دیتا ہے کہ میں اس سے ،،،، موت کی بھیک مانگوں،،، مگر میں اس کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہونے دوں گا اس نے کہتے پر شوق نگاہوں سے عرازہ کا حسین ترین پری پیکر وجود دیکھا۔۔

،،،تت تو آپ یہاں سے بھاگ کیوں نہیں جاتے،،، اب تک کوشش کیوں نہیں کی"
،،،اس درندے کو شکست دینے کے لیے کوئی تو طریقہ ہو گا

بھاگ کر جاؤں گا کہاں کوئین عرازہ؟؟؟ یہ میری دنیا ہے اور یہ میرے لوگ ہیں"
جنھیں مجھے اس حیوان اور اس کے شیطان آقا سے آزادی دلوانی ہے،،اس کو کمر توڑ شکست دینے کا بھی طریقہ ہے مگر چھوڑیں اس بات کو،،وہ بات مکمل کر کے اداسی سے مسکرایا تھا۔۔

آپ کو کیسے علم ہوا کہ میں عرازہ ہوں،،، عرازہ اب بھی الجھن کا شکار تھی۔۔"

"اس خار دار دہشتناک زندان میں پھول صرف ڈریگن لینڈ کی کوئین کی میٹھی آواز سے ہی کھل سکتے ہیں اس لئے پہچان لیا آپ کو،،، آپ کی آواز کوئل سے بھی زیادہ میٹھی اور سریلی ہے،،، کنگ دیمر نے کھل کر تعریف کی تھی۔۔ عرازہ نے ایک سرد سی سانس کھینچی اور وہاں کھلے ایک پھول پر براجمان ہو گئی۔۔

"آپ نے بتایا نہیں،،، اس شیطان کنگ کو شکست دینے کا کیا طریقہ ہے،،، آپ بات گھما گئے،،، عرازہ کو اس کی موجودگی میں کوئی خوف یا ڈر محسوس نہیں ہو رہا تھا اس لئے سکون سے وہاں بیٹھ گئی۔۔

ہم دونوں ہی تخت کے جاں نشین ہیں،، مگر کراؤن اور اس کی پاورز اسی پرنس کو ملیں"
گیں جسے کوئین اپنے لئے اپنا ساتھی اور جوڑیدار منتخب کرے گی،،،، کنگ دیمر نے
سکون سے کہا تو عرازہ چونک گئی۔۔

)مگر اس نے کہا کہ میں اس کی ملکیت اس کی کوئین ہوں،،، عرازہ نے چیخ کر کہا۔۔"
(صد شکر کے اس نے اس کے ظلم و ستم سے عاجز آکر شکست تسلیم نہیں کی تھی۔۔

اس نے کہا اور آپ نے مان لیا،،، جھوٹ بولتا ہے وہ،،، دیمر کا لہجہ پختہ تھا۔۔۔ عرازہ"
اس کی جانب دیکھے گئی۔۔ وہ کافی پر کشش محسوس ہو رہا تھا۔۔ کچھ لبوں پر مہربان اور
اداس سی مسکراہٹ تھی جو بے تحاشا خوبصورت تھی۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہیں کوئین،،، مجھے اس شکل سے نفرت ہے جو بد قسمتی سے کافی زیادہ اس"
،،، سے ملتی جلتی ہے،،،، یقیناً آپ کو بھی محسوس ہو رہی ہو گی

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے،،، میں تو،،،، ابھی وہ کچھ اور کہتی کہ انھیں ڈریگن کی"
دھاڑ سنائی دی۔۔ دیمر اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔ اس سے ملاقات کے دوران یہ پہلا لمحہ تھا
جب اس نے اس کے چہرے پر پریشانی دیکھی تھی۔۔

کوئین عرازہ،،، آپ چھپ جائیں،،، نہیں تو وہ درندہ میرے ساتھ آپ کو بھی اذیت"
،،، پہنچائے گا

کاسپر ڈریگن بنا ہوا میں اڑتا ڈریگن لینڈ کا ایک جائزہ لینا چاہتا تھا۔۔(یا یوں کہنا بہتر رہے گا کہ زندان کا جائزہ لینا چاہتا تھا) مگر زندان کی حدود میں داخل ہوتے ہی جو غیر متوقع نظارا اس نے دیکھا تھا وہ اسے جلا کر خاکستر کر گیا۔۔وہ اسے جلانا اور تڑپانا چاہتا تھا۔۔ مگر اس نے تو زندان کا نقشہ ہی بدل دیا تھا۔۔یہ کیسی سزا تھی جو اس کے لیے نجات کا باعث بن گئی تھی۔۔کاسپر بھسم کرنے والے انداز میں زمین پر اترا تھا مگر اس سے اگلا نظارا اس سے بھی زیادہ غیر متوقع تھا۔۔وہ کنگ دیمر کے پاس کھڑی تھی۔۔۔

دیمر اسے چھپ جانے کا بول رہا تھا۔۔ مگر اس سے پہلے وہ کہیں چھپتی وہ درندہ پہلے ہی عین ان کے سامنے زمین پر اترا تھا۔۔ عرازہ کے چہرے پر ہوائیاں اڑیں تھیں۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو،،، کاسپر نے عرازہ سے پوچھا تھا اور اسے سزا دیتے ہوئے تکلیف" پہنچانے کو اپنے ترشول کا رخ عرازہ کی جانب کی۔۔۔ مگر اس سے پہلے ہی دیمِر بجلی کی سی رفتار عرازہ کے سامنے آیا تھا۔۔

عرازہ کو تکلیف پہنچانے سے پہلے تمھیں مجھ سے گزرنا پڑے گا،،، دیمِر نے کہا تو عرازہ" نے ششدر ہوتے چونک کر دیمِر کے چہرے کی جانب دیکھا۔۔ کاسپر غصے و اشتعال سے پاگل ہوا تھا۔۔ تبھی اپنے اسی ترشول سے دیمِر پر حملہ کیا۔۔ دیمِر کے سینے سے بجلی کا ایک کوندا سا ٹکرایا تو وہ اچھل کر زخمی ہو کر پانی میں جا گرا۔۔ عرازہ کے منہ سے ہلکی سی چیخ بر آمد ہوئی۔۔ کنگ کاسپر استہزایہ ہنسی ہنسا۔۔۔ اور عرازہ کی جانب متوجہ ہوا۔۔ عرازہ اسے اپنی جانب متوجہ ہوتے دیکھ بہت تیزی سے الٹے پیروں بھاگی تھی۔۔ کنگ کاسپر اپنی جگہ سے غائب ہوا۔۔ عرازہ بہت تیزی سے بھاگ رہی تھی۔۔ مگر وہ اس کے سر پر اڑ رہا تھا۔۔۔ آخر عرازہ کو ایک جگہ پر رک جانا پڑا کہ وہ اس کے سامنے زمین پر

اترا تھا۔۔ عرازہ الٹے قدم لیتی مگر کاسپر نے اسے پل بھر میں بالوں سے دبوچ کر اس کا چہرہ اپنی جانب کرتے اس کا رخ اپنی جانب موڑا تھا۔۔

وہ پل بھر کو اپنی جگہ پر ساکت ہوا تھا۔۔ وہ اس وقت ایک نیلے لباس میں تھی۔۔ پیروں تلک فراک تھی جو سلیولیس تھی۔۔ لباس کی دوریاں کندھوں پر بندھی ہوئی تھیں۔۔ بہت نازک ہوش ربا گداز سا سراپا تھا۔۔۔ سرخ بالوں کی آبشار کمر پر بکھری ہوئی تھی۔۔ بھاگنے کی وجہ سے جواں جسم کے نشیب و فراز میں بھنور مچاتی سانسوں کی زیر و بم ایک الگ ہی منظر پیش کر رہی تھی۔۔ شفاف دودھیا گلابی چہرے پر پسینے کے قطرے شبنم کی طرح جگمگا رہے تھے۔۔ اس درندے کو اتنے عجیب طریقے سے خود کو گھورتا پا کر عرازہ کی مزید جان نکلی تھی۔۔

تم بہت برے ہو،،، اور مجھے نفرت ہے تم سے،،، چھوڑو مجھے،،، عرازہ جان بوجھ کر" غرائی تھی۔۔ تاکہ وہ جانور اسے چھوڑ دے۔۔ مگر کاسپر ایک جھٹکے سے اسے اپنے مزید قریب کر گیا تھا۔۔ عرازہ اس کے کشادہ سینے سے ٹکرائی تو جسم و جاں میں ایک وحشت سی ناچنے لگی۔۔

"نفرت کرو یا کچھ اور،،، بس مجھ سے ہی کرنا،،، کسی اور کے بارے میں سوچا بھی سہی تو اتنے ٹکڑے کروں گا کہ خود کو سمیٹ بھی نہیں پاؤ گی،،، اور خاص طور پر اس سے دور رہنا،،، بلکہ میں آج ہی اس بے کار وجود کا ٹھکانہ تبدیل کرواتا ہوں،،، اور رہی بات تمھاری تو تم تو ابھی محل واپس جاؤ گی،،، تاکہ آج رات میرے بستر کی سلوٹیں بڑھا سکو،،، سمجھی،،، وہ حلق کے بل چلایا تھا۔۔ اس کی غلاظت میں بھری باتیں عرازہ کے تن بدن میں آگ لگا گئیں۔۔ جبکہ وہ ابھی بھی اسے سر تا پیر بہت گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے معلوم ہے تم میری مرضی کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتے،،، میں ابھی کے ابھی کنگ دیمِر کو اپنا ہمسفر منتخب کرتی ہوں،،، عرازہ نے اس کی ضد میں آکر بغیر سوچے سمجھے اپنا فیصلہ سنایا تھا۔۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی،،، میں تم دونوں کو جان سے مار ڈالوں گا،،، وہ چلایا تھا۔۔"

مار ڈالو،،، مگر میں تو فیصلہ کر چکی ہوں،،، جھوٹے ہو تم،،، جھوٹ بولتے ہو کہ میں تمھاری کوئین ہوں،،، عرازہ کے کہنے کی دیر تھی جب اس نے عرازہ کا جبڑا بہت بری طرح اپنے ہاتھ میں دبوچا تھا۔۔

ہاں تم صرف میری کوئین ہو،،، کیونکہ یہ میرا فیصلہ ہے جس سے انحراف نہیں کر سکتی"
تم،،، تم میری بیوی ہو کیونکہ تمھارے ہاتھ میں یہ انگوٹھی میرے نام کی ہے جو میں نے
تمھیں پہنائی ہے بچپن میں،،، سمجھ آئی کے نہیں،،، کاسپر نے اسے جھنجھوڑا تھا۔۔ وہ پھر
سے اسے بہت زیادہ تکلیف پہنچا رہا تھا۔۔ مگر عرازہ بھی ہار ماننے کو تیار نہیں تھی۔۔ اسی
لئے اس سے الجھ پڑی۔۔ کاسپر نے اسے دور دکھا دیا تھا۔۔

اب دیکھو میں تمھارے ساتھ اور اس کے ساتھ کرتا کیا ہوں،،، کاسپر نے کہا اور"
دیکھتے ہی دیکھتے ڈریگن کا روپ دھار لیا۔۔۔ عرازہ خوفزدہ ہوئی تھی۔۔ تبھی رینگتی ہوئی
پیچھے کی جانب کھسکنے لگی۔۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے جا بجا آگ اگلنے لگا تھا۔۔ عرازہ کے جادو
سے جو پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا تھا وہ بھی سوکھ گیا۔۔ اور ہر طرف آگ بھڑک اٹھی۔۔
عرازہ آگ سے بچنے کی خاطر وہاں سے دور بھاگنے کی کوشش کی مگر ہر طرف سے اٹھنے
والے دھوئیں کے مرغولے نے عرازہ کا سانس بند کر دیا۔۔ وہ بری طرح کھانسنے لگی۔۔

سانس اکھڑنے لگا۔۔ آنکھیں پانی سے لگالب بھرنے لگیں۔۔۔ عرازہ کو لگا اس کی آنکھوں کے سامنے دنیا گھوم گئی ہے تبھی وہ تہوار کا زمین بوس ہوئی تھی۔۔ کنگ کاسپر چہرے پر اپنی مخصوص مسکراہٹ لیے اعرازہ کے قریب آیا اور زمین پر جھکا۔۔ کاسپر کے سفاک، پتھر بے حس دل مشجانے کیا آیا تھا کہ اس نے اپنے ہاتھ کی پشت سے عرزاہ کے نرم گال کو چھوا تھا۔۔

تمھیں لگتا ہے کہ تم کسی اور کی ہو سکتی ہو،،،؟؟؟؟ مضحکہ خیز،، میں جتنی تم سے نفرت" کرتا ہوں یہ نفرت تمھیں کہیں کی نہیں چھوڑے گی،،،، کاسپر کا پھر سے دماغ خراب ہوا۔۔ تبھی ایک خاص کام سرانجام دے کر وہ اپنی جگہ سے ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا۔۔ وہ یونہی قہر برپا کر کے زندان کی ساری ہریالی جلا کر وہاں سے جا چکا تھا۔۔

WahidFatima.info

وشما کے چہرے پر پانی کے چھینٹے پڑے تو اس نے کسمسا کر اپنی آنکھیں کھولیں تھیں۔۔
اس کے اوپر میرین اور جیٹسن دونوں جھکے ہوئے تھے۔۔

پاپا،،، مما،،،وہ کہتے میرین کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

ارے میں اب بلکل ٹھیک ہوں،،، تم کیوں پریشان ہو رہی ہو،،، رونا بند کرو،،، بی بریو"
میری بچی،،، میرین نے اسے دلاسا دیا۔۔۔ جیٹسن نے بھی اس کے بالوں میں ہاتھ
پھیرا۔۔

تم یقینا اپنی ماں کی وجہ سے پریشان ہو گی،، میں نے فون کیا تھا تم نے اٹھایا نہیں،،، اسی"
لئے ہم پریشان ہو گئے تھے،،، میرین کہ ٹریٹمنٹ کے بعد ہم فوری گھر آ گئے،، مگر گھر آ

کر دیکھا تم بیہوش ہو،، ابھی ڈاکٹر تمھارا چیک اپ کر کے گئیں تو انھوں نے بتایا ٹینشن ،،، سے تمھارا بی پی گر گیا تھا،، ٹینشن کی کوئی ضرورت نہیں تمھاری ماں بلکل ٹھیک ہے جیٹسن نے اسے بھرپور تسلی دی۔۔ انھیں لگا وہ میرین کی وجہ سے پریشان ہے۔۔ وہ نہیں جانتے تھے اس کے ساتھ کیا کیا ہو رہا ہے۔۔

اچھا سنو وشما،، آج ہماری ملاقات رائل خاندان کے ایک جوڑے سے ہوئی،،، ان کی" کار سے کسی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو وہ اس مریض کو چھوڑ کر بھاگنے کی بجائے ہاسپٹل لائے،،، اور پولیس کو بھی خود ہی اطلاع دی،،، پولیس کی تحقیق پر پتہ چلا کہ وہ شراب پی کر گاڑی چلا رہا تھا،،، وہ میاں بیوی بروقت زخمی کو ہاسپٹل لے آئے،،، اسی لئے اس کی جان بچ گئی،،، بہت اچھے لوگ تھے،،، ہمارا تعارف ہوا،،، بعض دفع کسی کو جاننے کے لیے ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے،،، جان پہچان ہوئی،،، وہ ہمیشہ سے یہیں کہ رہنے والے کھاتے پیتے گھر کے ہیں،،، جب ہم نے بتایا کہ ہماری ایک بیٹی ہے تو کہہ رہے تھے بیٹے کا

،،رشتہ کرنا چاہتے ہیں،،، اور پھر اپنے بیٹے کے لئے تمھارا ہاتھ مانگا،،، ہم نے تو ہاں کر دی ،،، بہت خوش اور مطمئن ہوں میں اور ان کی ان کے گھر جانے کی دعوت بھی قبول کر لی

جیٹسن بہت مسرور تھے مگر ان کے ہر لفظ کے ساتھ وشما کا چہرہ سفید پڑتا گیا۔۔ دل میں ابال اٹھنے لگے۔۔۔ (مگر اس نے ظاہر نا ہونے دیا)۔۔ جیٹسن مزید گویا ہوئے۔۔

سچ تو یہ ہے وشما،،، ہم تمھاری جانب سے بھی بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئے ہیں،،، میں چاہتا" ہوں تم جلد از جلد اپنے گھر کی ہو جاؤ،،، اب ہم تمھیں نہیں کھونا چاہتے،،، اس لئے جلد از جلد تم اپنے گھر کی ہو جاؤ،،، تو ہم بلکل بے فکر ہو جائیں گے،،، جیٹسن نے اپنی بات مکمل کی۔۔ وشما کا دل بے تحاشا گھبرا رہا تھا۔۔۔ اس کے بھولے معصوم ماں باپ کسی کے جان بوجھ کر بچھائے جال میں بری طرح پھنسنے والے تھے اور ان کو بھنک تک نہیں تھی۔۔ سب کچھ اس بے جان پتلے کے حسب منشاء ہو رہا تھا۔۔۔ ایسے کیسے ہو سکتا کہ وہ

اتنی بے بس ہو جائے کے کسی کی سازش کا شکار ہو جائے اسے اپنے لئے اپنے ماں باپ کے لیے کچھ نا کچھ تو کرنا ہی ہو گا۔ وشما نے ان کو سب کچھ بتانے کا پل بھر میں فیصلہ کیا تھا۔۔۔

"،،،پاپا،،، میں آپ کو کچھ بتانا چاہتی ہوں،،،، یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے،،،، آ،،،،،،،،ہہ"

وشما حلق کے بل چلائی تھی۔۔ کیونکہ دھاڑ سے کمرے کے کھڑکی کھلی۔۔ اور جیٹسن کی پالتو بلی لہولہان مردہ حالت میں کھڑکی سے وشما کے کمرے میں گری تھی۔۔ جیٹسن کے چہرے پر ہوائیاں اڑیں۔۔

"ارے،،، اس کا یہ حال کس نے کر دیا،،، او میرے خدایا،،، یہ ہو کیا رہا ہے یہاں،،، یہ گڈا کھڑکی میں کیسے آیا،،، جیٹسن نے کھڑکی میں دیکھا۔۔ اور ایک افسوس بھری نظر

اپنی پسندیدہ بلی پر ڈالی جو کہ مر چکی تھی۔۔یوں لگتا تھا جیسے کسی نے اس کی گردن پر وار کیا ہے۔۔ کھڑکی کھلی جہاں پر اس وقت ٹوفی موجود تھا۔۔۔وشما خوف و دہشت سے سفید پڑتے بیڈ سے اتر کر بھاگ کر اپنے بابا کے قریب آئی تھی۔۔اور انھیں بازو سے تھام کو اپنی جانب گھمایا۔۔اب وہ جیٹسن اور ٹوفی کے بلکل سامنے کھڑی تھی۔۔۔

پاپا،،، ٹپسی کو چھوڑیں،،، میں کہہ رہی یہ جو کچھ ہو رہا ہے،، آپ بلکل ٹھیک کر رہے ہیں میرے لئے،،، آپ جو کہیں گے میں کروں گی،،، مجھے یہ شادی منظور ہے،،، وشما نے جیٹسن کے سینے میں چہرہ چھپا کر کہا مگر وہ دیکھ ٹوفی کی جانب رہی تھی جس کے لبوں پر اس وقت استہزایہ سی مسکراہٹ تھی جیسے۔۔۔ جیٹسن نے اس کا ماتھا چوما۔۔وشما ایک طرف ہٹی تو جیٹسن دکھی دل سے ٹپسی کو اٹھائے وہاں سے باہر نکل گئی جبکہ وہ مہرین کے پاس چلی آئی۔۔جو ٹپسی کی جانب سے اب تک صدمے میں ساکت ہوئی بیٹھی تھی۔۔

مما،،، سب ٹھیک ہو جائے گا،،، وشمانے انھیں دلاسہ دیا۔۔"

آج موسم کافی ابر آلود تھا۔۔ بارش کبھی بھی متوقع تھی۔۔ بلکہ موسلا دھار برش کی پیشنگوئی تھی۔۔ گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔۔ وہ جو بڑی ہمت دکھا کر اسے ہاں تو بول چکی تھی اب مسلسل دل بہت گھبرا رہا تھا۔۔ ایلن کے اپنے پاپا کی ناراضگی سے بہت زیادہ خوفزدہ ہو رہی تھی۔۔ ابیل نے اس کے خوف کی وجہ سے اس کا فون بھی سوئچ آف کر دیا تھا۔۔ گاڑی میرج رجسٹرار آفس کے احاطے میں داخل ہوئی تو ایلن کا دل اچھل کر حلق میں آیا۔۔ وہ کنفیوز سی اپنے ہاتھوں کی انگلیاں چٹخانے لگی۔۔

کنفیوز،،،؟؟؟؟ابیل اپنی آنکھوں سے سن گلاسز اتارتے اس کی جانب مڑتے ہلکا سا" جھکا۔۔ایلن نے ہاں میں سر ہلایا۔۔اس کی آنکھیں جیسے گہرا مسکرائیں تھیں۔۔

ہونا بھی چاہیے،،، یہاں سے جانے کے بعد سے آپ کو مجھ جیسے مونسٹر کو جو برداشت" کرنا ہے،،، کوئی بچوں کا کھیل تھوڑی ہے،،، ابیل نے اطمینان سے کہا۔

ابیل پلیز،،، میں پہلے ہی خوفزدہ ہوں ڈری ہوئی ہوں،، آپ مجھے مزید ڈرا کر کنفیوز کر" رہے ہو،،،، ایلن روہانسی ہوئی۔۔ابیل اس کی جانب دیکھ گئی۔۔وہ اچانک اس کے بہت قریب ہوا۔۔اس کا چہرہ ہاتھ کے پیالے میں بھرا۔۔۔اور اس کے ہونٹوں پر اپنے نرم لبوں کی گرفت بنادی۔۔ایلن بری طرح بوکھلا گئی تھی۔۔اس کے سینے پر مکے برسائے۔۔وہ اس کے ہوش ٹھکانے لگاتا اطمینان سے پیچھے ہٹا تھا۔۔۔

ابیل سب دیکھ رہے تھے،،، یہ کیا پاگل پن ہے،،، ایلن چلائی تھی۔۔"

یہ تو کچھ بھی نہیں،،، اصل پاگل پن تو آج رات کو دیکھنا ہے آپ کو اور پھر برداشت" بھی کرنا ہے،،، ابیل نے سیٹ سے سر ٹکاتے اسے گہری نگاہوں کے حصار میں رکھتے سر تا پیر ہلا ڈالا تھا۔۔ صاف

ابیل،،، آپ جب سے ملے ہیں مجھے،،، بہت عجیب بیہیو کر رہے ہیں،،، میں سچ میں" پریشان ہوں،،، ایلن اب رونے والے منہ بنانے لگی تو ابیل گاڑی سے نیچے اترا تھا۔۔ اس کی طرف آکر اس کی جانب کا دروازہ کھولا اور ہاتھ سے تھام کر اسے گاڑی سے باہر نکالا۔۔ وہ اسے اندر لے کر گیا تھا۔۔۔ اور پھر بہت جلد تما کاغذی کاروائی مکمل کی۔۔ ابیل اچھی طرح جانتا تھا یہ سب جیک محض ایلن کے پاپا کا منہ بند کرنے کو فارمیلٹی پوری کروا رہے ہیں۔۔۔ میرج پیپرز پر سائن کرتے ایلن کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور

آنکھوں میں نمی تھی۔۔ ابیل نے پھر وہاں بھی بڑی بے باکی سے اسے اپنے حصار میں لے کر اسے تسلی دی تھی۔۔ ایلن نے سائن کیے تو ابیل نے بھی جلدی سے سائن کر دیئے۔۔ وہ جب آفس سے باہر آئے تو ابیل مسرور سا تھا مگر ایلن نے جو اندر بڑی مشکل سے اپنے آنسو روک رکھے تھے۔۔ وہ باہر آکر سسک پڑی۔۔ ابیل نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔۔ اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے گاڑی تک لایا اور جلدی سے گاڑی میں بٹھایا۔۔ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر وہاں سے گاڑی نکالی۔۔ اب گاڑی پھر سے ہائی وے پر رواں دواں تھی۔۔۔۔

ایلن،،، ابیل نے بھاری بوجھل گھمبیر آواز میں اسے پکارا تو وہ خود میں سمٹ سی گئی۔۔ ”
،،،واٹس رونگ ودیو،،، کیا آپ یہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھیں“

نن،، نہیں،، ایسی کوئی بات نہیں،،، ایلن نے گھبرا کر کہا۔۔“

تو پھر آپ کے ان آنسوؤں کی سمجھ نہیں آئی مجھے،،، ابیل نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔"

یہ تو بس پاپا کی ناراضگی کا سوچ کر دل بھر آیا،،، اور ویسے بھی مجھے عجیب سی گھبراہٹ" ہو رہی ہے،،، اور کچھ نہیں،،، ایلن نے جلدی سے وضاحت دی۔۔۔ یہ سن کر ابیل کی آنکھوں میں مخصوص چمک آئی تھی۔۔

اور یہ گھبراہٹ کیوں ہو رہی ہے،،، ابیل نے جان بوجھ کر پوچھا تھا۔۔ ایلن کا چہرہ" سرخ پڑ گیا۔۔ دل کانوں میں بجنے لگا۔۔

جب یہ شہر چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا تو یہ سوچ رہی تھی کہ میں نے شاید اپنی زندگی کھو" دی،،، لیکن اب بہت اچانک یوں جیسے پوری دنیا سمٹ کر مٹھی میں آ گئی ہو،،، اچانک

اتنی کایا پلٹ ہو جانا،،، گھبراہٹ تو ہوتی ہے ناں،،، ایلن نے نگاہیں جھکاتے بھیگی پلکیں لیے خوبصورت اقرار کیا تو ابیل مسرور ہوا۔۔

کبھی مسکرا بھی لیا کریں باسی ٹکڑے،،،، ایلن نے اپنی متضاد کیفیات پر قابو پاتے ٹاپک بدلنے کے لیے کہا۔۔۔ گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔۔ وہ نہیں جانتی تھی گھر پہنچنے پر ایک طوفان اس کا منتظر ہے جو جانے کیا قہر ڈھانے والا ہے۔۔۔

عرازہ کی آنکھ کھلی تو وہ ایک بڑے پتھر پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اچانک اٹھ بیٹھی۔۔ ذہن پر زور دینے پر سب یاد آنے لگا کہ کیا ہوا تھا۔۔ جہاں لیٹی ہوئی تھی وہاں چاروں طرف راکھ کے ڈھیر اور بس کہیں کہیں سے دھواں اٹھ رہا تھا۔۔ عرازہ کو ایک عجیب

سا احساس ہوا۔۔ سر جھکا کر اپنے گلے میں دیکھا تو صدمے اور حیرت سے آنکھیں پھٹ پڑیں۔۔ اس کے گلے میں اس کا لاکٹ موجود نہیں تھا۔۔

او گاڈ،،، یہ لاکٹ کہاں گیا،،، عرازہ بے تحاشا گھبراتے ہوئے رو پڑی۔۔ کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا آخر کرے کیا۔۔ بے تحاشا روتے اس نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے۔۔۔ اور پھر اٹھ کر لاکٹ ادھر ادھر دیکھا۔۔۔ وہ یہاں وہاں کہیں بھی نہیں تھی۔۔ عرازہ کو کچھ سمجھ نا آئی کہ وہ اب کیا کرے۔۔۔

وہ ہمت کر کے اٹھی اور اس جگہ گئی جہاں اس کی کنگ دیمر سے ملاقات ہوئی تھی۔۔ عرازہ نے یہاں وہاں ہر جگہ دیکھا۔۔ وہ کہیں نہیں تھا۔۔ اب تو وہ مزید بری طرح گھبرائی تھی۔۔۔ سیاہ سنگلاخ سے پہاڑوں کے درمیان یہ ایک وادی تھی۔۔۔ جس کی سیاہی کی وجہ سے وہاں ہلکا ہلکا اندھیرا سا تھا۔۔ عرازہ نے تصور کیا تھا۔۔ کاش وہ اڑ

پاتی۔۔تب بہت اچانک اس کی کمر پر اسے ایک ہلچل سی محسوس ہوئی۔۔وہ تتلی جیسے پر تھے۔۔جن سے وہ تھوڑی مشقت کے بعد بمشکل اڑنے لگی تھی۔۔۔عرازہ وہ سیاہ وادی پار کر گئی۔۔۔اور پھر شاہی باغ کے دہانے پر جا پہنچی۔۔یہاں اسے اس غلیظ شخص کے پہرے دار بھی دکھائی دے رہے تھے۔۔عرازہ نے اپنی طاقت سے ایک پہرے دار کو بڑی خاموشی سے اپنے رستے سے ہٹایا تھا۔۔وہ آگے بڑھی تو ایک کوٹھڑی میں دیمِر کی پاؤں میں زنجیر ڈال کر اسے اس کوٹھڑی کے قریب پھینکا گیا تھا۔۔عرازہ اس کے پاس گئی۔۔اور اس کی حالت دیکھ کر ایک مرتبہ پھر دنگ رہ گئی۔۔وہ جلدی سے آگے بڑھی اور دیمر کے اوپر جھکی۔عرازہ نے اسے پکارا۔۔

دیمر،،، عرزاہ نے اس کا کندھا ہلایا تو اس نے دھیمے سے آنکھیں کھولیں۔۔عرزاہ بلک" بلک کر رو رہی تھی۔۔وہ اپنا لاکٹ کھو چکی تھی۔۔اور اب اسے بھی کھو دیتی تو اس کے پاس بچتا کیا؟؟؟۔اور اب اس اندھیر نگری میں امید کی کرن کے طور پر یہ آخری شخص

بھی ساتھ چھوڑ جاتا تو پھر اس جانور کے سامنے ہار ماننے کے علاوہ کوئی آپشن ہی نہیں بچتا تھا۔۔(اور یہ تو ناممکن تھا۔۔ کہ وہ ہار ماننے سے بہتر اپنی موت کو ترجیح دیتی کہ وہ درندہ اس کے پورے خاندان کا قاتل تھا۔) اس ظالم نے ظلم و بربریت کی ایک نئی داستان رقم کرتے پھر سے دیمِر کا بہت زیادہ برا حشر کیا تھا۔۔

میں آپ کو بچالوں گی،،، پلیز اپنی آنکھیں کھلی رکھنا کنگ دیمِر،،،، عرازہ نے اس کا" زخمی سر اپنی گود میں رکھا۔۔ وہ نیم جان تھا۔۔ اس کے جسم کے زخموں سے جابجا خون بہہ رہا تھا۔۔ خشکی اور دھوپ سے اس نازک جل پری زاد کے پورے جسم میں دراڑیں سی بن گئیں تھیں۔۔ عرازہ نے اس کا سر نرمی سے زمین پر رکھا۔۔ جلدی سے چشمے تک گئی۔۔ عرازہ نے اپنی طاقت سے وہاں موجود ایک مکرہ شکل کے بھیانک پہرہ دار کو جلا کر خاکستر کیا۔۔۔ اب اس نے اپنے ہاتھوں سے پانی کی جانب اشارہ کیا تو چشمے کے پانی کا رخ بدلا۔۔ اور وہ پانی شاہی باغ کے درمیان بنے واٹر فال کے پتھروں پر گرا۔۔

عرازہ بھاگ کر پھر کنگ دیمِر کے قریب آئی۔۔ کنگ دیمِر کا سر اپنی گود میں رکھا۔۔ وہ آہستہ آہستہ پانی میں ڈوبا تو کنگ دیمِر کے جسم کو کچھ راحت ملی۔۔ کچھ ہی دیر میں پانی سے اس کے زخم بھرنے لگے۔۔ تو اس نے دھیمے سے اپنی اوشن بلو آنکھیں کھول کر خود پر جھکی اس کوئین کو دیکھا جو اپنے کنگ کا سپر سے (ایک قسم کی غداری کرتی) اسی سفاک کنگ کے ایک قیدی کی فکر میں پاگل ہو رہی تھی۔۔ کنگ دیمِر نے ایک گہرا سانس بھرا۔۔ وہ ڈریگن لینڈ کی خوبصورت اور حسین ترین کوئین اس کی فکر میں ہلکان ہلکا سا اس کے اوپر جھکی ہوئی تھی۔ کنگ دیمِر کو اپنی قسمت پر رشک سا آیا تبھی اس نے دھیمے سے ہاتھ بڑھا کر روئی کی گال کی طرح اس کی گلابی گال کو چھوا تو عرازہ سر تا پیر سرخ پڑ گئی۔۔

آپ یہ سب میرے لیے کیوں کر رہی ہیں کوئین،،، جب اچھی طرح جانتی ہیں کہ" میرے ساتھ ساتھ آپ بھی اس بے رحم کی قیدی ہی ہیں،،، اور آج تو آپ نے اس کے

ایک پہرے دار کو مار ڈالا تو وہ آپ کو سزا دیتے ہوئے بہت تکلیف پہنچائے گا،،، اس کے ،،،، غصے اور قہر سے بچ نہیں پائیں گی آپ

مجھے اس کی دی گئی تکلیفیں اب اذیت نہیں پہنچاتیں کنگ دیمِر،،، مجھے اس سے اتنی" نفرت ہے کہ اس کے غصے اور قہر کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں،،، اور،،، ابھی وہ کچھ اور کہتی کہ دیمِر نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔۔ عرزاہ چونک گئی تھی۔۔

کوئین عرازہ،، تو پھر کنفیس کیجیے کہ آپ مجھ سے محبت کرنے لگی ہیں،،، اگر نہیں تو" کیوں میرے لئے تڑپ رہی ہیں،،، آخر کیوں مجھے بچانا چاہتی ہیں،، میری اتنی فکر کیوں،،، میرے لیے اتنی پریشانی کیوں اٹھا رہی ہیں آپ،،، پلیز مجھے بتائیں،،، کیا میں یہ سمجھوں کہ پہلی ہی نظر میں جیسے میری ہر سانس میں آپ بس چکی ہیں ویسے ہی آپ کے

دل میں میرے لیے محبت ہے یا یہ محض ایک قیدی کے لیے ہمدردی ہے،، پلیز بتائیں مجھے،،،،

کنگ دیمِر نے نرمی انتہائی محبت اور جزبوں سے چور لہجے میں کہتے اپنی محبت کا اظہار کرتے عرزاہ سے اس کا دل کا احوال پوچھا۔۔ عرزاہ چند لمحے تو بلکل بول ہی نہیں پائی تھی۔ جیسے اپنی جگہ پر ساکت ہو گئی۔۔ مگر پھر سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اپنی نگاہیں جھکا کر نرمی سے مسکرا دی۔۔ کنگ دیمِر کی رگ وپے میں سرشاری دوڑنے لگی تبھی جزبوں سے چور ہو کر اس کے ماتھے پر اپنے سلگتے لب رکھ کر محبت کا یہ اظہار امر کر دیا۔۔

Episode 11....

Wahidfatima.info

وشما اس وقت آئینے کے سامنے خوفزدہ اور اداس سی کھڑی تھی۔۔ پیروں تلک زمین تک بچھے سفید عروسی جالی دار لباس میں وہ آسمان سے اتری کوئی نورانی مخلوق لگ رہی تھی۔۔ میکسی کے گلے پر گولڈن کام تھا۔۔ اور سر پر چھوٹے سے کراؤن میں اٹکا سفید جالی دار نقاب جو فی الحال اس نے پشت پر گرا رکھا تھا۔۔

وہ لوگ گھر میں موجود تھے جب یہاں سے جیٹسن کو ایک کال گئی تھی کہ وہ فوری لڑکے کے گھر چلے آئیں تاکہ شادی کی رسمیں شروع کی جائیں۔۔ وشما کا دل بیٹھا جا رہا تھا مگر یہاں آنا اس کی مجبوری تھی کہ فی الحال اسے اپنی ممی پاپا سے بڑھ کر اپنی جان بھی پیاری نہیں تھی۔۔ آدھے گھنٹے کی مسافت پر وہ اپنی گاڑی سے ایک بہت بڑے کاٹیج کے ڈرائیووے پر اترے تھے۔۔ یہ سیاہ اور سرخ پتھروں سے بنا ایک خوبصورت سا کاٹیج تھا۔۔۔ بظاہر اس کے ساس سسر نے ان کا بہت وارم ویلکم کیا تھا مگر وشما باہر لان میں ہی نوٹ کر چکی تھی وہ لوگ پلکیں نہیں جھپک رہے تھے۔۔ ان کی آنکھوں کی

پتلیاں جیسے ساکت سی تھیں۔۔۔وشما مزید سہم گئی تھی۔۔کاٹیج کا اندرونی حصہ بیرونی حصہ سے بھی زیادہ شاہی اور خوبصورت سا تھا۔۔وشما کو میرین ایک کمرے میں لائی تھی۔۔۔جہاں اس کا سارا سامان رکھا ہوا تھا۔۔۔میرین نے اسے تیار ہونے کو بولا۔۔اور خود کمرے سے باہر یہ کہتی چلی گئی کہ وہ اپنے داماد سائرس سے ملنے جا رہی ہے۔اور اب وہ بلکل تیار آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔۔

"کوئین وشما،،،وشما کو اپنے بہت قریب سے ایک بھای پر اسرار آواز آئی تو اس نے اپنی سفید فراک زور سے مٹھیوں میں جکڑی۔۔اور اپنی آنکھیں زور سے بھینچ کر اس تلخ اور خوفناک حقیقت سے فرار ہونے کی ناکام سی کوشش کی۔۔

"اپنی آنکھیں کھولیں میری جان،،، آج ایک صدی کے بعد وہ وقت آیا جب ایک فیری ٹوپیا کے کنگ کو اپنی کوئین کا ساتھ نصیب ہو گا،،،اس سے بڑا خوبصورت دن اور اس

سے بڑی حسیں رات کیا ہو گی،،،؟؟؟ وہ دھیمے دھیمے اس کے کانوں میں سرگوشیاں کیے گیا۔۔ وشما مزید سہم گئی۔۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

مجھے تم سے شادی نہیں کرنی ہے،، خدا کے لیے مجھے بخش دو،، جانے دو مجھے،،، میں نے" کیا بگاڑا ہے تمھارا،،،، وہ بند آنکھوں سے کہے گئی۔ تب اس نے انتہائی طیش کے عالم میں وشما کو کمر سے دبوچ کر اپنی جانب گھمایا تھا۔۔ وشما کے منہ سے ایک ہلکی سی چیخ بر آمد ہوئی۔۔ وہ پھٹی آنکھوں سے سہم کر اسے دیکھتی روئے گئی۔۔ (وہ وہی تھا۔۔ ایک سلیکون کا گڈا مگر انسانی ہیت اور سائز کا۔۔ جانے وشما کے ماں بابا کو وہ نارمل کیسے دکھائی دے رہا تھا۔۔

اس وقت میں بہت خوش ہوں اور میرا موڈ کافی خوشگوار کے کوئین،،، اسی لئے کم از کم"
اس وقت یہ سب بول کر مجھے غصہ مت دلایئے،،، وہ دانت پیس کر بولا تھا۔۔ سائرس
نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس کا جالی دار نقاب اس کے چہرے کے آگے گرایا۔۔

رونا بند کیجئے اور چلئے،،، اس نے قدرے غصے میں کہا اور وشما کا ہاتھ تھام کر کمرے سے"
باہر نکلا۔۔ ہر نظر ان دونوں پر آکر ٹھہر رہی تھی۔۔ وشما کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا مگر
وہ بلیک ڈنر سوٹ میں اطمینان سے آگے بڑھ رہا تھا۔۔ وشما سفید جالی دار کے پیچھے بے
تحاشا حسین لگ رہی تھی۔۔۔ اس کا ٹیج کے پچھلے لان میں سفید تھیم کے ساتھ سارا
انتظام کیا گیا تھا۔۔ وہاں پر چند مزید لوگ موجود تھے جو بلکل نارمل لگ رہے تھے۔ مگر
سائرس اور اس کے پیرینٹس وہ بہت عجیب تھے۔۔ لان کے ایک طرف دو مصنوعی پلر
بنا کر ان کے درمیان سفید پھولوں سے سجاوٹ بنا کر شادی کی رسم کا انتظام کیا گیا تھا۔۔

کرسیوں کے درمیان بنی روہ میں سے گزر کر وشما کو وہ پلرز تک لایا۔۔ جہاں وشما کی پشت پر جیٹسن اور میرین کھڑے تھے اور سائرس کی پشت پر اس کے ماں باپ۔۔

رسم ادا کی جائے،،، سائرس کا تحکمانہ لہجہ تھا۔۔ پھر جلد ہی شادی کی رسمیں مکمل کی" گئیں۔۔ وہ اس کے سامنے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔۔ وشما کو مجبوراً قبول ہے بولنا پڑا۔۔ پھر اس نے وشما کا ہاتھ نرمی سے تھاما اور اس کے ہاتھ میں ایک پعجیب وغریب شیپ کی رنگ پہنائی۔۔۔ میرین اس کے قریب آئی اور وشما کے ہاتھ میں ایک رنگ تھمائی۔۔

وشما، داماد جی کو یہ رنگ پہناؤ،،، وہ پتھر بنی کھڑی تھی۔۔ جب میرین نے اس کے کان" میں سرگوشی کی۔۔ سائرس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔ وشما نے کانپتے ہاتھوں سے اسے رنگ پہنادی۔۔ سب کلیپنگ کرنے لگے۔۔ تب سب ہوٹنگ کر کے ایک کس کی

ڈیمانڈ کرنے لگے۔۔ وشما کو ہول پڑنے لگے۔۔ مگر وہ تو مجسم سا مسکراتا اس کی جانب معنی خیزی سے دیکھ رہا تھا۔۔ پھر بہت اچانک سائرس نے اسے کمر سے تھام کر اپنی جانب کھینچا۔۔ سائرس نے نرمی سے اس کے جالی دار دوپٹے کا گھونگھٹ پلٹا تھا۔۔ سائرس اس کی جانب جھکا۔۔ لیکن اس سے پہلے وہ کوئی جسارت کرتا وشما اس کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔۔

وشما،،، میرین نے پریشان ہو کر پکارا۔۔"

میری بچی کو کیا ہو گیا ہے،،،، جیٹسن بھی تڑپ کر آگے بڑھے۔۔"

Wahiba fatima.info

اٹس اوکے،،، ریلیکس،،، کچھ نہیں ہوا ہے،،، ٹھیک ہے یہ،،، یہ اب میری زمہ داری ہے،،، آپ بے فکر رہیئے،،، پلز نارمل ہیں،،، لیکن اس صورتحال میں ٹینشن تو ہو جاتی ہے،،،، وہ اسے بازوؤں میں بھرتے گھر کے اندر جاتے ہوئے بولے گیا۔۔

،،، پلیز،،، آپ لوگ کھانا کھایئے،،، میری بیوی کو میں دیکھ لوں گا"

سائرس نے اپنے پیچھے آتی میرین کو کھڑے ہو کر کہا تو وہ سر ہلاتی جیٹسن کا ہاتھ تھامے باہر چلی گئی اور وہ اسے اطمینان سے اندر لے آیا۔۔

Wahiba Fatima Info

کنگ کاسپر بے تحاشا خراب موڈ کے ساتھ محل کی چھت پر اترا تھا۔۔ اور اب سنجیدگی سے نیچے شاہی باغ کی حدود دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ جتنا ڈریگن لینڈ کو جلا کر خاکستر کر کے اجاڑ ویران کرتا تھا وہ اس کی ضد میں اسے مزید ہرا بھرا کر رہی تھی۔۔ تقریبا دو ہفتے ہو چکے تھے اسے یہاں آئے۔۔ اور اس نے ڈریگن لینڈ کی کایا پلٹ دی تھی۔۔۔ اب تو کاسپر نے بھی آگ اگلنا بند کر دی تھی۔۔ ایک عجیب بے قراری اور بے سکونی سی تھی جو دل و جان کو چمٹ گئی تھی۔۔ وہ ہر وقت ہر چیز سے بیزار رہنے لگا تھا۔۔ نا کسی کی چیخ و پکار میں سکون تھا نا کسی پر ظلم و بربریت کے پہاڑ توڑنے میں۔۔ کوئی چیز اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔ اور یہ تب سے ہو رہا تھا جب سے وہ یہاں آئی تھی۔۔ اس کی اس قدر بے تحاشا خوبصورتی نے کاسپر کا دماغ خراب کر دیا تھا۔۔ وہ جب سے یہاں آئی تھی کاسپر کے جسم و جاں میں ایک طلب سی جاگ اٹھی تھی۔۔ اور یہ کب اور کیسے ہوا اسے خود پتا نہیں چلا۔۔۔ لیکن یہ بھی سچ تھا وہ اسے جلد از جلد پانا چاہتا تھا۔۔۔ جو اس جسم و جاں کے تقاضے ایک بھانبھڑ کی طرح جسم میں جل اٹھے تھے۔۔۔ اور یہ اس کے لیے سب سے

زیادہ پریشانی کی بات تھی۔۔ اسے مزید اس نازک سی گٹھڑی سے نفرت محسوس ہوئی۔۔ وہ کیوں اس کی جان کا آزار بن گئی تھی۔۔؟؟ کیا اس کی ناقابلِ فہم، غیر معمولی خوبصورتی کی وجہ سے،،،؟؟؟ کیا اس کی اسی خوبصورتی کی وجہ سے کنگ کاسپر اس سے اپنی طلب پوری کرنا چاہتا تھا؟؟ اوپر سے جو عرازہ نے اس کے ساتھ کھیل کھیل رکھا تھا ایک حسد ور قابت کی بھڑکتی آگ تھی جو اسے جلا کر راکھ کرے کو تھی۔۔۔ کیوں وہ ہر وقت اسے اپنی خواب گاہ تک لانے کے طریقے سوچتا رہتا تھا۔۔؟؟ کیوں وہ ہر وقت اسے شکست سے دوچار کرنے کے طریقے سوچتا رہتا تھا۔۔ اب بھی وہ بیزار سی شکل بنائے ہر ابھرا شاہی باغ دیکھ رہا تھا جو رنگ برنگے پھولوں سے لدا ہوا تھا۔۔ تبھی اپنی پشت پر اسے مخصوص آہٹ سنائی دی تھی۔۔

میرے کنگ،،،، للت نے اس کی پشت سے اسے سینے سے لگایا۔۔ ایک غلیظ سی بدبو" کاسپر کے نتھنوں سے ٹکرائی تو اس کے تیور مزید بگڑ گئے۔۔

للت جاؤ یہاں سے،،، میرا موڈ اچھا نہیں،،، میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا،،،وہ" سرد لہجے میں بولا۔۔۔للت کا موڈ بھی بری طرح خراب ہوا۔۔

آخر آپ کو ہوا کیا ہے کنگ کاسپر،،، یہ سب کیا ہے،،؟؟؟ آپ یہ سب کیوں کر رہے" ہیں،،، للت بھی قدرے بلند آواز میں چیخی تھی۔۔ کنگ کاسپر نے غیض و غضب کے عالم میں پیچھے مڑ کر اسے دیکھا۔۔ للت خوفزدہ ہوئی تھی۔۔ اور دو قدم پیچھے ہٹی۔۔ وہ انتہائی خراب موڈ کے ساتھ آسمان میں اڑا تھا۔۔

Wahiba Fatima Info

عرازہ ایک وادی میں بیٹھی تھی۔۔ یہ ایک کھلا میدان تھا جہاں حد نگاہ زمین پر جیسے سرخ پھولوں بچھے ہوئے تھے۔۔ درختوں کے پتے تک سرخ رنگ کے تھے۔۔۔ اور اس وقت وہ خود پیروں تلک کے سرخ لباس میں تھی۔۔ سلیولیس بازوؤں پر سرخ سٹریپ یوں دکھائی دے رہے تھے جیسے روئی کے سفید گالوں کو سرخ ربن میں باندھ دیا جائے۔۔ اس کے قدرتی سرخ گلاب سی پنکھڑیوں سے لب مسلسل مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے۔۔ اسے یہاں رہتے تقریباً پندرہ دن کو گئے تھے۔۔ اس دوران وہ منحوس ڈریگن فیری ٹوپیا میں کچھ باغیوں کا سر قلم کرنے کے لیے گیا ہوا تھا تو پیچھے سے کافی سکون رہا۔۔ وہ ان دنوں دیمرِ کے پاس رہتی رہتی اس کے بہت قریب آچکی تھی۔۔ وہ جتنا خوبصورت خود تھا اتنے ہی خوبصورت اس کے الفاظ اور اعمال تھے۔۔ وہ کافی نیک دل اور رحمدل شہزادہ تھا۔۔

وہ عرازہ کو بہت عزیز اس کے دل کا مستقل مکیں بن چکا تھا۔۔ عرازہ اس سے بے تحاشا محبت کرنے لگی تھی۔۔۔ تبھی اس سے اپنے دن کی چھوٹی سی چھوٹی روداد اور اپنے دل کی ہر بات شئیر کر لیتی تھی۔۔۔ اب بھی وہ پتھر پر بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔ وہ نہیں آیا تو عرازہ بے قرار ہوئی۔۔ تب اپنی جگہ سے اٹھی اور شاہی باغ کی جانب گئی۔۔ عرازہ اس جھونپڑی کے قریب آئی جہاں وہ رہتا تھا۔۔ مگر جلد اسے احساس ہوا کہ اس جھونپڑی میں کوئی اور بھی موجود ہے۔۔ جس سے وہ باتیں کر رہا تھا۔۔ عرازہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر دبے قدموں جھونپڑی کے قریب آئی۔۔ مگر اب ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔ عرازہ کو عجیب لگا۔۔ وہ یک دم جھونپڑی میں داخل ہوئی۔۔ مگر وہ تو خالی تھی۔۔

کسے ڈھونڈ رہی ہیں ملکہ عالیہ،،، دیمر کی شرارت میں ڈوبی آواز کی گونج سنائی دی۔۔"

عرازہ تلملائی۔۔ وہ چاہت تھا وہ اسے ڈھونڈے مگر عرازہ بھی اٹھی اور اور آٹھ کر شاہی

باغ کی پھولوں سے لدی جھاڑیوں میں غائب ہو گئی۔۔ اور اب کی بار دیکر جھنجھلایا تھا۔۔ اسی لئے اس کے پیچھے بھاگا۔۔ مگر عرازہ بھاگتی چلی گئی۔۔ ڈریگن لینڈ کا شاہی باغ تھا جہاں حد نگاہ گلابی پھول کھلے ہوئے تھے۔۔ سردی کے موسم میں جادوئی قسم کی دھند نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔۔ آسمان سے باتیں کرتے گھنے سرسبز درختوں جن کی سات رنگ کی بیریز تھیں ان میں ہر رنگ کے ہمنگ برڈ چہچہا رہے تھے ایسے میں ایک ،بہت خوبصورت دلکش نقرائی ہنسی کی جلترنگ کی آواز کی بازگشت پورے باغ کے پتے پھولوں اور پرندوں کو جھومنے پر مجبور کر دیتی۔۔

کنگ دیمِر،، آج مجھے نہیں پکڑ پاؤ گے آپ،،، وہ کہتی کھلکھلا کر ہنسی۔۔ اور ایک درخت کے آؤٹ میں چھپ گئی۔۔

عرازہ،، آج اگر میں نے آپ کو پکڑ لیا تو آج مجھے آپ نہیں روک پائیں گی،،، کنگ"
دیمِر کا لہجہ معنی خیز تھا۔۔ عرازہ کو آواز اپنے دائیں جانب سے آ رہی تھی وہ بائیں جانب بھاگی۔۔ (جبکہ یہ دیمِر کا بس ایک ٹریپ تھا۔۔ اس نے اپنی آواز کی بازگشت کا سہارا لیا تھا) اور اب عرازہ بھاگتی ہوئی سیدھا اس کے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔ اس نے ہلکی سی چیخ ماری۔۔ دیمِر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔ مگر تبھی جیسے دونوں ایک دوسرے کی نگاہوں میں ڈوب کر ہر چیز سے بیگانہ ہوئے تھے۔۔ وقت اور لمحے وہیں ساکت ہو گئے۔۔ وہ ایک دوسرے کی بانہوں کے حصار میں تھے۔۔ دونوں کو ایک دوسرے کی نگاہوں میں ایک دوسرے کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔۔ عرازہ کا بے تحاشا حسین نرم و گداز وجود دیمر کے حواس خمسہ پر جادو کرتا اسے ہوش کی دنیا سے بہت دور لے کر جاتا بری طرح بہکا گیا تھا۔۔ تبھی وہ ہلکا سا جھکا۔۔ عرازہ نے اس کی نگاہوں کا فوکس اور اس کا ارادہ جان کر اپنے نگاہیں جھکائیں۔۔ کنگ دیمِر کے لبوں نے عرازہ کے لبوں کا ہلکا سا چھوا ہی تھا۔۔
جب فضا ایک طیش و اشتعال سے پاگل ڈریگن کی دہشت زدہ بھیانک اور گھناؤنی سی

دھاڑ سے گونج اٹھی۔۔ عرازہ سیکنڈز میں خوف سے ایسے سفید پڑ گئی جیسے بدن سے تمام لہو نچوڑ لیا گیا ہو۔۔۔ عرازہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑیں۔۔ جبکہ دیمِر اطمینان سے وہیں کھڑا رہا۔۔

،،، کنگ دیمِر ،،، چھپ جایئے ،،، پلیز ،،،، بھاگ جایئے یہاں سے ،،، چھپ جائیں "
عرازہ نے حواس باختہ ہوتے دیمِر کو جھنجھوڑ ڈالا۔۔ اسی لمحے کنگ کاسپر ڈریگن بناز مین پر ان سے چند قدم کے فاصلے پر اترا تھا۔۔ ڈریگن کی دہشت ناک غراہٹ اور دھاڑ بتا رہی تھی کہ وہ کس قدر غصے میں ہے اور کیا کیا قہر برپا کرنے والا ہے۔۔

عرازہ جھٹکے سے اس کی جانب مڑی اور دیمِر کی ڈھال بن گئی۔۔ اور غم و غصے اور خوف و وحشت جیسی ملی جلی کیفیت کے ساتھ اس حیوان کو دیکھا۔۔ ڈریگن نے اپنی ٹیل کے ایک ہی وار سے عرازہ کو چند فٹ دور اچھال دیا۔۔ کنگ کاسپر نے آگ اگلی اور اس

نازک جلی پری زاد کا بایاں کندھا اور چہرہ موڑ لینا کی وجہ سے چہرے کا بایاں رخ بری طرح جھلسا دیا۔۔

دیمِر،،، عرازہ چلائی۔۔ اور اٹھ کر دیمر کو دیکھنے کے لیے بھاگی۔۔ مگر اتنی ہی تیزی سے کنگ کاسپر انسانی روپ میں واپس آکر اسے رستے میں بازو سے دبوچ گیا تھا۔۔

ہاتھ مت لگاؤ مجھے شیطان کہیں کے،،، چھوڑو،،، میں نے کہا چھوڑ دو مجھے،،،،، عرازہ مزاحمت کرتے ماہی بے آب کی طرح مچلی۔۔ مگر اس کے سر پر تو جانے کونسا جنون کونسا خون سوار تھا کہ کنگ کاسپر اس کے بال مٹھی میں جکڑ لیے۔۔ عرزاہ کے منہ سے آہیں اور سسکیاں بر آمد ہونے لگیں۔۔ دیمِر باغ کے گھاس پر ڈھیر ہو گیا تھا۔۔ کنگ کاسپر نے اپنی میجک سٹک کا رخ دیمر کی جانب کیا تو میجک سٹک میں سے نکلنے والی آگ دیمِر کا مزید جلانے لگی۔۔

دیمِر،،،،،،، کنگ کاسپر چھوڑ دو اسے،،،، جو سزا دینی ہے مجھے دو،،،، عرزاہ چلائی۔۔"

"تم کس کی کوئین ہو،،، کس کی بیوی ہو،،، زرا اپنے منہ سے بتانا مجھے،،،،، کنگ کاسپر نے اس کے بالوں کو جھٹکا دے کر ایسے دھاڑ کر کہا کہ عرزاہ روح تک کانپ اٹھی۔۔ مگر وہ دیمِر کے زخمی وجود کو دیکھتے مسلسل نفی میں سر ہلاتی رہی۔۔ جیسے اس شیطان کو اس کی مرضی کا جواب نہیں دینے والی تھی۔۔ "چھوڑ دو اُسے،،، دیمِر،،،، عرازہ نے اپنے بال چھڑنے کی کوشش کی۔ اپنے میجک سے اس پر کئی وار کیے۔۔ مگر وہ جیسے مردار کی طرح ڈھیٹ بنا کھڑا رہا۔۔ کاسپر نے دیمِر پر ایک اور وار کیا۔۔ عرزاہ کے لبوں سے ایک دلخراش چیخ برآمد ہوئی۔۔

میں کنگ کاسپر کی کوئین ہوں،،، کاسپر کی بیوی ہوں،،، عرزاہ نے چیخ چیخ کر روتے" ہوئے کہا۔۔ کنگ کاسپر کے لبوں پر ایک استہزایہ مسکراہٹ رینگی۔۔ عرازہ نے بے بسی سے دیمِر کا نیم جاں وجود دیکھا۔۔ اس نے خود کو چھڑانے کی پھر جان توڑ کوشش کی۔۔ مگر اگلے ہی لمحے ہوا میں معلق ہو کر وہ اسی عقوبت خانے (شاہی محل) میں تھی۔۔ عرزاہ کے چیخنے چلانے اور آہوں سسکیوں کے باجود وہ اسے بالوں سے گھسیٹ کر اپنی خواب گاہ میں لے جا رہا تھا۔۔ آخر اپنی خواب گاہ میں آکر کاسپر نے اسے اپنے بستر پر پٹخا۔۔ عرزاہ تڑپ کر سیدھی ہوئی اور کھسک کر پیچھے ہٹتے وہاں سے اٹھنے لگی مگر کاسپر نے جھپٹ کر اس کی گردن دبوچ لی۔۔

جب تمھیں پتہ ہے کہ تم کس کی کوئین ہو تو اس کے پاس جانے کی ہمت بھی کیسے" کی،،؟؟؟ کیسے اسے خود کو چھونے بھی دیا،،،، تم صرف میری ہو،،، سنا تم نے،،، تم صرف میری ہو،،، اتنی ہی آگ لگی ہے کسی کی قربت پانے کی تو مجھ سے کہو،،، ابھی

تمھارا یہ شوق پورا کر دیتا ہوں،،،، کاسپر نے دھاڑ کر کہتے اس کی گردن پر مزید دباؤ بڑھایا۔۔ اور اس کے قریب ہوتے اس پر کسی گہری گھٹا کی طرح چھا گیا۔۔ سرخ لباس وہ مہکتا نازک وجود اس وقت کاسپر کی مکمل دسترس میں تھا جس کی طلب نے کاسپر کے جسم جاں میں شعلے سے بھڑکا رکھے تھے۔۔ عرازہ کے سر پر سرخ پھولوں کا کراؤن تھا اور سرخ بالوں کی آبشار اس وقت کاسپر کے بستر پر پھیلی ہوئی تھی۔۔ مخمل سا گداز وجود کاسپر کے بہت قریب تھا۔۔۔ عرازہ کا چہرہ شدت ضبط سے سرخ ہو رہا تھا کیونکہ کاسپر اس کی گردن پر دباؤ بڑھا رہا تھا۔۔۔ عرازہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا بازو پکڑا اور اپنے ناخنوں سے اس کی کلائی نوچ ڈالی۔۔۔ مگر اسے اثر کہاں تھا وہ تو اتنے دنوں بعد اسے اس لباس اور سجاوٹ میں اپنے بستر پر موجود بس دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ کاسپر نے اس کی گردن چھوڑی۔۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے کے مناظر دیکھ کر جو اس کے جسم و جان میں ابال سے اٹھے تھے وہ اب کسی جھاگ کی طرح بیٹھ گئے تھے۔۔ اور اب کاسپر نے اس کی کلائیاں اپنی گرفت میں لے کر انھیں بیڈ پر لاک کیا تھا۔۔

چھوڑو مجھے،، دور ہٹو،،، عرزاہ مچلی۔۔ مگر کاسپر نے اسے مچلنے سے روکنے کے لیے اپنی" ایک ٹانگ اس کی دونوں ٹانگوں پر رکھ کر اسے مزید بے بس کیا۔۔ وہ لمحہ بہ لمحہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب لا رہا تھا۔۔

میں کنگ دیمِر سے محبت کرتی ہوں،، انھیں کی کوئین بنوں گی،،، اسی لئے مجھے چھونے" ،،، کی ہمت بھی مت کرنا

عرازہ کے الفاظ نہیں پگھلا ہوا سیسہ تھا۔۔ سارا فسوں پل میں چھناکے سے ٹوٹا تھا اور کاسپر کے سر پر ایک الگ ہی وحشت اور جنون سوار ہو گیا۔۔ تبھی ہلکا سا جھک کر اس کے کندھے پر اپنے دانت گاڑھ دیئے تھے۔۔ عرازہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

سوچ رہا ہوں تم سے زبردستی کروں،،، پھر تو تمھارے لئے میرے پاس آنے کے"
علاوہ کوئی آپشن نہیں ہو گا ناں،،، ہے ناں،،، کاسپر نے سرد و وحشی لہجے میں کہا۔۔ اور
اس کے لبوں پر جھک گیا۔۔ عرازہ بری طرح جھٹپٹائی مگر اس کی وحشت بھری گرفت
میں محض پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔۔ وہ جو عجیب جنون لیے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔ اب
جانے کیا ہوا تھا کہ اسے نرمی سے چھونے لگا۔۔ اس کے لبوں پر اپنی شدت بکھیرتے
کاسپر نے اس کے بائیں کندھے سے لباس نیچے سرکایا اور اس کے ٹیٹو کو اپنے ہاتھ کی
انگلیوں سے چھوا اور اس بے باک جسارت پر عرازہ کو لگا وہ سچ مچ مر جائے گی۔۔ عرازہ
نے سر توڑ کوشش کی اس کی گرفت سے نکلنے کی۔ مگر پھر شاید قدرت کو ہی اس پر رحم
آیا تھا کہ خواب گاہ کا دروازا کسی نے زور سے دھڑ دھڑایا تھا۔۔ کاسپر طیش و اشتعال سے
پاگل ہوتا عرازہ پر سے ہٹا۔۔ عرزاہ سیکنڈز میں اس کی وحشی گرفت سے دور ہوتی بے
تحاشا روئی تھی۔۔

کون ہے باہر،،، اور ہمت کیسے ہوئی دستک دینے کی،،، وہ حلق کے بل دھاڑا تھا۔۔"

کنگ کاسپر،،، میں ہوں للت،،، آقا نے یاد کیا ہے آپ کو،،، للت نے دھڑلے سے" اندر آکر کہا۔۔ اندر کا منظر اس کے لئے انتہائی غیر متوقع تھا۔۔ عرازہ اس کی خواب گاہ میں موجود اپنے شولڈر سے اپنا لباس درست کر رہی تھی اور ساتھ بری طرح رو رہی تھی۔۔ للت نے ایک قہر آلود نگاہ اس پر ڈالی۔۔ جب کہ کاسپر نے اپنا شاہی گاؤن اٹھا کر اپنے کندھوں پر گرایا تھا۔۔

یہ یہاں کیا کر رہی ہے،،، للت نے نفرت آمیز لہجے میں کہا تھا۔۔"

اپنے کام سے کام رکھو للت،،، کاسپر نے سرد لہجے میں کہا اور ایک خون آشام نگاہ اس" پر ڈالی۔۔

Wahiba fatima.info

اس خواب گاہ سے باہر جانے کی ہمت مت کرنا،،، نہیں تو زندہ جلاڈالوں"
گا،،، سمجھیں،،، وہ کہتا للت کی جانب دیکھے بغیر خواب گاہ سے باہر نکل گیا۔۔ للت نے
ایک حقارت بھری نگاہ اس پر ڈالی۔۔

،،، تمھاری بس یہاں یہی اوقات ہے لڑکی،،، بس ایک استعمال کرنے والی چیز جیسی"
اس کے بعد میرے ہاتھوں ایک دردناک موت تمھارا مقدر ہے،،، وہ کہتی باہر نکل
گئی۔۔ عرازہ نے ان کے جانے کا بعد تھوڑا انتظار کیا اور پھر محل کے ان غلیظ کالے
سائے سے پہرے داروں پر قہر برپا کر کے اپنا تمام غم و غصہ ان پر نکالا اور محل سے
شاہی باغ بھاگ آئی۔۔ وہاں سے دیمر کو آزاد کروایا اور وہ لوگ بلیک فوریسٹ کی جانب
بھاگ آئے۔۔

ایڈم اور ادیہ اس وقت ایک تہہ خانے میں قید تھے۔۔ دونوں جس دن سے آئے تھے اسی دن سے ریلوے سٹیشن سے انھیں ایک پراسرار سی ان دیکھی طاقت کھینچ کر ایک کاٹیج کے اندر لے آئی تھی۔۔ پھر جب ہوش آیا تو دونوں نے خود کو ایک تہہ خانے میں قید پایا تھا۔۔ وہ ایک پراسرار سیاہ لباس والی خوفناک اور بھیانک سی بڑھیا تھی تو انھیں بلیک میل کیے جا رہی تھی۔۔ اس کے مطابق ایڈم اور ادیہ کو ہر قیمت پر ایلن کو اس کے پاس بلانا تھا۔۔ وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ ایلن ابیل کے قریب رہے یا کسی بھی قیمت پر اس سے شادی کرے۔۔ اسی لئے ایلن کی پھپھو کی بیماری کا بہانہ گھڑ کر وہ سے یہاں بلانا چاہتی تھی۔۔ مگر وہ یہاں آئی ہی نہیں۔۔ اب بھی ایڈم اور ادیہ خوفزدہ سے زمین پر بیٹھے تھے اور وہ بری طرح چیخ چنگھاڑ رہی تھی۔۔

تمھاری بیٹی نے اس جیک کے بیٹے سے شادی کر لی ہے،،، اور اب اسے مرنا ہو گا،،، اس بڑھیا نے ہاتھ سے اشارا کیا۔۔ تو اس کے ہاتھ سے سیاہ دھواں سا نکلا اور دو ہیولوں میں بدل گیا۔۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سیاہ دھواں ایڈم اور ادیہ کے اندر داخل ہو گیا۔۔ اب ایڈم اور ادیہ کی آنکھوں کی پتلیاں بلکل ساکت ہو چکیں تھیں۔۔

جاؤ اپنے گھر جاؤ،،، اور ایلن کو کنگ ابیل سے الگ کر کے ختم کر دو،،، ان دونوں کا ملن نہیں ہونا چاہیے،،، ہو گیا تو تم دونوں کو نہیں چھوڑوں گی میں،،،، وہ مکروہ آواز میں چیخی تھی۔۔ ایڈم اور ادیہ وہاں سے فوری نکلے اور گھر کی جانب روانہ ہوئے۔۔ طویل مسافت طے کر کے وہ گھر واپس آ چکے تھے۔۔

ادھر ابیل اور ایلن گھر واپس آئے تھے تو جیک اور رنجنا نے ان کا بھرپور استقبال کیا تھا۔۔ ابھی وہ ٹھیک طرح سے گھر آکر بیٹھے بھی نہ تھے کہ تبھی محلے کے ایک لڑکے نے ایلن کو اطلاع دی کے ایڈم نے ایک ہنگامہ کھڑا کر رکھا ہے۔۔ ادیہ کو گھر سے باہر نکال کر خود کو گھر میں بند کر لیا ہے۔۔ اور کے اندر آگ بھی لگی ہوئی ہے۔۔

پاپا،،، ایلن تڑپ اٹھی۔۔ ابیل نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔ مگر وہ ایسی بے قرار ہوئی کے اپنا ہاتھ چھڑا کر اپنے گھر کی جانب بھاگی۔۔

Wahibatfatima.info

Demir and Araza special ♡

عرازہ اور دیمر اس وقت بلیک فوریسٹ میں موجود تھے اور عرازہ ایک پتھر پر بیٹھی بس روئے جا رہی تھی۔۔

آخر آپ کو کیا ہوا ہے آپ بتاتی کیوں نہیں عرازہ،،، دیمر نے نرمی" سے اس کا ہاتھ تھام کر دھیمے سے پوچھا تو اس کے رونے میں شدت ہی آئی۔۔ لیکن اب کی بار اس نے اپنے کندھے سے اپنی فراک ہٹا

Wajiha fatima.info

کر وہاں سے اس درندے کی درندگی کے نشانات اسے دیکھائے تو دیمر لب بھینچ کر رہ گیا۔۔

یہ اس نے کیا،،، دیمر کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔۔ عرازہ نے" اثبات میں سر ہلایا۔۔ اور پھر سارا واقع بڑی اذیت سے اسے کہی سنایا۔۔

Wahiba Tahira.info

وہ میرے ساتھ کچھ برا کر گزرے گا دیمر،، مجھے بہت ڈر لگ رہا"
ہے،،، عرازہ نے آنسو بہاتے اس کی جانب دیکھ کر کہا تو دیمر نے
اسے اپنے سینے سے لگالیا۔۔

میرے ہوتے ہوئے ایسا کچھ نہیں ہو سکتا کوئین عرازہ،،، چلیں"
میرے ساتھ،،،، دیمر نے اٹھ کر اس کا ہاتھ تھاما۔۔

مگر کہاں،،؟؟؟ عرازہ نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔ مگر وہ"
خاموش رہا۔۔ پھر دیمر اور عرازہ بلیک فوریسٹ سے چلے۔۔ یہاں

Wahiba Fatima

ہر طرف سیاہ مٹی سیاہ پہاڑ اور ڈارک براؤن بغیر پتوں کے درخت اور جھاڑیاں تھیں۔۔ جنھیں پار کر کے وہ لوگ ایک اور وادی میں داخل ہوئے تھے۔۔ مگر اب کی بار حیران ہونے کی باری عرازہ کی تھی کہ اس نے اب تک اس اجڑے ہوئے ڈریگن لینڈ میں اس سے زیادہ خوبصورت، خوابناک اور ہری بھری جگہ نہیں دیکھی تھی۔۔ وہ ایک باغ تھا شاید مگر سرخ رنگ کے درختوں اور پودوں کا۔۔ ان چلتے چلتے چونکے شام ہو گئی تھی تو شام کے دھندلکے میں وہ منظر بے تحاشا خوبصورت لگ رہا تھا۔۔ پہاڑ کے سامنے میں سرخ پھولوں سے نکلنے والے چھوٹے چھوٹے چمکتے جگنوں برقی قمقموں سا منظر پیش کر

رہے تھے۔۔ ہر رنگ کی تتلیاں یہاں وہاں اڑ رہیں تھیں۔۔ وہ دیمر کا ہاتھ تھامے پہاڑ سے گرنے والے واٹر فال کے قریب آئی تو جگنو ان کے ارد گرد رقص کرنے لگے۔۔

"،،،دیمر،، یہ کونسی جگہ ہے،،،؟؟؟ یہ بہت بہت خوبصورت ہے" عرازہ نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا تو دیمر زیر لب مسکرا دیا۔۔

"یہ ڈیزائر گارڈن ہے عرازہ،،، ڈریگن لینڈ کے تخت کا جانشین یا کوئین اپنے دماغ میں یہاں کا جو بھی منظر ڈیزائر کریں گیں،،، یہ

گارڈن خود کو ان کی ڈیزائر میں ڈھال لے گا،،، دیمر نے مسکرا کر کہا۔۔

،،،تو آپ نے سرخ رنگ کیوں سوچا دیمر"

کیونکہ آپ سرخ رنگ میں بے تحاشا حسین لگتی ہیں عرازہ،،، میں" نے آج سے پہلے کسی کو سرخ رنگ میں اتنا حسین نہیں دیکھا جتنا کہ ،،، آپ لگتی ہیں کہ کوئی آپ کو دیکھ کر خود سے اپنا ہر اختیار کھو دے وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔۔ دیمر نے اس کا ہاتھ تھاما اور چلتا

رہا۔۔ پھر وہ چشمے کے دامن میں آن ٹھہرے تھے اور وہاں پر ایک چھوٹا سا جادوئی ہٹ دیکھا۔۔ عرازہ اس چھوٹے سے گھر کو بغور دیکھتی اس کے ارد گرد چکر لگا کر خوش ہوتی رہی۔۔

دیمر یہ کتنا خوبصورت ہے،، مگر چھوٹا سا ہے،،، عرازہ نے اعتراض" اٹھایا۔۔

اگر آپ بھول گئیں ہیں تو میں پھر سے بتاتا چلوں کوئین کہ یہ" ڈیزائر گارڈن ہے،،، اور یہ ہٹ بھی جادوئی ہے،، باہر سے چھوٹا دکھ

رہا ہے،،، آپ اسے اندر سے جتنی کشادگی کی ڈیزائر رکھیں گی یہ اتنا ہی کشادہ ہو جائے گا،،، دیمر نے اس کی جانب محبت بھری آنچ دیتی نگاہوں سے دیکھا۔۔

نہیں نہیں دیمر،، بیشک چھوٹی جھونپڑی کیوں نا ہو،، میں اس میں" بھی آپ کے ساتھ رہ سکتی ہوں،،، جبکہ اس جانور کے ساتھ اس محل میں بھی نہیں رہنا چاہتی،،، یہ دیکھنے میں بہت عالی شان لگ رہا ہے دیمر،،، ایسا لگ رہا ہے،،، جیسے ہی ہم اندر جائیں گے دنیا بدل جائے گی اور ہم یہاں محفوظ ہو جائیں گے کہ وہ حیوان تو کیا اس کی

کوئی طاقت ہم تک نا پہنچ پائے گی،، ہمیں یہاں کوئی بھی نہیں ڈھونڈ پائے گا،،، عرازہ نے اس کے پھیلائے ہاتھ تھام کر کہا تو دیمر آہستگی سے اس لئے ہٹ میں داخل ہو گیا۔۔ اندر کا منظر بھی اپنے اندر ،، ایک الگ دنیا لئے ہوئے تھا۔۔ وہ گلابی اور سیاہ امتزاج کے پردوں پھولوں اور خوشبوؤں میں بسا ایک پراسرار سا گھر تھا۔۔ عرازہ ایک بڑے کمرے سے ایک چھوٹے کمرے میں آئی۔۔ وہاں ایک پراسرار سی کھڑکی تھی جس کے باہر کا منظر بہت ہی زیادہ عجیب اور خوبصورت تھا۔۔ حد نگاہ بڑی بڑی بیلیں اور بڑے بڑے پمپکن پڑے تھے۔۔ ولعرازہ کھڑکی میں کھڑی ہوئی۔۔۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کوئین عرازہ کہ آپ یہاں میرے ساتھ" بلکل محفوظ ہیں،،، میں اس کاسپر تو کیا کسی دوسری شیطانی مخلوق یا اس گارڈن کی ہوا کو بھی آپ کو چھونے نہیں دوں گا کوئین،،، وہ بھاری گھمبیر مدہوش کن لہجے میں (جس میں جانے کتنے راز پوشیدہ تھے) اس کی کمر کو تکتا ہوا بولا تو وہ سکون سے مسکرائی۔۔

یہ بہت خوبصورت اور خوابناک ہے دیمِر،،، کیا کبھی ایسا نہیں" ہو سکتا کہ ہم ہمیشہ کے لئے یہیں رہ جائیں،،، اس کنگ کاسپر کا ہماری

زندگی میں دور دور تک کوئی نام و نشان تک نا ہو،، ہم یوں ہی صدا ان جھرنوں اور پھولوں کے بیچ شاد و آباد رہیں،، سب سے دور چلے ،،، جائیں اور

ابھی وہ کچھ اور کہتی کہ دیمر اس کی پشت کے بہت قریب چلا آیا تھا۔۔۔ اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور ایک نظر باہر دیکھتا اس کے کان کے قریب جھکا۔۔۔

Wahba Fatima.info

یہ سب حسرت نہیں رہے گا کوئین،،، میں آپ کے سب خواب
پورے کرنے کو تیار ہوں،،، بس ایک مرتبہ مجھے اس کی اجازت
چاہیے،،، ہم اپنا ایک الگ جہاں بنائیں گے،،، جہاں ہم ہوں گے اور
ہماری خوشحال دعایا،،، کسی شیطان یا چڑیل کا ہم تک دور دور تک
کوئی سایہ بھی نہیں پہنچ پائے گا،،، ہم ہمیشہ کے لیے ساتھ رہیں
گے،،، اور سب سے بڑھ کر آپ اپنے انسانی والدین سے بھی مل
،،، پائیں گی

کیا سچ میں دیمر،،، ایسا ممکن ہے،،، لیکن یہ سب ہو گا"

کیسے،،،؟؟؟؟ وہ بہت طاقتور ہے،، ہم کیسے اس کا مقابلہ کر پائیں گے،،،؟؟؟ اسے شکست دینا بہت مشکل ہے،،،، عرازہ دیمتر کی جانب گھومی اور آنکھوں میں اداسی لئے اس کی آنکھوں میں جھانکا تو دیمر نے اس کا چہرہ تھام کر اس کے ماتھے پر اپنے سلگتے لب رکھے۔۔

،،، مشکل ہے مگر نا ممکن نہیں،،، اگر ہم دونوں کی شادی ہو جائے"

،، ہم ڈریگن لینڈ کے کنگ اور کوئین بن جائیں تو یہ سب ممکن ہے

،،،، پھر سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہو گا اور وہ کچھ نہیں کر پائے گا

کیسے دیمر،،، کیسے ؟؟ یہ سب کیسے ہو گا،،، عرازہ اب پوری طرح"
اس کی جانب متوجہ تھی۔۔ دیمر نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔ اور اس
کمرے سے نکل کر ایک جانب چلنے لگا۔۔ آخر وہ اسے لئے ایک
کمرے تک آیا۔۔ یہ ایک اور پراسرار سا کمرا تھا جو ہر طرف سے بند
تھا اور اس میں ملگجا سا اندھیرا تھا۔۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرا تھا۔۔ دیمر
نے اور عرازہ اس کمرے میں داخل ہوئے تو دیمر نے دروازا لاک
کر دیا۔۔

دیمر،،، عرازہ نے گھبرا کر اسے پکارا کیونکہ وہ کمرا بہت پراسرار تھا۔۔ جس میں بس ایک بے حد کشادہ مخملیں بچھونے کی مسہری بچھی ہوئی تھی اور کوئی دوسری چیز لکڑی سے بنے کمرے میں موجود نہیں تھی۔۔۔ عرازہ کا ماتھے پر پسینے کے قطرے موتیوں کی صورت جگمگائے۔۔ وہ ابھی تک اسی سرخ لباس میں تھی۔۔ عرازہ کی گھبراہٹ دیکھ کر دیمر اس کے روبرو آیا۔۔۔ تب اس نے عرازہ کا بایاں ہاتھ تھاما۔۔ اور اس میں سے با آسانی کاسپر کی رنگ اتار دی۔۔ اور اتنی ہی تیزی سے ایک اور رنگ پہنا دی۔۔ جس کے دمکتے سلور

کوہ نور ہیرے میں سے ایک روشنی پھوٹی اور ایک جھماکے سے ساری جگہ پھیل گئی۔۔

میں آپ کو یہاں اس لئے لایا کہ نہیں چاہتا تھا کہ ااس روشنی کی" جانب کوئی متوجہ ہو،،، اب یہ رنگ مجھے پہنائیں،،، دیمر نے اس کی جانب ایک رنگ بڑھائی جو کہ عرازہ نے اس کے ہاتھ سے تھام کر دیمر کے ہاتھ میں پہنائی تو پھر سے روشنی کے جھماکے کا عمل دہرا گیا۔۔ دیمر نے ہاتھ بڑھا کر عرازہ کو اپنے قریب کیا۔۔ اور اس کی

پشت پر اس کے بہت قریب آکر عرازہ کی گردن میں ایک نیکلس بھی پہنا دیا۔۔

ہماری شادی ہو گئی ہے عرازہ،،، اور اب آپ میری کوئین بن" گئیں ہیں،،، آپ پر صرف میرا حق ہے،،، اب اگر یہ ادھوری رات مکمل ہو جائے تو ہمیں کوئی شکست نہیں دے پائے گا،،، وہ اس کی پشت پر کھڑے ہو کر دھیمے لہجے مثاس کے کان میں بولا تو اس کی سانسوں کی سلگتی تپش عرازہ کو اپنی پچھلی گردن پر محسوس ہوئی۔۔

کک،،، کیا دیمر،،، یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں،،، مجھے سمجھ نہیں"
آئی،،، عرازہ نے سر جھکا کر ہاتھ کی انگلیاں چٹختے ہوئے گھبرا کر
پوچھا۔۔

کوئین عرازہ اگر آج رات ہمارے ملن کے یہ جگنو گواہ بنے تو کل"
صبح بہت حسین ہو گی یہ تتلیاں رقص جمائیں گیں،، کوئلیں ملن کے
گیت گائیں گی،، یہاں ایک نیا آزادی بھرا سویرا آپ کا انتظار کرے
گا جو آپ کی زندگی کے صفحے پلٹ دے گا آپ خود یقین نہیں کر پاؤ
گی،، دیمر کا لہجہ مدہوشی بھرا تھا۔۔ اس نے پشت سے عرازہ کے

کندھے مضبوطی سے تھامے۔۔اور اس کے سرخ بالوں میں چہرہ چھپا کر مدہوشی بھرے لہجے میں کہا۔۔

دیمر،،،، عرازہ گھبرائی تھی۔۔"

عرازہ اگر یہ دو جسموں کا تعلق ایک ہو کر دو روحوں کا تعلق بن" جائے تو ہمیں کوئی الگ نہیں کر پائے گا،،، دیمر نے اس کے کندھے اور پچھلی گردن پر اپنے پر تپش لبوں کا لمس چھوڑا۔۔وہ محسوس کر رہا تھا عرازہ پوری طرح کپکپا رہی ہے۔۔اور جیسے جیسے دیمر اس کے

قریب آرہا تھا ویسے ویسے ہی کمرے میں اندھیرا گہرا ہو رہا تھا۔۔

عرازہ خاموش ہو گئی۔۔

تو پھر کوئین اس خاموشی کا کیا مطلب سمجھے یہ کنگ،،، میری جان"

کیا آپ تیار ہیں،، اس کنگ کو اجازت ہے کہ وہ تعلق جو آپ

میرے علاوہ کسی سے بھی نہیں بنانا نہیں چاہتیں میں آپ سے

بنالوں،، کیونکہ اب تو ہماری شادی بھی ہو چکی ہے،،، میں آپ کو

پوری طرح اپنا بنانا چاہتا ہوں،،، آپ کے وجود کو خود کی خوشبو سے

معطر کرنا چاہتا ہوں،،، آپ کو پا کر مکمل ہونا چاہتا ہوں،،، بولیں

کوئین،،، اسکی خاموشی کو محسوس کرتے دیمر نے اسے بازوؤں کے گھیرے میں جکڑا۔۔ آخر وہ دھیمی سرگوشی میں بولی۔۔

"دیمِر میں صرف آپ سے محبت کرتی ہوں،،، یہ شادی ہو گئی ہے تو ،،مجھے آپ کا ہونے میں کوئی اعتراض نہیں،،، میں آپ کی ہوں آپ کی ہی بن کر رہنا چاہتی ہوں،،، بہت محبت کرتی ہوں آپ ،،،سے،،، اس قاتل کی ہونے سے اچھا ہے میں مرنا پسند کروں گی اس سے پہلے وہ مجھے آپ سے چھین لے،،، میں پوری طرح آپ کی ہونا چاہتی ہوں،،، عرازہ نے اس کی جانب پلٹتے ہوئے پہلی پیش

قدمی کرتے دیمر کی گال پر اپنے مخملیں لب رکھے۔۔ دیمر نے یہ پیش قدمی قبول کرتے ہوئے اس کے لبوں پر لب رکھے اور اسے کمر سے تھام کر اسے زرا سا اوپر اٹھایا تھا۔۔ دیمر آپ ی آنکھیں بند کیے پوری طرح اس میں مدہوش تھا۔۔ وہ اس شدت سے اسے چھو رہا تھا کہ عرازہ کی جان پر بن آئی تھی۔۔ دیمر نے اس کے لبوں کو آزادی بخشے بغیر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھالیا۔۔ وہ جیسے ہی اس بستر کی جانب بڑھا عرازہ کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔۔ وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی اور دیمر اسے تنفس بحال کرنے کا موقع شاید دینا

نہیں چاہتا تھا۔۔ آخر دیمر نے اسے اس مخملیں مسہری پر اتارا تو عرازہ نے سسکی کی صورت ایک گہری سانس خارج کی۔۔

دیمر،،،، عرازہ نے اسے خود پر جھکتے دیکھ اسے پکارا۔۔ وہ دھیمے دھیمے پوری کی پوری لرز رہی تھی۔۔ دیمر اس کی پتلی ہوئی قابلِ رحم حالت پر گہرا مسکرایا۔ جو شیٹ مٹھی میں دبوچے سختی سے آنکھیں بند کر کے لیٹی گہرے گہرے سانس بھر کر خود کو اس کے پاگل پن کو جھیلنے کے لئے تیار کر رہی تھی۔

میں آج آپ کی روح میں اترنا چاہتا ہوں،،، اپنا حوصلہ بلند کئے"
کوئین،،، کہ ڈریگن لینڈ کے کنگ کو برداشت کرنے کی ہمت کسی
میں نہیں،،،، دیمِر نے اس کے کان میں بھاری گھمبیر سرگوشی
کرتے اس کے کان کو اپنے لبوں سے کاٹا۔

دیمِر،،،، عرازہ نے تڑپ کر سسکی سی بھر کے اسے پکارا۔"

یس مائی لارڈ،،،، دیمِر معنی خیز سا گہرا مسکرایا۔

Wahbatfatima.info

دیمر،،، آپ مجھے خوفزدہ کر رہے ہیں،،، عرازہ نے گہرے سانس بھرتے بے بسی سے کہا۔ اور اس کی جانب سے کروٹ بدل کر اپنا رخ پھیر لیا۔۔۔

کوئین عرازہ،، سچ میں مجھے یہی لگتا ہے کہ آج میری شدتیں شاید آپ کی جان لے لیں،،، میرا جنون،،، میرا ایگریسو روپ ابھی آپ نے نہیں دیکھا،،، صرف کنگ دیمر کی نرمی دیکھی ہے،،، لیکن آج اس رات کی گہرائی ہر حد پار کرنے کا کہہ رہی ہے،،، یہ فسوں خیز لمحے آپ کے اس بے تحاشا خوبصورت وجود پر اپنا جنون اتارنے پر

اکسار ہے ہیں مجھے،، پہلو سہلاتے اس کی پچھلی گردن اور کمر پر اپنی شدتیں بکھیرتے وہ گویا ہوا تو عرازہ کی جان لبوں پر آگئی۔ یوں بھی وہ جیسے جیسے نزدیکیاں بڑھا رہا تھا۔ ان کے درمیان حائل تمام پردے سرکتے جا رہے تھے۔ وہ بے حد قریب چلا آ رہا تھا۔۔ کچھ دیر کے چٹکی بجاتے ہی ہٹ میں گھپ اندھیرا چھا گیا تھا۔۔ بس ان کے ٹیٹو اور انگوٹھیوں کے ہیرے ہی اندھیرے میں جگمگا رہے تھے۔۔ عرازہ گھبرا کر ایک جھٹکے سے مڑ کر اس کے سینے میں گھسی تھی۔

دیمر،، آپ کی یہ باتیں میری جان لے لیں گی،،،،، وہ روہانسی" ہوئی۔

نہیں تو،، میں تو بس بتا رہا تھا کہ میرے پیار کرنے کا انداز بہت" مختلف ہو گا،،، آپ خوفزدہ نا ہو جائیں،،، اسی لئے،،، دیمر نے چول کر اس کی گردن پر اپنے دانت گاڑھ دیئے تو عرازہ بلبلا اٹھی۔۔ عرازہ نے اس کے کندھوں کو اپنے ہاتھوں سے شدت سے تھاما تو عرازہ کے ناخن اس کے کندھوں میں گڑھ گئے۔۔ مگر یہاں اثر کس کو تھا۔۔ وہ گہرا مسکرایا۔ دیمر نے عرازہ کے بال سختی سے مٹھی میں

بھرے تھے۔ اس کا سر اپنے سینے سے نکال کر گردن پر جابجا بیوٹی بون پر، اس کے گالوں پر لوبائٹ کے نشان چھوڑنے لگا تو عرازہ کی سسکیاں اپنے عروج پر تھیں۔۔ اس کی بے باکیوں اور جسارتوں پر کبھی عرازہ کا سانس سینے میں اٹک رہا تھا۔ کبھی وہ گہرے گہرے سانس بھرتی خود کو کچھ ہو جانے سے بچانا چاہتی تھی۔ کہ عرازہ کو لگ رہا تھا آج وہ اس کی جان نکال لے گا۔۔ دیمر بلکل بے اختیار اور ہوش سے بیگانہ ہو کر اب محبت کی گہرائیوں میں اتر رہا تھا۔ جب عرازہ کو لگا کہ وہ اگلا سانس تک نہیں لے پائے گی۔ تبھی اسے تڑپ کر پکارا تھا۔

دیمر،،،،وہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔ مگر وہ سن کب رہا"
تھا۔۔ عرازہ بے تحاشا تڑپنے لگی۔۔ مگر وہ جیسے بے حسی کی چادر
اوڑھ کر اپنی ہر طلب مٹا لینا چاہتا تھا۔۔ وہ عرازہ کو اذیت پہنچا رہا
تھا۔

دیمر،،،میں سچ مچ مر جاؤں گی،،،،اب تو عرازہ اس کے سینے میں"
منہ دیئے رو ہی پڑی۔ وہ کچھ پل کے لیے رکا اور اپنے لبوں سے اس
کے آنسو موتیوں کی صورت چہرے سے چن لیے۔۔ عرازہ نے اس

کی گردن کے گرد بازو حائل کیے۔۔ جب کافی دیر تک دیمر نے دوبارہ کوئی پیش قدمی نا کی تو عرازہ نے سکون سے آنکھیں موند لیں۔ مگر جب وہ مکمل طور پر پر سکون ہو گئی تو دیمر نے پھر سے پوری طرح اس پر قابض ہو کر اس کی سانسوں کو اپنے سانسوں میں الجھائے اس کی نازک سی جان نکالنے میں کوئی کسر نا چھوڑی تھی تھی۔ عرازہ کی روح فنا ہوئی۔ مگر نیم جان سی خود کو اس کے سپرد کر دیا۔۔۔ اگر اسے اس درندے سے آزادی حاصل کرنی تھی اور یہاں سب کچھ ٹھیک کرنا تھا تو اسے ہر قیمت پر اپنے کنگ کو برداشت کرنا تھا۔۔

گہری رات کی تاریکی میں پورے چاند کی چاندنی چھن کر کے ہٹ پر اپنے پر پھیلاتی ان کے اس ملن کی گواہ بنی تھی۔ جبکہ ہٹ میں فسوں خیز خاموشی تھی۔ باہر ہواؤں کے دوش پر اڑتے چمکتے جگنوؤں کی پھولوں پر سرسراہٹ نے سرخ پھولوں میں جیسے ہیرے بچھا دیئے تھے۔ چشمے کے پانی سے تیز روشنی نکل کر باہر تک بکھر رہی تھی۔ یہ ملن بہت عجیب تھا اسی لئے ماحول میں ایک عجیب سا سرور چھایا تھا۔۔

پاپا پلیز،،، میری بات سنیں،،، کچھ غلط مت کیجئے،،، میں ابیل سے پیار کرتی ہوں،، اسی لئے ہم نے شادی کر لی پاپا،،، پلیز،،، ایلن بری طرح رو رہی تھی۔۔ اندر ایڈم بھڑکتی آگ کے دوران چیزیں پھوڑتا پاگل سا ہو رہا تھا۔۔ ایلن اور ادیہ باہر رو رہیں تھیں اور ابیل ایک جانب کھڑا سنجیدگی سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔۔

،،، تمھاری ہمت کیسے ہوئی ایلن جیک کے بیٹے سے شادی کرنے کی" تم نے ہمیں دھوکہ دیا،، اپنی آخری خواہش اپنے دل میں دبائے

میری بہن مر گئی ہے،،، قبر میں اتر گئی ہے،،، تو اب تم کیوں آ گئی ہو یہاں،،، جاؤ اپنے شوہر کے ساتھ جاؤ یہاں سے،، مر جانے دو ہمیں بھی تنہا یہاں پر،،،،، ایڈم اندر چیخ رہا تھا چلا رہا تھا۔۔ ایلن نے ابیل کی جانب حیرت سے دیکھا تو وہ بادل ناخواستہ آگے بڑھا اور پاؤں کی ایک ہی ضرب سے گھر کا دروازا توڑ دیا۔۔ ادیہ اور ایلن اندر کی جانب لپکیں تھیں۔۔ اور جا کر ایڈم۔ کو دبوچ کر ان کے سینے سے لگیں اور بے تحاشا رو دیں۔۔ ایڈم بھی اب پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا جب ابیل کے ماتھے پر بلوں کا جال تھا۔۔ کچھ ہی دیر میں ایڈم نے خود پر قابو پایا تھا۔۔۔

پاپا،، آپ جیسے کہیں گے میں ویسے ہی کروں گی،،، لیکن پلیز اس "
شادی کو قبول کر لیجئے،، پھپھو کی موت خدا کی مرضی تھی،، ان کا
وقت پورا ہو گیا تھا،، لیکن،، میں نے بچپن سے لے کر آج تک آپ
سے جو بھی مانگا آپ نے مجھے لا کر دیا،، اب میں آپ سے اپنا پیار
مانگ رہی ہوں،،، پلیز پاپا،،، مان جائیں ناں،،، ایلن بے تحاشا رو رہی
تھی۔۔ ابیل عجیب سی نگاہوں سے ایڈم اور ادیہ کو بغور دیکھے گیا۔۔
کافی دیر رونے دھونے کے بعد ایڈم نے اپنے آنسو صاف کیے
تھے۔۔

ٹھیک ہے،،، میں تمھیں اس کے ساتھ رخصت کر دوں گا،،، مگر"
یہ شادی کل کو ہماری آنکھوں کے سامنے ہو گی،،، اسی لئے کل تک
تم ہمارے پاس رہو گی،،، اسے کہو جاؤ اور جا کر شادی کی تیاری
کرو،،، ایڈم نے شکستہ سے لہجے میں کہا۔۔ (مگر آنکھوں میں ایک
سرخ سی چمک تھی)

ایلن،،، نو،،، ایلن کے کچھ کہنے سے پہلے ہی ابیل کی تنبیہی آواز"
ایلن کے قریب سے ابھری۔۔ مگر ایلن نے آنکھوں میں آنسو لیے

اس کی جانب منت بھری نگاہوں سے دیکھا اور پھر ایڈم کی جانب دیکھا۔۔

"جی پاپا،، ٹھیک ہے،، آپ جیسا کہیں گے،، بلکل ویسا ہو گا،،، ایلن نے کہا تو ایڈم کے چہرے پر ایک فاتحانہ سی مسکراہٹ تھی۔۔

"میری پیاری بچی،،، ایڈم نے ایلن کو سینے سے لگایا۔۔ ابیل نے ایک آئبرو آچکا کر ایلن کی جانب دیکھا۔۔ تو وہ ایڈم سے الگ ہو کر ابیل کے قریب آئی اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔

Wajiha Fatima.info

"پلیز ابیل،،، میری خاطر،، پلیز،، ایلن کا لہجہ ملتجی تھا۔۔ مگر ابیل کی ماتھے کی رگیں پھول چکیں تھیں۔۔۔ مگر پھر بھی اس نے ایلن کے گال پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"اٹس اوکے،، کوئی بات نہیں،، اپنا خیال رکھنا،، ابیل نے کہتے ایلن کی گال پر نرمی سے اپنے لب رکھے تو ایلن گڑبڑا گئی۔۔ ابیل مشکل سے اس سے دور ہوا اور وہاں سے نکل گیا۔۔ وہ جا رہا تھا اور ایلن کا

دل بہت بری طرح گھبرا رہا تھا ایسا لگتا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہے۔۔اور پھر وہی ہوا۔۔

پورا دن گزار کر گھر کی حالت سدھار کر ایلن نے ڈنر بنایا۔۔اور کھانا کھا کر اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔تب ایڈم اور ادیہ کچن میں گئے۔۔اور وہاں سے ایک بڑی تیز دھار کلہاڑی ہاتھ میں پکڑی۔۔ان دونوں کی آنکھیں بلکل سیاہ پڑ چکیں تھیں۔۔

WahidFatima.info

وہ وقت آن پہنچا ہے جب اسے ختم کر دیا جائے،،، ایڈم نے کہتے"
مکر وہ قہقہہ لگایا۔۔ اور دونوں ایلن کے کمرے کی جانب گئے۔۔۔

بھاری ہوتے سر کے ساتھ وشما کی آنکھ کھلی تو خود کو ایک کشادہ سے پر اسرار مگر انتہائی خوبصورت کمرے میں پایا۔۔ اس کمرے میں تازہ پھولوں سے سجائی ایک مسہری پر وہ نیم دراز تھی۔۔ وشما نے اپنی کنپٹیوں سہلائیں۔ مگر پھر اچانک سب یاد آنے پر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔ وہ پھولوں سے سجی سیج سے اس طرح اتری تھی

جیسے اس پر کانٹے بچھے ہوں۔۔ وشما نے سہمی ہوئی نگاہوں سے اس کمرے کو دیکھا جو صد شکر کے فی الحال خالی تھا۔۔ بے تحاشا خوف کی بات تو یہ تھی کہ اسے اس کمرے میں نا کوئی کھڑکی نا کوئی دروازا کچھ بھی تو نہیں نظر آ رہا تھا جو اس کے دل پر ایک ہیبت سی طاری کر گیا۔۔ وہ خوفزدہ ہو کر خود میں سمٹی۔۔ اور دیوانوں کی طرح ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔ آنکھیں خوف و دہشت سے پھیل گئیں تھیں۔۔ دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی تھی۔۔

مما،،، پاپا،،، وشما نے انھیں بے بسی سے پکارا مگر وہ جانتی تھی اس کی آواز ان تک نہیں پہنچ پائے گی۔۔ وہ ایک گڑ گڑاہٹ نما آواز پر چونک کر اچھلی تھی؟ اور خوف سے سفید پڑتے اس دیوار کی جانب دیکھا جو ہل رہی تھی۔۔ وشما گہرے سانس بھرتی اپنے خوف پر قابو پانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس دیوار کے اندر سے وہ اطمینان سے چل کر اس کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔ وشما نے سہم کر اسے دیکھا۔۔ اور اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ اپنے قدم پیچھے لینے لگی ہے کیونکہ وہ وشما کی جانب ہی بڑھتا وقتاً فوقتاً اس کے قریب آتا جا رہا تھا۔۔ وشما آہستگی سے لرزتی کانپتی پیچھے ہٹ

رہی تھی۔۔وشما نے اپنا لباس بری طرح مٹھیوں میں جکڑا جبکہ سامنے والا بہت گہری نگاہوں سے اسے سر تا پیر دیکھ رہا تھا۔۔وشما کو رک جانا پڑا۔۔کیونکہ پیچھے دیوار حائل ہو چکی تھی۔۔وہ بلکل اس کے سامنے چند انچ کے فاصلے پر آن رکا تھا۔۔

"کیسی ہیں آپ کوئین،،، کیسی طبعیت ہے آپ کی،،، سائرس نے اپنے ہاتھ سے نرمی سے اس کی ٹھوڑی تھام کر اس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔جواب اس سلیکون کے گڈے کو اپنے سامنے دیکھ کر رونے لگی تھی۔۔

کیاہوا ہے،،؟؟؟رو کیوں رہی ہیں آپ،،،اس نے کہتے اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی اور اسے اتار دیا۔۔اس نے وشما کے سامنے ہی اب اپنا کوٹ اتارا تھا اور وشما کی اس کے ہر عمل سے جان لبوں پر آ رہی تھی۔۔

وہ،، مم،، مما،،، پاپا،،،، وشما بمشکل ہی یہ الفاظ ادا کر پائی تھی۔۔"

ٹھیک ہیں وہ بلکل،، آپ بے فکر رہیے،،، اور اس خوبصورت رات
،،، میں صرف اپنے کنگ کے بارے میں سوچیئے اور بات کیجئے

سائرس نے اطمینان سے کہا اور اسے دونوں کندھوں سے تھاما تو وشما
کو کچھ کہنے کی ہمت تو نہیں ہوئی کہ آواز گلے میں ہی اٹک کر رہ گئی
تھی ہاں مگر اپنا سر زور زور سے نفی میں ہلایا تو سائرس کے ہاتھ وہیں
تھم گئے۔۔

Wahbalatina.info

کیا ہو رہا آپ کو،، گھبرا ئیے مت،،، بہت محبت کرتا ہوں آپ"
سے،،، آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا،،، بس آپ سے اپنی
بھرپور محبت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں،،، الفاظ سے بھی اور اپنے ہر
عمل سے بھی،،، سائرس نے کہتے ہوئے اس کے ٹھنڈے پڑتے
ہاتھ اپنے گرم ہاتھوں میں تھامے تو وشما کی جیسے جان نکل گئی۔۔

دد،، دیکھیں،، میں نے صرف اپنے پیرینٹس کی جان بب،، بچانے"
کی خاطر یہ شادی کی ہے،،، یہ شادی ہو گئی ہے تو مم،، مجھے جانے
دیں،،، قریب مت آنا میرے،،، ہاتھ مت لگانا مجھے،،، نن،، نہیں تو

میں اپنی جان دے دوں گی،،، وشما نے بے تحاشا روتے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کر دیئے تو سائرس کی سرخ آنکھوں سے عجیب وحشت سی چھلکنے لگی۔۔ جبکہ لبوں پر ایک طنزیہ کرب ناک سی مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

اور میرے لئے یہ شادی محض آپ تک پہنچنے کا ایک ذریعہ" تھی،،، میں اس شادی کی غیر ضروری رسم کے بعد صرف اور صرف آپ کو پوری طرح پانا چاہتا تھا،،، سائرس کے ایک ایک لفظ پر وشما کے دل و دماغ پر ہیبت طاری ہوئی تھی۔۔ پھر وہ اس کی قدر

زور سے دھاڑا تھا کہ کمرے میں موجود نازک شیشے کے واس بری طرح زمین پر گر کر چکنا چور ہونے لگے۔۔ اور اب وہ دیواروں پر لگی پینٹنگ کے شیشے زمین پر دھماکے سے پھینکتا اپنا غم و غصہ نکال رہا تھا۔۔ وہ مسہری بھی اس نے رہا نہس کر دی تھی۔ بلکہ ہاتھ کے ایک اشارے سے مسہری پر آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔ وشما پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔ اس نے لپک کر وشما کے بازو دبوچے تھے۔۔ وشما کے منہ سے ہلکی سی چیخ بر آمد ہوئی۔۔ مگر وہ پھر جبڑے بھینچ کر وشما کو زمین پر پٹختا جہاں سے کمرے میں آیا تھا وہیں پر غائب ہو گیا جبکہ وشما مخملیں کارپٹ پر اوندھی لیٹی یونہی بلکتی رہی۔۔۔

عرازہ بھیگا مہکا وجود لیے اس وقت اس پر اسرار سے کمرے میں ایک جادوئی سے اوول شیپ آئینے کے سامنے بیٹھی تھی۔۔ اپنی گردن پر اور جسم کے نشیب و فراز میں بنے اس کے جنون و ستم کے نشانات اس کی رات بھر کی بے حسی اور ظلم کی کہانی بیان کر رہے تھے۔۔ عرازہ نے زور سے آنکھیں بھینچیں۔۔ تو دو آنسوؤں کے قطرے اس کی گال پر بہہ کر بے مول ہوئے۔۔

جبکہ اس کی جانب پشت کیے لیٹے اس شخص کے لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔۔

کیوں رو رہی ہیں کوئین،،، لہجہ کافی معنی خیز سا تھا۔۔ عرازہ نے" اس کی جانب پیٹھ موڑ کر شکایتی نگاہوں سے اس کی پشت کو گھورا۔۔ مگر عرازہ کے سر پر ڈریگن لینڈ کا آسمان آن گرا تھا۔۔

،،،پوری زندگی پڑی ہے ابھی،،، اپنی شکست فاش پر ماتم منانے کو" کنگ کاسپر اس کی جانب مڑا اور انتہائی حقارت سے ایک آنکھ ونک

کی تھی۔۔ عرازہ کے پیروں تلے سے زمین سرک گئی تھی۔۔ خوف و دہشت سے پوری طرح سفید پڑتے اس کی جان لبوں پر آئی۔۔ مگر اس حیوان کے خوف سے زیادہ اس کے چہرے پر ایک دوسرا خوف بھی تھا۔۔ اسے کھو دینے کا خوف۔۔ وہ بستر سے اٹھ کھڑا ہوا تو عرازہ لپک کر اس کے پاس آئی تھی اور اسے گریبان سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا۔۔

"مجھے بتاؤ حیوان دیمر کہاں ہیں،،، کیا کیا تم نے ان کے ساتھ،،، وہ زندہ تو ہیں ناں،،، میں چھوڑوں گی نہیں تمھیں،،، وہ کانٹے میں

پھنسی مچھلی کی طرح جھٹپٹائی تھی۔۔تب کنگ کاسپر نے اس کے بال جڑ سے مٹھی میں بے دردی سے جکڑے تھے۔۔ تبھی اس ہٹ میں دیمر داخل ہوا تھا۔۔ کنگ کاسپر مکروہ قہقہے لگانے لگا۔۔ عرازہ اس سے اپنا آپ چھڑا کر دیمر کے قریب آئی تھی جو سرد و سپاٹ چہرہ لئے ان دونوں کو اس حالت میں دیکھ رہا تھا۔۔

دیمر،،، دیمر یہ،،، یہ سب،،، یہ حیوان،،، مجھے نہیں پتا یہ یہاں"
،،، کیسے آیا،،، مم،،، میں تو آپ کے ساتھ،،، میں

ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا،،، عرازہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ کاسپر شطانی قسم کا قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔۔

Episode 13...

یہ اس کا نیک دل، نرم مزاج آنکھوں میں نرمی والا دیمر تو نہیں"
تھا۔۔ عرازہ اس وقت جس کا بازو تھامے کھڑی تھی اس کے

Wahiba fatima.info

تاثرات تو بہت کچھ غلط ہونے کا اشارہ کر رہے تھے۔۔ دیمر کو یوں ہنستے دیکھ عرازہ کو بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔ تو عرازہ نے بے اختیار اس کا بھی بازو چھوڑا اور اس سے ایک قدم دور ہٹی۔۔ عرازہ نے زور سے پلکیں جھپک کر کھولیں۔۔ کہ شاید یہ سب جو اس کے ساتھ ہو رہا ہے اس کا کوئی بھیانک ترین خواب ہو۔۔ مگر نہیں۔۔ اس نے جب آنکھیں جھپک کر کھولیں تو وہ ہٹ اب ڈریگن لینڈ کے محل کے اس حیوان کنگ کی خواب گاہ میں بدل چکا تھا۔۔ یہ غلیظ ترین حقیقت ٹھیک اس کی آنکھوں کے سامنے

تھی۔۔۔ منظر نگاہوں میں واضح ہوتے گئے۔۔ عرازہ کو سب سمجھ آتا گیا۔۔ کنگ کاسپر کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے۔۔

بہت برا کیا تم نے اپنے ساتھ،،، ایک کنگ کی مردانگی کو للکار کر"
بہت برا کیا،،، اب تم اتنی ذلت اور تکلیف اٹھاؤ گی کہ تمھاری روح
کانپ جائے گی،،، میں تمھیں اتنا تڑپاؤں گا کہ تمھاری روح کانپ
،،، جائے گی،،، مگر میں تمھیں مرنے بھی نہیں دوں گا

عرازہ کا محل سے جان بوجھ کر نکال دیا جانا۔۔ جعلی زندان میں پھینکنا۔۔ اس کا لاکٹ کا اچانک غائب ہو جانا اور پھر اس کا دیمر سے ملنا۔۔ دیمر کا اسے اپنے جال میں پھانس کر اس درندے کی خواب گاہ میں اس کے بستر تک لے آنا۔۔ سب ایک دھوکہ، ایک مکروہ چال غلیظ ترین مکروہ فریب تھا۔۔ اس نے ایک کانٹا پھینک کر عرازہ کو اپنے جال میں پھانس اور وہ کتنی آسانی سے اس کے جال میں پھنستی چلی گئی۔۔ عرزاہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیمر کی جانب دیکھے گئی۔ تب کاسپر دھیمے سے چلتا دیمر کی بغل میں اور عرازہ کے ٹھیک سامنے آیا تھا۔۔

ایسے گھور گھور کر کیا دیکھ رہی ہو،،، یہ میں ہی ہوں،،، کنگ کاسپر"
کے کہنے کی دیر تھی کہ دیمرِ اس کی پشت سے اس میں جذب ہوتا
بلکل غائب ہو گیا۔۔"ہمزاد سمجھتی ہو،،، سایہ،،، کاسپر آنکھ ونک کر
کے کہتا قدم قدم چلتا عرازہ کے ٹھیک سامنے آیا۔۔ آنکھوں میں
عجیب سی خماری اور ایک الگ ہی نشہ سا تھا۔۔ لبوں پر فاتحانہ
مسکراہٹ تھی۔۔ مگر اس نے عرازہ کے بال پھر سے مٹھی میں
جکڑے تو وہ سسک پڑی۔۔ اس کے لب پھڑ پھڑا رہے تھے آنکھوں
سے مسلسل سیل رواں بہہ رہا تھا۔۔ مگر وہ خاموش تھی۔ ساکن

بے جان وجود۔ رگوں میں جما خون۔۔۔ ایک بے جان مورت کی طرح بلکل ساکت۔۔

کاسپر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔۔

"کیا،،؟؟؟ تمھیں سچ مچ ایسا لگا تھا کہ تم میرے ہوتے ہوئے یہ تعلق کسی اور سے قائم کر سکتی ہو بے وقوف کوئین،،،؟؟؟ وہ اس کے کان میں غرایا تھا۔۔

کیا کہا تھا تم نے؟؟؟ میری غلیظ قربت برداشت کرنے سے بہتر تمھارے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں،،، کیا ہوا؟؟؟ رات بڑے شوق سے وہ قربت برداشت کی ہے تم نے،، نا صرف برداشت کی ہے بلکہ وہی قربت پانے کو مری جا رہیں تھیں تم،،،، کیا کہا تھا میرے چھونے سے بہتر کہ تم زندہ جل کر مر جاؤ،،،، لو،، میں نے تمھارے ،،، اسی غرور اور اکڑ کو نا صرف جلا دیا بلکہ راکھ کر دیا،،، اب بولو زبان کیوں بند ہو گئی ہے تمھاری،،،؟؟ کنگ کاسپر نے اس کی خاموشی سے چڑ کر اسے واپس اسی بستر پر پھینکا تھا۔۔ جس پر رات اس نے عرازہ کا غرور، اس کا مان اس کی محبت بری طرح روندتے

ہوئے ہر چیز تار تار کر دی تھی۔۔ وہ بے حد پر سکون ہو کر اس کے قریب ہی مسہری پر بیٹھا اور جام کا گلاس اٹھا کر سکون سے اپنے لبوں سے لگایا۔۔ عرازہ اوندھے منہ لیٹی پوری طرح کپکپا رہی تھی۔۔ لال انگارا آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ بالوں کی سرخ آبشار کمر پر پھیلی ہوئی تھی۔۔ مگر وہ خاموش تھی۔۔ کاسپر نے ایک نظر اس کی پشت کو دیکھا۔۔

میرا مقصد یہ تھا،،، تمھیں یہاں اس مقام تک لے کر آنا،،، امید" ہے اب تم سمجھ جاؤ گی کہ تم محل میں ایک باندی، ایک کنیز ایک

استعمال کرنے والی چیز کے علاوہ اور کچھ نہیں،، یہی اوقات ہے تمھاری یہی حثیت،،، اور اب مجھے بس یہ بچہ چاہیے،،،، یہ تمھاری دوسری بڑی شکست ہو گی،،، کہ جس سے تم نے سب سے زیادہ نفرت کی اسی کا بچہ اس دنیا میں لاؤ گی،،، یا اب بھی کوئی اکڑ باقی ہے،،،؟؟؟

وہ جان بوجھ کر روح کو چھلنی کرنے والی حقارت بھری باتیں کر رہا تھا۔۔ تاکہ وہ کوئی رد عمل ظاہر کرے۔۔ مگر وہ تو ایک بے جان گڑیا کی طرح بس مسہری پر ساکت سی پڑی تھی۔۔

ویسے یہ رات کافی حسین گزری،،، تمھیں اپنے کنگ سے کوئی شکایت تو باقی نہیں رہی ہو گی،،، بات اور لہجہ کافی ہتک آمیز تھا مگر وہ اب بھی مردہ بنی پڑی رہی۔۔ کاسپر نے غم وغصے سے جبڑے بھینچے۔۔

"کنیزوں،، شاہی وید کو بلاؤ،،، کنگ کاسپر دھاڑا تھا۔۔ تبھی وہاں پانچ چھ ڈری سہمی پریاں چلیں آئیں۔۔ اور ان کے پیچھے شاہی وید بھی چلی آئی۔۔

اپنے خاص جادوئی سفوف سے معائنہ کرو،،، کام بنایا نہیں،،، اور"
،،،، مجھے لڑکا چاہیے

وہ فرعون بنا کہتا خواب گاہ سے باہر چلا گیا۔۔ جہاں سامنے ہی للت
چہرے پر فاتحانہ خباثت بھری مسکراہٹ لیے کھڑی تھی۔۔

بالآخر ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے،،، بہت مزا آیا اس کھیل"
میں،،، اس نے اپنی بانہوں کا ہار کنگ کاسپر کے گلے میں پہنایا۔۔ مگر

اس کی تمام تر توجہ اندر سے آتی دبی دبی چیخوں کی جانب تھی۔۔ اسی لئے اس نے اتنی ہی تیزی سے اس کے ہاتھ پرے کیے۔۔

وہ یہاں جب سے آئی تھی اس نے کنگ کاسپر کا سکون آرام حرام کر چھوڑا تھا۔۔ یہ اس کا بنا جال تھا جس میں وہ آسانی سے پھنستی چلی گئی تھی۔۔ یہ سب اس کی اپنی چال تھی مگر پھر بھی وہ طیش و اشتعال سے پاگل ہو جاتا تھا یہ سوچ کر کہ وہ اس کی بجائے کسی اور کی جانب متوجہ ہو رہی ہے۔۔ پہلی مرتبہ تب اس کا دماغ الٹ گیا تھا جب اسے اس کی جانب اس طرح متوجہ ہوتے محسوس کیا۔۔ پھر خود کی

سمجھ نا آئی کہ وہ اپنے آپ سے ہی حسد ور قابت کی آگ میں دن رات جل رہا ہے۔۔ یہ تو صرف وہ جانتا تھا کہ عرازہ کے پہلو میں چلتا پھرتا وہ شخص وہ خود ہے مگر وہ عرازہ تو نہیں جانتی تھی اور یہی بات اس کے غیض و غضب میں دن بادن اضافے کا سبب بنی تھی کہ عرازہ اپنے کنگ کو چھوڑ کر کسی اور سے نزدیکیاں بڑھا رہی ہے۔۔ اور پھر کل رات تو حد ہی ہو گئی۔۔ یہ سوچ کر کاسپر کا دن بدن ایک بھانبھڑ کی طرح جل رہا تھا کہ وہ اس سے اتنی نفرت کرتی ہے کہ خود کو کسی اور کے سپرد تک کرنے کو تیار ہو۔۔ اور پھر کاسپر نے اپنے غیض و غضب میں اس کے وجود کو تختہ مشق بناتے جان بوجھ کر

اسے اس قدر تکلیف پہنچائی تھی۔۔ کہ عرازہ کی روح تک کانپ گئی تھی۔۔

اندر سے شاہی وید باہر آئی تھی۔۔ "خوش خبری ہی ہے آقا،،، اور پرنس ہی پیدا ہوں گے،،، شاہی وید نے کاسپر کا اس کا من پسند جواب دیا تو کاسپر کھل اٹھا۔۔

Wahiba fatima.info

ٹھیک ہے،، آج سے اس کی دیکھ بھال کرو،، ان کنیزوں سے بھی"
کہہ دو آج سے وہ صرف اس کی دیکھ بھال پر معمور رہیں گی،،، اب
جاؤ،، کاسپر نے کہا تو شاہی وید پھر سے خواب گاہ میں غائب ہو گئی۔۔

کنگ کاسپر اور للت سیاہ ہول میں سے پھر سے زمین دوز اس سیاہ
کمرے میں آئے تھے۔۔ کاسپر اپنے آقا کو خوش خبری سنانے آیا تھا
کہ وہ اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہو گیا ہے۔۔ اس شیطان
کی جانب سے کافی خوشی کا اظہار کیا گیا تھا۔۔ کاسپر اپنے غلیظ آقا کو
خوش کر کے شاہی دربار میں چلا آیا تھا۔۔ اور اب وہ تخت پر للت

کے سنگ بیٹھا ظالمانہ فیصلے سنا رہا تھا۔۔ وہ یہاں بیٹھا تھا۔۔ مگر یہاں موجود ہو کر بھی موجود نہیں تھا۔۔ دھیان کا دھاگہ کہیں اور الجھا ہوا تھا۔۔ بار بار ذہن بٹ رہا تھا۔۔ کیا اس کی پریشانی یہ تھی کہ اس کے ساتھ اتنا کچھ ہو جانے کہ بعد وہ کوئی رد عمل کیوں ظاہر نہیں کر رہی تھی۔۔ اس خاموشی کی کیا وجہ تھی۔۔؟؟ آخر اس کے دل و دماغ میں چل کیا رہا تھا۔۔؟؟ جب سوچ سوچ کر دماغ پاگل ہونے لگا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

للت،، باقی کا سنبھالو،،، میں شاہی باغ جانا چاہتا ہوں،،،، وہ کہتا"
ایک جھٹکے سے وہاں سے اٹھا اور محل سے نکل کر شاہی باغ چلا آیا۔۔
مگر سکون تو یہاں بھی نہیں تھا۔۔ وہ ہنوز اسی کے بارے میں سوچے
جا رہا تھا۔۔ وہ کیا کر رہی ہو گی۔۔؟؟؟ کیا سوچ رہی ہے آخر،،،؟؟
کوئی رد عمل کیوں نہیں ظاہر کر رہی۔ چیخی چلائی کیوں نہیں۔۔؟؟
اس خاموشی کے پیچھے کیا وجہ ہو سکتی ہے،،؟؟؟ کیا وہ سچ میں دیمر
کے روپ سے اتنی محبت کر بیٹھی ہے کہ اس طرح ٹوٹ کر ریزہ ریزہ
ہو گئی ہے۔۔؟؟

بھلا مجھے اتنی سوچ بچار کرنے کی ضرورت ہی کیا آخر،،؟؟؟ میں خود دیکھ آتا ہوں،،، وہ سوچتا اگلے ہی لمحے اپنی خواب گاہ کے باہر تھا۔۔ خواب گاہ میں سے شاہی وید نکل کر باہر آ رہی تھی اسے سامنے پا کر اس کے سامنے جھکی۔۔

"وہ کیا کر رہی ہے،،،؟؟ کچھ کھایا،،، کنگ کاسپر نے وید سے ہی پوچھ لیا۔۔

Wahbafatima.info

کوئین بہت عجیب سی ہو رہی ہیں آقا،،، ناکچھ کھا رہی ہیں،، ناکچھ
،، بول رہی ہیں،، جیسے سکتا ہو جاتا ہے بس ایسے ایک جگہ ساکت ہیں
اسی لئے آرام بھی نہیں کر رہی تھی تبھی میں نے جادوئی بوٹی سونگھا
،،، کر انہیں سلا دیا ہے

ٹھیک ہے،، جاؤ تم،،، کنگ کاسپر نے کہا اور خواب گاہ میں داخل"
ہوا۔۔ وہاں موجود کنیز پریاں الرٹ ہو گئیں۔۔۔

تخلیہ،،، کنگ کاسپر نے کہا تو وہ پریاں فوراً سے پہلے خواب گاہ سے باہر نکل گئیں۔۔ کاسپر اب اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔ اس کا لباس تبدیل کروایا ہو گا۔۔ اب وہ ہاف وائٹ لباس میں تھی۔۔ کاسپر کے ماتھے پر بل آئے۔۔ یہ لباس اسے اس کے بدن پر زہر لگا جو اسے برسوں کی مریضہ ظاہر کر رہا تھا۔۔ وہ اسے ہر وقت سرخ لباس میں دیکھنا چاہتا۔۔ اس کی لمبی فراک بستر سے نیچے تک لٹک رہی تھی۔۔ ایک ہاتھ سینے پر رکھے دوسرا بیڈ پر تھا۔۔ حسین و معصوم چہرے پر اذیت و کرب کی ایک داستان سی لکھی ہوئی

تھی۔۔۔کاسپر وہاں زیادہ دیر ٹھہر ہی نہیں پایا۔۔فوراخواب گاہ سے باہر نکل گیا۔۔

رات کا جانے کونسا پہر تھا۔۔عرازہ کی آنکھ کھلی تھی تو وہ اٹھ بیٹھی۔۔وہ خواب سے کافی تویوں محسوس ہوا جیسے میرین اور جیٹسن کے پاس ہے۔۔کوئی تکلیف کوئی دکھ اسے چھو کر بھی نہیں گزرا۔۔مگر جیسے ہی شعور کی سیڑھی پر قدم رکھا اپنا ہر کرب اپنی ہر اذیت یاد آتی گئی تو ایک مرتبہ پھر سے جیسے کمر ٹوٹ گئی تھی۔۔واقعی اس

نے ٹھیک کہا تھا کہ وہ اسے اتنی تکلیف پہنچائے گا کہ اس کی روح تک ، تڑپ جائے گی۔۔ سچ کہا تھا اس نے۔۔ عرازہ اپنی خود اعتمادی اعتبار، محبت یقین، امید سب کچھ کھو دیا تھا۔۔ اس نے اپنے پیٹ کی جانب دیکھا اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔ عرازہ نے جاننا چاہا تھا کہ وہ شیطان اور وہ خبیث چڑیل اس بچے کے ساتھ کرنے کیا والے تھے۔۔ عرزاہ کے بند آنکھوں کے سامنے کچھ ہیبت ناک مناظر لہرائے۔۔ جس میں عرازہ نے اس خبیث چڑیل کو اپنے بچے کا خون پیتے دیکھا۔۔ عرازہ نے ایک جھرجھری سی کے کر اپنی آنکھیں کھولیں اور گرتی پڑتی اس غلیظ مسہری سے نیچے اتری۔۔ تو وہ حیوان

اپنے ہی بچے کی اپنے آقا اور اس چڑیل کو بلی دینے والا تھا۔۔ عرازہ کو سانس لینے میں کافی تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔۔ اسی لئے وہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔ اپنا پورا خاندان ختم کر کے بھی اس درندے کو سکون نہیں ملا تھا کہ اپنے بچے کو بھی قربان کرنا چاہتا تھا۔۔ عرازہ مسہری سے اتر کر نیچے زمین پر بیٹھی تھی۔۔

ہر امید، ہر آس دم توڑ گئی۔۔ اس نے اس کے ساتھ ایسا کھیل کھیلا تھا کہ وہ منہ کے بل گری تھی اور اٹھ نہیں پائی۔۔ یہ شکست عرازہ کے روح کے بخیے ادھیڑ گئی تھی۔۔ اور اب اس شکست کا اس کے

پاس ایک ہی جواب تھا۔۔ اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور چند آخری آنسو بہائے۔

"،،،میں تمھیں اس حیوان کے حوالے نہیں کر سکتی،، میرے بچے اپنے باپ کے ہاتھوں مرنے سے بہتر ہے،، اپنی ماں کی دی گئی آسان موت قبول کر لو میرے چندا،،، میں اسے اس کے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دے سکتی،، اسی لئے ہم دونوں کو مرنا ہو گا،،، یہ کہتے عرازہ نے فضا میں ہاتھ بلند کیا تو اس کے ہاتھ میں اس کی شاہی تلوار ظاہر ہوئی۔۔ لال انگارا لاوا چھلکاتی آنکھوں میں

آنسو تھے اور لبوں پر ایک بے بسی بھری تلخ مسکراہٹ۔۔ عرازہ نے دونوں ہاتھوں سے تلوار کی دستی تھامی اور اس کی نوک کا رخ اپنی جانب کیا۔۔ اور پھر اگلے ہی لمحے عرازہ نے وہ تیز دھار تلوار

ان کے سامنے ایک سیاہ سایہ سا آن ٹھہرا تھا۔۔وہ ابیل تھا مگر اس کی آنکھوں کی بولیاں بلکل سرخ پڑ چکیں تھیں۔۔

"،،،ہٹ جاؤ ہمارے سامنے سے،،،ورنہ تمھیں بھی مار ڈالوں گا"

ایڈم کے اندر سے وہ بلیک میجک غرایا تھا۔۔۔

"اور اگر نا ہٹوں تو،،،؟؟اس سائے نے ایک شیطانی سی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر پوچھا۔۔

تو پھر تم بھی مرو گے،،،، ایڈم دھاڑا تھا۔۔"

اچھا ٹھیک،،، مجھے راستے سے ہٹا دو،،، اور اندر چلے جاؤ،،،، ابیل" کے سائے نے اطمینان سے کہا۔۔

ایڈم اور ادیہ ابیل کے سائے کی جانب لپکے مگر اس نے بہت تیزی" سے ان کے ماتھے کے اوپر سے بال جڑ سے پکڑے اور منہ میں کچھ بڑبڑانے لگا۔۔ ایڈم ادیہ کے منہ سے دلخراش چیخیں بر آمد ہونے لگیں۔۔ انھوں نے چلانے کو اپنا منہ کھولا تو سیاہ دھواں ان کے منہ

سے نکل کر ہوا میں معلق ہو گیا ایڈم اور ادیہ بیہوش ہو کر فرش پر جا پڑے۔۔ ابیل کے سائے نے ہاتھ کے اشارے سے دونوں کو ہوا میں معلق کیا اور ان کے کمرے میں پہنچا دیا۔۔ اس سائے نے ایلن کے کمرے کی جانب اس کی حفاظت کی خاطر ایک حصار کھینچ رکھا تھا۔۔ جس سے ایلن کو باہر ہونے والا ہنگامے کی خبر تک نا ہوئی۔۔

ایلن اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی کتاب ہاتھ میں تھامے مطالعہ میں مصروف تھی۔۔ کچھ دیر بعد ہی اسے یوں محسوس ہوا کہ کمرے میں

اور بھی کوئی موجود ہے۔۔ اس نے کتاب ہٹا کر ادھر ادھر دیکھا۔۔ کوئی نہیں تھا تو وہ پھر سے کتاب کھول کر پڑھنے لگی۔۔ مگر کچھ ہی دیر میں پھر سے کمرے میں قدموں کی آہٹ سنائی دی تو ایلن ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔ ادھر ادھر دیکھا کوئی نہیں تھا۔۔ لیکن اب کی بار ایلن نے ڈر کر اپنے سر تک کمفرٹر تان لیا تھا۔۔ اس کی جان تو تب آدھی ہوئی جب کمرے میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔۔ مگر چاند کی چاندنی کھڑکیوں کے بند شیشوں سے چھن کر کے کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔۔ ایلن کمفرٹر میں ہی دبک گئی۔۔ کچھ لمحوں تک تو خاموشی چھائی رہی مگر پھر جب اسے کمفرٹر میں ایک ہلچل سی

محسوس ہوئی تو ایلن کا کلیجہ منہ کو آ گیا۔۔ دلخراش چیخ مارنے کو منہ کھولا مگر اتنی ہی سرعت سے ابیل نے کمفرٹر کے اندر سے ہی اس کے منہ پر ہاتھ جمایا تھا۔۔

"اششششش،،،، میں ہوں میڈم،، اب بلکل خاموش،،، ابیل نے کہتے اس کے اور اپنے منہ سے کمفرٹر ہٹایا۔۔ ایلن نے اس کی آواز سنی تو ایلن نے احتجاج کرتے اس کے سینے پر مکے برسائے۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے بھلا،،؟؟ کسی کو ایسے ڈراتے ہیں،، ابھی مجھے ہارٹ" اٹیک آجاتا تو کون زمہ دار ہوتا،،، ایلن چلائی۔۔ مگر وہ ڈھیٹ ابن ڈھیٹ بنا یونہی اس کے اوپر پڑا رہا۔۔۔ پھر جب ایلن کو اپنی موجودہ صورتحال کا اندازہ ہوا تو وہ بری طرح سٹپٹائی تھی۔۔ گھپ اندھیرے مگر چاند کی میٹھی چاندنی میں اس کی سانسوں کی تپش ایلن کو اپنے لبوں کے قریب محسوس ہو رہی تھی۔۔ وہ اس کے بے تحاشا قریب تھا۔۔

ابیل،،، لائٹ جلائیں،،، مجھے ڈر لگ رہا ہے،،، ایلن کی سہمی سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔۔ مگر وہ اسی خاموشی سے اپنے لب اس کی چن پر جما گیا۔۔

اچھا مجھے بتائیں آپ کیوں آئے ہیں یہاں،،، ایلن نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تو آواز خود بخود دھیمی ہو گئی۔۔ کچھ اس کی معنی خیز خاموشی اور لبوں کی بے باک حرکت ایلن کا سانس الجھانے کا سبب بن رہی تھی۔۔

WahbaFatima.me

آج ہماری گولڈن نائٹ ادھوری رہ گئی کوئین،،، اسی کا ہرجانہ"
وصول کرنے آیا ہوں،،، وہ گھمبیر لہجے میں مگر سنجیدگی سے بولا۔۔۔
اس کی آواز یا لہجے سے ایلن کو مزاق کا شائبہ تک نا ملا۔۔۔

بس ایک دن کی ہی تو بات تھی ابیل،،، اس میں اتنی بڑی بات کیا"
ہے،،، ایلن کی آواز دھیمی پڑ گئی۔۔

مجھے تم ابھی اسی وقت چاہیے ہو،،، ابیل نے سرگوشی کرتے ہی"
اس کے نرم لبوں پر اپنے لب رکھے۔۔ ایلن کا دل بری طرح

Wahiba Fatima.info

دھڑکا۔۔اس کی بے باک جسارت پر ایلن کی دل کی دھڑکن بری طرح منتشر ہوئی۔۔۔اسی لئے وہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔ایلن نے اس کی شرٹ بری طرح مٹھیوں میں جکڑی۔۔۔ابھی وہ مزید جسارتوں پر اتر آتا جب ایلن کے کمرے کے دروازے پر زوردار قسم کی دستک ہوئی۔۔ابیل ایلن کو آزادی بخشتا اس کے اوپر سے شرافت سے اٹھا۔۔ایلن تیزی سے بیڈ سے نیچے اتری۔۔اور بغیر لائٹ جلائے ہی دروازا کھولنے اٹھی تاکہ اگر اس کے بابا) ہوئے تو وہ کمرے میں موجود ابیل کو نا دیکھ پائیں مگر) ایلن نے

دروازا کھولا تو گھر کی چھت جیسے اس کے سر پر آن پڑی کہ سامنے ابیل کھڑا تھا۔۔۔

مجھ سے رہا نہیں گیا تو میں آپ سے ملنے چلا آیا،، آنٹی نے ڈور" کھولا،، صد شکر کے مجھے ایکسیپٹ کر لیا دونوں نے،،، اور ملنے کی پرمیشن دے دی،،، اب منہ کھولے مجھے دیکھتی ہی رہیں گی یا اندر بھی آنے دیں گی کوئین،،، ابیل نے سنجیدگی سے کہا۔۔ مگر ایلن کا سانس پھول چکا تھا۔۔ وہ ایک چیخ سی مار کر الٹے قدموں کمرے میں بھاگی تو ابیل بھی پریشان ہو کر اس کے پیچھے آیا۔۔ ایلن نے لائٹ

جلائی تو بند کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا۔۔ کھڑکیاں اندر سے بند تھیں۔۔ مگر اس کے احساس کی جلن اب تک ایلن کو اپنے لبوں پر محسوس ہوئی تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

ایلن،، واٹ ہیپنڈ،،، کیا ہوا ہے،،؟؟؟ رو کیوں رہیں ہیں،،؟؟؟"
بتائیں مجھے،،،؟؟ مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے اب،،،؟؟ ابیل نے پریشانی کے عالم میں اسے پکڑ کر اپنے روبرو کیا۔۔ تب وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اس کے سینے سے لگی۔۔۔

ابیل،، ابھی آپ کے آنے سے پہلے میرے روم میں میرے قریب کوئی تھا،، آواز بلکل آپ کے جیسی تھی،،، مجھے لگا آپ ہیں،،، اندھیرا تھا،،، وہ میرے قریب تھا،، ہی کسڈمی،،، وہ توڑ توڑ کر کہتی پوری بات بتاتی بلک بلک کر رو دی۔۔

آپ کا وہم ہو گا ایلن یہاں کوئی نہیں تھا،،، ابیل نے اسے تھپک تھپک کر تسلی دی۔۔

Wahbatatima

،،،، نہیں مجھے کوئی وہم نہیں،،، کوئی تھا میرے روم میں،،، اور مجھے "
یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ،،،،؟؟ وہ بات مکمل نہیں کر،
پائی۔۔ ابیل نے بے بسی سے لب بھینچے اور آئینے کے اندر کھڑے
اس شخص کی مکروہ شبیہ کو خونخوار نگاہوں سے گھورا۔۔

ادھر آؤ،،، ابیل نے اسے بانہوں میں بھرا۔۔ اور بیڈ پر لٹایا۔۔"
خود اس کے قریب نیم دراز ہوا۔۔ "سو جائیں ایلن،،، سب ٹھیک ہو
جائے گا،،، میں سب ٹھیک کر دوں گا،،، ابیل نے اس کا سر اپنے
سینے پر رکھ کر تھپکا۔۔ وہ ہچکیاں بھرتی اب کچھ پر سکون ہوئی تھی۔۔

اور پھر بری دیر میں وہ گہری نیند سوئی اور نیند میں بھی بے سکون ہی رہی۔۔ ابیل نے اٹھ کر کھڑکیوں سے پردے درست کیے تا کہ چاند کی چاندنی کمرے میں نا آسکے۔۔ ابیل نے دیکھا وہ اطمینان سے آئینہ میں سے نکل کر اس کے سامنے آیا تھا۔۔

میں تمھارا خون پی جاؤں گا،،، ابیل غرایا تھا۔۔ تب وہ ایلن کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔

یہ تو میرا کام ہے،،، تمھارا نہیں،،، ہمزاد نے خباثت سے کہا۔۔"

ویسے بہت میٹھا مال ہے،،، اس نے پھر غلیظ بات کی۔۔ تو ابیل کا دل"

کیا اسے جلا کر خاک کر دے۔۔ (مگر ابھی اس میں وقت تھا) تبھی

ابیل نے لائٹ آف کی تو اس مصیبت نے غائب ہو کر جان

چھوڑی۔۔ گھپ اندھیرے میں ابیل نے ایلن کا ہاتھ مضبوطی سے

تھام لیا۔۔

Wahiba Fatima Info

وشما کو اس بند وحشت بھرے کمرے میں جانے کتنا وقت گزر چکا تھا۔۔ وہ ابھی تک اس سفید عروسی لباس میں تھی۔۔ اسے تو اب منٹوں گھنٹوں کا حساب کتاب بھی معلوم نہیں تھا۔۔ ایک سفید لباس میں نقاب پوش لڑکی جانے کہاں سے آکر بغیر کچھ کہے اسے کھانا ضرور دے کر گئی تھی۔۔ اور کھانا دے کر جانے کہاں غائب ہو گئی۔۔ لیکن وشما نے کھانا کھانا تو دور کی بات اس کی جانب دیکھا تک نہیں۔۔ وہ رو رو کر نڈھال ہو گئی تھی۔۔ جسم سے جیسے طاقت بھی ختم ہوتی رہی۔۔ وہ نڈھال سی ہو کر فرش پر ڈھے گئی۔۔ تب وہ

مخصوص جان لیوا آہٹ اپنے پھر سے قریب آتی محسوس ہوئی تو وشما نے بے بسی سے اپنے لب بھینچے۔۔

"وشما،، کیا ہوا ہے آپ کو،، آپ ٹھیک تو ہیں،،؟؟؟؟ بہت ضدی ہیں آپ،،؟؟؟ آخر کھانا کیوں نہیں کھا رہیں،،؟؟ وشما کو اپنے قریب سے سائرس کی بھاری غصیلی آواز سنائی۔ تب نیم بے ہوشی کے عالم میں وشما نے اپنے آپ کو ہوا میں جھولتے محسوس کیا۔۔ اسے تو اب خود میں اتنی طاقت بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی کہ وہ کوئی احتجاج ہی کر پاتی۔۔ تبھی خود کو حالات کے سپرد کر دیا۔۔

سائرس نے اسے بیڈ پر لٹایا۔۔وہ کہیں گیا تھا۔۔اور واپسی پر اس کے ہاتھ میں ایک سرخ لباس تھا۔۔سائرس نے چٹکی بجائی تو کمرے میں بلکل اندھیرا چھا گیا۔۔وشما کو اپنے وجود پر کوئی قابض ہوتا محسوس ہوا۔۔بدن پر عجیب سی سرسراہٹ محسوس ہوئی مگر سب سے دل دہلا دینے والا عمل تب ہوا جب وشما کو اپنی گردن پر ایک سلگتا سا لمس محسوس ہوا۔۔مگر یہ صرف چند سیکنڈز کا کھیل تھا۔۔اتنے میں ہی وہ پوری طرح ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی تھی۔۔سائرس نے اس سے دور ہٹ کر چٹکی بجائی تو کمرہ پھر سے روشن ہو گیا۔۔لیکن

اب وشما ایک سرخ فراک میں تھی۔۔ سائرس نے اسے اپنے بازوؤں میں بھرا اور لے کر اس پر اسرار کمرے سے باہر نکلا۔۔

وشما کی آنکھ کھلی تو خود پر میرین اور جیٹسن کو خود پر جھکے پایا۔۔

"ماں،،، بابا،،، وشما نے نقاہت بھرے لہجے میں کہا تو میرین نے سہارا دے کر اسے خود سے لگایا وہ ماں کے سینے سے لگ کر رو پڑی۔۔

وشمایہ کیا طریقہ ہے بیٹا،،، داماد جی کیا کہہ رہے ہیں،،؟؟ تم جب"
سے یہاں سے گئی ہو کھانا نہیں کھایا،،، آخر یہ کیا بچپنا ہے،،؟؟؟ ہر
لڑکی کو ایک نا ایک دن ماں باپ کا گھر چھوڑ کر اپنے شوہر کے گھر جانا
پڑتا ہے،،، تم چلی گئی ہو تو اس میں انوکھا کیا ہے،،، ایسے اپنے اتنی
،،، محبت کرنے والے شوہر کو پریشان تھوڑی کرتے ہیں میری جان
دیکھو تمھاری طبیعت خراب ہوئی تو وہ تمھیں لے کر سر کے بل
یہاں دوڑا آیا،،، یہ کیا بات ہوئی بیٹا،،، میں نے تمھاری یہ تربیت تو
،،، نہیں کی کہ تم یوں کسی کو پریشان کرو

میرین نے اس کی پیٹھ تھپکتے ہوئے محبت بھری ڈانٹ پلائی۔۔اور ساتھ ساتھ پورا جوس کا گلاس بھی پلا دیا۔۔۔۔لیکن وشما کا دم تو تب نکلا جب ایک مخصوص بھاری آواز پھر سے اسے اپنی پشت پر سنائی دی۔۔

"،،، آنٹی آپ پلیز میری بیگم کو نے ڈانٹیں،،، یہ تو بہت اچھی ہیں بس ہو جاتا ہے ناں کہ جاں سے عزیز ماں باپ کو چھوڑ کر یوں اچانک کسی اجنبی کا ہاتھ تھام لینا،،، تو ان کا رد عمل بلکل نیچرل ہے،،، اب یہ یہاں آ گئیں ہیں تو ہم کچھ دن آپ لوگوں کے پاس رہیں

گے،، آگر آپ کی اجازت ہو تو،،، سائرس نے جیٹسن کی جانب دیکھ کر کہا تو وہ خوشگواریت سے مسکرائے۔۔۔

ارے کیوں نہیں بیٹا،، میں تو پہلے ہی آپ سے یہ کہنے والا تھا کہ کچھ " دن ہمارے پاس رہ جائیں مجھے اپنی گڑیا کا پتہ ہے ناں کہ کبھی میرے بغیر کہیں رہی نہیں ہے تو آپ کو تنگ کرے گی،،، مگر پھر جھجھک کے مارے نہیں کہا،،، میں تو پہلے ہی یہی چاہتا تھا کہ آپ کچھ دن ہمارے پاس رہ لیں،، بہت بہت اچھا فیصلہ کیا آپ نے،، میں بہت خوش ہوں،، یوں بھی دل بہت اداس ہو گیا تھا،، جیٹسن کی کہتے

ہوئے آنکھیں نم ہوئیں۔۔ گزشتہ دنوں میں ایسا کونسا لمحہ نہیں تھا جس میں ان دونوں میاں بیوی نے عرازہ یا وشما کو یاد نہیں کیا ہو گا۔۔ میرین تو اب اکثر بیمار بھی رہنے لگی تھی۔۔

ارے بیگم،، چلئیے کھانے وغیرہ کا بندوست کرتے ہیں،، وشما کو" آرام کرنے دیجئے،،، ویسے بھی اس کا خیال رکھنے کو داماد جی یہاں موجود ہیں،، جیٹسن نے کہا تو میرین اس کے پاس سے اٹھی۔۔ وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے۔۔ وشما اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔ وہ اب لاتعلق سا بنا کھڑکی میں کھڑا اب باہر کا منظر دیکھنے لگا۔۔ اس سکے

اس عمل کے بعد یہ پہلی مرتبہ تھا جب وشما اس سے کسی قسم کا کوئی خوف محسوس نہیں کر رہی تھی۔۔ یہ پہلے بار تھا جب وشما نے اسے بغور دیکھا تھا۔۔ وشما کو حیرت کا دھچکا سا لگا۔۔ اس کی آنکھیں نم تھیں۔۔ وہ یونہی پتھر بنا کھڑکی میں ایستادہ تھا۔۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ وشما اسے دیکھ رہی ہے۔۔ مگر پھر بھی وہ اس کی جانب متوجہ نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔ پھر وہ کچھ کہے بغیر ہی کمرے سے تیزی سے باہر نکل گیا۔۔ وشما کو اس سے بھی زیادہ بڑا دھچکا سا لگا یہ محسوس کر کے کہ اس نے اپنی آنکھوں میں در آئی نمی صاف کی تھی۔۔

Episode 14.....

کنگ کاسپر اس وقت للت کی خواہ گاہ میں موجود تھا۔۔وہ اس وقت ایک سیاہ کرسی پر بیٹھا اس کی پشت سے ٹیک لگا رکھی تھی۔۔ہاتھ میں جام کا گلاس اور لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ تھی۔۔ایک سرور بھری سرشاری تھی جو رگوں میں بہہ رہی تھی۔۔اس کی قربت میں جانے کیسا خمار تھا جس نے ابھی تک اس کے دل و دماغ پر ایک مدہوشی اور بے خودی سی طاری کر رکھی تھی۔۔للت اس کے سامنے محو رقص تھی۔۔مگر کاسپر کے دل و دماغ پر ایک سرخ گھڑی

نماشبیہہ چپک کر رہ گئی تھی۔۔ آج ڈریگن لینڈ کے تمام شیطانی چیلے خوشی سے جھوم رہے تھے۔۔ کاسپر اپنی جگہ سے اٹھا۔۔ للت خوش ہو گئی کہ وہ اس کے قریب آ رہا ہے مگر وہ تو اس کے پہلو سے گزر کر کھویا کھویا اس سیاہ کمرے کی کھڑکی تک آ کر جام لبوں سے لگاتا ایک نظر باہر کا نظارا دیکھ رہا تھا۔۔ للت آ کر اس کی پشت سے لپٹ گئی۔۔ کنگ کاسپر کو لگا جیسے اس کی پیٹھ پر کانٹے سے چبھے ہوں۔۔ تبھی اس نے لب سے بھینچ لیے تھے۔۔ کاسپر نے جام کا گلاس لبوں سے لگایا۔۔ مگر اسے بہت اچانک اچھو سا آیا۔۔ یوں محسوس ہوا جیسے سینے) میں اچانک سانس اکھڑ گئی ہو۔۔ بہت حیران ہو کر باہر دیکھا۔۔

عرازہ کے آزادانہ باہر شاہی باغ میں گھومنے سے عرازہ نے اس باغ کو اپنی طاقت سے اپنی مرضی کے سرسبز و شاداب ہرے بھرے تتلیوں سے بھرپور باغ میں ڈھال لیا تھا۔۔ جسے کاسپر نے بھی دیمِر بن کر خراب کرنے کی کوشش نہیں کی تھی) مگر اب وہ کاسپر کے دیکھتے ہی دیکھتے سیاہ پڑتا جا رہا تھا۔۔ تمام پھول مرجھا کر سیاہ پڑتے جا رہا تھا۔۔ کاسپر کا سانس سا اکھڑا۔۔ اور پیٹ میں درد کا ابال سا اٹھتا محسوس ہوا تو اس نے تڑپ کر اپنے سینے پر ہاتھ مارا۔۔ کاسپر نے وہ ہاتھ اپنے سامنے کیا تو اس پر خون لگا دیکھ محل کی چھت جیسے اس کے سر پر آن گری تھی۔۔ کاسپر نے گلاس وہیں پھینکا اور بجلی کی

سی تیزی سے اس کمرے سے باہر نکلا۔۔ للت نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا۔۔ اور اس کے پیچھے لپکی۔۔

"کنگ کاسپر،،، ہوا کیا ہے،،؟؟ آخر کیا افتاد آن پڑی ہے،،، وہ اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی مگر اس کے سر پر تو جانے کونسا جنون سوار تھا۔۔ وہ پریاں جنھیں اس نے اس کی خدمت پر معمور کیا تھا وہ کمرے سے باہر کھڑی تھیں۔۔

تم لوگوں کو تو میں نے اس کے پاس رہنے کو کہا تھا،،، وہ حلق کے"
بل دھاڑا تھا۔۔

ان کا حکم تھا کہ ہم انھیں اکیلا چھوڑ دیں،،، اگر تعمیل نا کرتے تو"
ہمارے پر جل جاتے آقا،،، ان میں سے ایک نے بے بسی سے
کہا۔۔ وہ لپک کر اپنی خواب گاہ کے سامنے آیا اور پہرہ دار پریوں کو
اچانک پیچھے دھکا دے کر اندر داخل ہوا۔۔ اندر کا ہولناک منظر دیکھ
کر اس کے ہوش اڑ گئے تھے۔۔ پورے کمرے میں خون کی ندی بہہ

رہی تھی۔۔وہ دائیں کروٹ پر زمین پر بے جان سی اپنے ہی خون کی آبشار پر جیسے مردہ حالت میں پڑی تھی۔۔

عرازہ،،، کاسپر نے اسے اتنی بلند آواز میں پکارا تھا کہ پورے محل" کے درودیوار جیسے ہل گئے تھے۔۔وہ لپک کر اس تک آیا تھا۔۔ اسے اٹھا کر اس کا سر اپنے بازو پر رکھا۔۔عرازہ کا دایاں گال خون میں لت پت

Wahba latina.info

کوئی شاہی وید کو بلاؤ،،، کدھر مر گئے ہیں سب کے سب،،، اے"
آنکھیں کھولو،،، کاسپر نے دیوانگی کے عالم میں اس کا گال
تھپتھپایا۔۔ مگر اس کا سر ایک جانب ڈھلک گیا۔۔ للت جو کاسپر کے
پیچھے اس کی خواب گاہ میں آئی تھی سامنے کا منظر دیکھ کر کلیجہ ٹھنڈا
ہو گیا۔۔ حقارت سے عرازہ کا بے جان سا وجود کاسپر کی بانہوں میں
دیکھا۔۔

شٹٹ،،، ہماری ساری محنت بیکار ہو گئی،،، وہ بچہ نہیں رہا،،، تو اب"
یہ بھی ہمارے کسی کام کی نہیں کنگ کاسپر،،، مرنے دیں اسے بلکہ

اٹھا کر پھینک دیں اسے بلیک فوریسٹ میں،،، چیل کوے نوچ کھائیں
،،، تو

بھونکنا بند کرو یونچ،،،،، دفعہ ہو جاؤ یہاں سے،،، وہ حلق کے بل"
دھاڑا تھا۔۔(للت اپنی جگہ سے اچھلی۔۔اس کتاب تنے غصے کی
ابھی تک سمجھ نہیں آئی تو وہ فوراوہاں سے سر جھٹکتی چلی گئی۔)شاہی
ویدنے آکر عرازہ کی نبض چیک کی۔۔۔

Wahiba fatima.info

آقا،،، یہ تلوار نکالئے،،، شاہی وید نے کہا تو کاسپر نے اس تلوار کی جانب دیکھا۔۔ کنگ کاسپر کی لال انگارا آنکھوں میں لہو اتر آیا تھا۔۔ شاہی وید کو لگا کہ یہ غم و غصہ بچے کے نا رہنے کا ہے۔۔ کاسپر نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔ اسے خود کو حیرت ہوئی۔۔ آج پہلی مرتبہ کسی کام کو کرتے اس کا ہاتھ کپکپا رہا تھا۔۔ یہ نظارا شاہی وید نے بھی حیرت سے دیکھا۔۔ کاسپر نے خونخوار نگاہوں سے شاہی وید کو دیکھا تو گڑبڑا کر عرازہ کی جانب متوجہ ہوئی۔۔ کاسپر نے جبڑے بھینچ کر وہ تلوار نکالی۔۔ بھل بھل کرتا خون نکلتا دیکھ کاسپر کا خود کا چہرہ لہو چھلکانے لگا۔۔

روکو اسے،،،وہ شاہی وید پر دھاڑا۔۔"

آقا آپ کے جسم سے بھی خون بہہ رہا ہے آپ اپنی طاقت سے"
اسے روکیں تو کوئین کا خود بخود رک جائے گا" انھیں اٹھا کر بستر پر
لٹائیں،،،شاہی وید نے کہا تو کاسپر نے اسے اٹھا کر بستر پر لٹایا۔۔اور
اپنی طاقت سے اپنا خون روکا تو عرازہ کا بھی خون فورا رک گیا۔۔
شاہی وید نے عرازہ کا ہر طرح سے معائنہ کیا۔۔

آقا،،، آپ کا بب،،، بچہ نہیں رہا،،، وید نے ڈرتے ڈرتے اسے یہ اندوہناک خبر سنائی۔۔

"مجھے معلوم ہے بے وقوف عورت،،، کوئین کو بچاؤ،،، کاسپر نے بے تاثر لہجے میں کہا۔۔

"انسانی جسم ہونے کی وجہ سے زخم بہت گہرا تھا،،، آقا مم،،، مجھے لگتا ہے کہ کوئین بب،،، بھی نہیں رہیں،،، شاہی وید نے ڈرتے

ڈرتے کہا۔۔ کیونکہ ہر قسم کی روحانی دوا کے باجود عرازہ کی سانس نہیں چل پا رہی تھی۔۔

"،،،اگر یہ بات ہے تو تم بھی نہیں رہو گی،،، نا تمھارا خاندان تمھارے سارے بچوں کو تمھاری آنکھوں کے سامنے ذبح کر دوں گا،،، وہ چلایا تھا۔۔

"مجھے" میں کوشش کر رہی ہوں آقا،،، شاہی وید منمنائی تھی۔۔ ان کے علاج کے لیے فیری میڈو کے کے بلو درخت کی جڑ میں لگی بلو

بیری چاہیے،،، کیا آپ وہ مجھے لا دیں گے،،، مگر وہ مجھے صبح کا سورج طلوع ہونے سے پہلے چاہیے،،، شاہی وید نے کہا تو کاسپر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ ایک نظر عرازہ کا بلکل زرد چہرہ دیکھا۔۔ اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

فیری ٹوپیا میں اپنے اصل کنگ کی شدت سے منتظر وہ تمام پریاں اور پری زاد ایک ڈریگن کی دھاڑ سن کر سہم اٹھے تھے۔۔ وہ فیری ٹوپیا کے آسمان پر اڑتا پھر رہا تھا۔۔ مگر آج اس ڈریگن کو ان پریوں میں

کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ فیری ٹوپیا سے اڑان بھر کر سیدھا فیری میڈو پہنچا تھا۔۔ آسمان کو چھوتے ان ہرے بھرے درختوں میں ایک نیلے درخت کی پہچان بہت دور سے ہی ہو گئی تھی۔۔ تبھی وہ انسانی شکل میں اس درخت کے قریب اترا تھا۔۔ کاسپر کو ایک دھچکا سا لگا کہ اس درخت کا نیلا تنا ہوا میں معلق تھا اس کی جڑ تو سرے سے موجود ہی نہیں تھی۔۔ کاسپر کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔

"کوئی ہے یہاں پر،، مجھے اس درخت کی بلوبیری چاہیے،،، اور اگر وہ ،،، مجھے نہیں ملی تو میں اس سرسبز میڈو کو جلا کر خاک کر دوں گا

کنگ کاسپر کی غصیلی آواز فیری میڈو میں گونجی تو اس درخت کے پتوں میں سے ایک نیلے لباس کی پری نکل کر سامنے آئی۔۔ لیکن اس کی آنکھوں میں کنگ کاسپر کے لیے بے تحاشا نفرت تھی۔۔

"میں مالک ہوں اس درخت کی،، لیکن تم جیسے شیطان کو اس درخت کی ایک بیری تو کیا کانٹا بھی نا دوں،،، جاؤ یہاں سے،،، وہ غصیلے لہجے میں بولی تھی۔۔

Wahiba Fatima.info

گستاخ،،، اس گستاخی کا انجام جانتی ہو،،، میں تمھیں جلا کر بھسم کر"
دوں گا،،، کنگ کاسپر طیش کے عالم میں چلایا تھا۔۔

جلا دو،،، مگر میں تمھیں بیری نہیں دوں گی،،، وہ ضدی ہٹ"
دھرمی سے بولی۔۔ اس کی اس ضد اور غرور سے کاسپر کو پھر سے وہ
یاد آئی۔۔ وہ اب جانتا تھا کہ ڈرا دھمکا کر وہ یہ بیری کبھی حاصل نہیں
کر پائے گا اسی لئے ہی پہلی بار اس نے غم و غصہ دکھانے کی بجائے
قدرے سپاٹ لہجے میں اپنا مدعا بیان کیا۔۔۔

مجھے یہ بیری میرے لیے نہیں ڈریگن لینڈ کی کوئین کے لیے"

چاہیے،،،وہ بیمار ہے اس کی جان خطرے میں ہے اور شاہی وید نے

،،،یہ بیری لانے کا کہا،،،اسی لئے یہ بیری مجھے دے دو

تم تو اپنے شیطان آقا کے علاوہ کسی کے نہیں،،،تو کوئین کے لیے"

اتنا تردد کیوں،،؟؟؟؟اس سوال پر کاسپر کی بولتی بند ہوئی تھی۔۔

Wahiba Fatima.info

محبت کرتے ہو اس سے،،،، اس نیلی پری نے بغور کاسپر کی"
آنکھوں کی پتلیاں دیکھیں جو پوری طرح سیاہ پڑ چکیں تھیں مگر اب
ان میں رائی کے دانے برابر سفید سی روشنی تھی۔۔

ہاں،،، کاسپر نے اپنی دانست میں اس سے جان چھڑانے کو جھوٹ"
بولا۔۔

Wahiba Fatima.info

تو ٹھیک ہے یہاں سے صحت کی بیری لے جانے کے لیے ہر کسی کو"
یہاں کچھ گروی رکھنا پڑتا ہے،،، تم کیا رکھو گے،،، اس نے کاسپر کو
بغور دیکھا۔۔

تمھیں کیا چاہیے،،، جو چاہیے بولو،، میں دے دوں گا،،، کاسپر"
دانت پیس کر بولا تھا۔۔ پہلی مرتبہ وہ کسی کے سامنے اتنے تحمل کا
مظاہرہ کر رہا تھا۔۔ وہ بھی صرف اس کی وجہ سے۔ نہیں تو اب تک تو
وہ آگ اگل کر سب کچھ تہس نہس کر چکا ہوتا۔۔

تمھارے پاس بلو کرسٹل کا نیکلس ہے،،، مجھے وہ چاہیے،،، اس نے" اطمینان سے کہا۔۔ کاسپر چونکا تھا۔۔ یہ تو اسی نیکلس کی بات کر رہی تو جو اس نے عرازہ کے گلے سے چرایا تھا۔۔ (کیونکہ اسے پتہ چل گیا تھا کہ کوئی ہے جو اسے انٹرکشن دیتا ہے جس سے وہ اس کے ہر وار سے بچ نکلتی ہے۔۔ اپنے جادو کی طاقت سے وہ اس نیکلس تک پہنچ گیا تھا اسی لئے اس نے عرازہ کے گلے سے اسے آسانی سے چرا لیا (تاکہ دیمر کی سچائی کا بھانڈا نا پھوٹ جائے۔۔

یہ کوئین کا ہے،،، میں اسے واپس دینے کا ارادہ رکھتا ہوں،، تم کچھ "
اور مانگ لو،،، کاسپر نے سرد سے لہجے میں کہا۔۔

نہیں،،، مجھے وہی چاہیے،،، وہ بضد ہوئی۔۔ کنگ کاسپر نے اسے "
خونخوار نگاہوں سے گھورا۔۔ صبح طلوع ہونے میں کچھ ہی وقت باقی
تھا۔۔ اور وہ اس کا وقت ضائع کر رہی تھی۔۔ اب کی بار کاسپر نے وہ
بلو کرسٹل نیکلس اپنے شاہی لباس کی پاکٹ سے نکال کر اس کے
آگے بڑھایا۔۔ جسے اس نیلی پری نے جلدی سے تھام لیا۔۔ وہ
نیکلس اس کے تھامتے ہی درخت کی غائب ہوئی جڑیں ظاہر ہونے

لگیں۔۔ جن میں کاسپر کو نیلے رنگ کی بیریز کا ڈھیر صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔ عجیب بات تھی کے ان میں سے ایک پر عرازہ کا نام لکھا ہوا تھا۔۔ اس نیلے رنگ کی پری نے نیچے جڑوں میں جا کر وہ عرازہ کے نام کی بلو بیری کنگ کاسپر کو لا کر دی۔۔۔

وہ اسے اپنے لباس میں چھپا تا ڈریگن بنا پھر سے وہاں سے اڑا تھا۔۔ پیچھے وہ نیلی پری خوشی سے جھوم اٹھی تھی اور فیری ٹوپیا میں سب کو آنے والے خوشگوار دنوں کی نوید سنائی تھی۔۔

کاسپر اپنی خواب گاہ میں داخل ہوا اور وید کو وہ شاہی بیری تھمائی۔۔ وید نے وہ بیری لے کر اس سے ایک کاڑھا بنایا اور عرازہ کے لب کھول کر اسے وہ کاڑھا زرا سا پلایا۔۔ اس کا زخم بھر گیا تھا۔۔ اور وید اور خدمت گار پریوں نے اس کا لباس بھی بدل دیا تھا۔۔ خواب گاہ کو صاف کر دیا گیا تھا۔۔ شاہی وید نے عرازہ کا ہر طرح سے علاج کیا تھا۔۔ مگر وہ ناسانس لے رہی تھی ناہوش میں آ رہی تھی۔۔

ملکہ،،، شاہی وید نے اس کا گال تھپتھپایا۔۔ وہ جو کافی دیر سے اسے بے جان سا دیکھ رہا تھا اب اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کے اوپر جھکا تھا۔۔

اے آنکھیں کھولو،،، اٹھو میری طرف دیکھو،، تم میری جیت کی نشانی ہو،،، مجھ سے مقابلہ کرو،،، یوں بزدلوں کی طرح مرنے کا کیا مقصد ہے،،،؟؟ اٹھو اور ہمت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو،،،، کاسپر نے چلاتے ہوئے کہتے اسے جھنجھوڑ ڈالا۔۔ کاسپر کے چھونے سے ان دونوں کا ٹیٹو جگمگایا تھا۔۔

آقا،، آپ اپنی طاقت سے کوشش کیجئے،،، وید کی گھبرائی ہوئی سی" آواز آئی۔۔ تو کاسپر نے اپنے دونوں ہاتھ آپس میں رب کر کے ان میں ایک بجلی سی پیدا کی اور انھیں اچانک عرازہ کے سینے پر رکھا۔۔ عرازہ کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔۔ مگر کچھ بھی نہیں ہوا۔۔

ایک مرتبہ پھر کوشش کیجئے،،، وید نے کہا تو کاسپر نے وہی عمل" دوبارا دہرایا۔۔ اور اب کی بار عرازہ نے بیہوشی کے عالم میں ہی ایک طویل ترین ہچکی بھری۔۔ اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔

آقا،،، ملکہ کی جان بچ گئی ہے،،، وید نے کنگ کاسپر کو خوشخبری سنائی تھی۔۔

"مگر یہ اب بھی بیہوش ہے،،، اسے ہوش میں لاؤ،،، کنگ کاسپر نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔۔

"آقا،،، یہ بہت بیمار اور کمزور ہیں،،، انھیں ہوش میں آنے میں کافی طویل وقت لگ سکتا ہے شاید دو یا تین دن بھی،،، شاہی وید نے کہا تو

کاسپر مسہری سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔بغور عرازہ کا حسین مگر مرجھایا ہوا چہرے کی جانب دیکھے گیا۔۔پھر کافی دیر بعد شاہی وید سے مخاطب ہوا۔۔

"ٹھیک ہے تم اور خدمت گار ہر وقت اس کے ساتھ رہیں گی،،،اس ،،،کی اچھے سے دیکھ بھال کرو،،اب کوئی کوتاہی کی تو بخشوں گا نہیں وہ کہتا خواب گاہ سے باہر نکل گیا۔۔شاہی وید اور خدمت گار پریوں اعرازہ کے ارد گرد اکٹھی ہو گئی۔۔

وہ اس وقت شاہی باغ میں چہل قدمی میں مصروف تھا۔۔جب للت طیش بھرے انداز میں اس کے سامنے آئی تھی۔۔کاسپر نے ایک نظر اسے دیکھا اور لاپروائی سے پھر چہل قدمی کرنے لگا۔۔

میں جاننا چاہتی ہوں کہ آپ کو اس کے لیے یہ سب کرنے کی کیا" ضرورت پیش آگئی،،؟؟؟

Wahbatfatima.info

وہ میری جیت کی نشانی ہے،،، اتنے سالوں کے انتظار کا حاصل"
ہے،،، تمھیں لگتا ہے کہ وہ مر کر اتنی آسانی سے مجھ سے جان چھڑا
سکتی ہے،،، یا میں اسے میری دی گئی صعوبتوں سے اتنی جلدی اور
اتنی آسانی سے پیچھا چھڑانے دے سکتا ہوں،،، کاسپر نے اطمینان
سے جواب دیا تھا۔۔ مگر للت کو اب بھی تسلی نہیں ہو رہی تھی۔۔

آپ جانتے ہیں وہ بچہ نہیں رہا،،، اور دوبارا وہ موقع ملے گا بھی"
نہیں،،، تو وہ ہمارے کسی کام کی نہیں،،، تو اسے ختم کر کے آپ نے
یہ قصہ تمام کیوں نہیں کیا،،،؟؟؟

میں تمھیں ایک مرتبہ جواب دے چکا ہوں،،، دوبارا وضاحت دینا"
ضروری نہیں سمجھتا،،، کاسپر کے اطمینان میں رتی برابر بھی فرق
نہیں پڑ رہا تھا۔۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ کنگ بھی اس کے خوبصورت جسم اور اس کی"
غیر معمولی خوبصورتی پر عاشق ہو گیا ہے،،،؟؟؟

Wahbafatima.info

کیا بکواس کر رہی ہو،،، ایسا کچھ نہیں ہے،،، کاسپر نے تلملا کر طیش"
کے عالم میں کہا۔۔

تو پھر ٹھیک ہے،،، آج رات میرے ساتھ گزار کر آپ کو یہ ثابت"
کرنا ہو گا کہ آپ میرے وہی پرانے کنگ کاسپر ہیں جو صرف اور
صرف مجھے اپنی کوئین بنائیں گے،،، اب میں آپ کو اپنا بنانے کے
لیے ایک سیکنڈ بھی انتظار نہیں کرنا چاہتی،،، للت نے کہتے بغور اسے
دیکھا۔۔

WaniDatima.info

ٹھیک ہے،،، جیسے تم چاہو،،، کنگ کاسپر نے اطمینان سے جواب دیا"
تو للت کھل گئی۔۔

پھر آج رات میری خواب گاہ میں مجھے آپ کا انتظار رہے گا"
مہاراج،،،، وہ گھمیر سے لہجے میں کہتی وہاں سے غائب ہو گئی۔۔ کاسپر
نے ایک گہرا سانس بھرا۔۔ اور آج رات کے بارے میں سوچنے
لگا۔۔

Wahbalatina.info

ڈریگن لینڈ پر گہری رات کا عالم تھا۔۔ سرد ہواؤں کی سرسراہٹ جسم سے ٹکرا کر اس میں ایک تحریک سی پیدا کر رہی تھی۔۔ ڈریگن لینڈ کے آسمان پر چمکتے آٹھ چاند کی روشنیاں ماحول پر ایک عجیب سا سحر طاری کر رہی تھی۔۔ جواں جسم و جاں کے تقاضے تھے جو منہ زور طوفانوں کی طرح اپنا سر اٹھا رہے تھے۔۔ کنگ کاسپر مسرور سا دھیمے قدموں سے چلتا للت کی خواب گاہ میں داخل ہوا تھا۔۔

وہ رات جو اس نے اس مومی وجود کے ساتھ گزاری تھی اس کا ایک ایک لمحہ اسے اپنی تمام تر جزویات سمیت نا صرف یاد تھا بلکہ رگوں

میں خون بن کر دوڑ تا تھا۔۔ اس رات عرازہ کی طلب نے اسے اس قدر پاگل کر دیا تھا۔۔ پہلی مرتبہ کسی کو پا لینے کی چاہ یوں سر چڑھ کر جنون بن کر بولی تھی کہ اگر وہ اس رات خود کو اس کے سپرد کرنے کو تیار نا بھی ہوتی تو شاید کاسپر اس کے ساتھ زبردستی کر بیٹھتا۔۔ مگر عرازہ نے خود ہی اس کے جنون کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے۔۔

اب بھی وہ للت کی خواب گاہ میں خود کو سیراب کرنے ہی آیا تھا۔۔ وہ کمرے میں داخل ہوا تو پہلا نظارا ہی حیران کن تھا۔۔ اس نے اپنے کمرے کو سیاہ پھولوں اور مختلف جانوروں اور لوگوں کی

کھوپڑیوں سے سجار کھا تھا۔۔وہ آئینے کے سامنے سیاہ بے باک سے لباس میں کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔کاسپر کے قدم یہ منظر دیکھ کر اپنی جگہ ساکت ہو گئے تھے۔۔جب کاسپر آگے نا بڑھا تو وہی قدم قدم چلتی اس کے پاس آئی اور اس کی گردن میں اپنی بانہوں کا ہار پہنا دیا۔۔۔کاسپر کو یوں لگا جیسے ایک نوکیلے کانٹوں کی ڈالی اس کی گردن سے لپٹی ہو۔۔(اور وہ کانٹے اسے بہت زور سے چبھے ہوں) کاسپر نے پہلو بدلا۔۔للت نے اس کے گالوں کو چوما۔۔مگر ادھر تمام جزبات پانی میں اٹھتے جھاگ کی طرح سیکنڈز میں بیٹھ گئے تھے۔۔للت اس کے سینے پر بوسوں کی برسات کرنے لگی۔۔کاسپر

بے چین سا ہوا۔۔ پہلے کی طرح عجیب گھن سی محسوس ہونے لگی۔۔ سینے میں گھٹن سی ہونے لگی۔۔ اسے لگا جو اس کے جسم و جاں میں ایک طلب سی جاگی ہے اسے آج للت پورا کر دے گی۔۔ مگر یہ خام خیالی اس کی شدید قسم کی خوش فہمی ثابت ہوئی تھی کہ تمام جزبات بھک سے اڑتے اب ٹھنڈے پڑ گئے تھے۔۔ جبکہ عجیب کرائیت سی محسوس ہو رہی تھی۔۔ للت اس سے بری طرح لپٹ گئی۔۔۔ کاسپر کے جسم میں عجیب سوئیاں سی چبھنے لگیں۔۔۔ للت نے اپنے ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھے۔۔ کاسپر کو سانس لینے میں تکلیف محسوس ہونے لگی۔۔ اس سے پہلے وہ اس کے قریب آ کر اس کے لبوں کو

اپنے سیاہ لبوں سے چھوتی کا سپر کا سینا اور چہرہ سبز پڑنے لگا۔۔ اور وہ بری طرح کھانسنے لگا۔۔

"،،، کنگ کا سپر کیا ہو رہا ہے آپ کو"

"پتہ نہیں،،، مجھے سانس لینے میں تکلیف محسوس ہو رہی ہے،،، وہ بری طرح اپنا زینہ رب کرتا کھانس رہا تھا۔۔

"وید کو بلاؤں،،؟؟"

Wahbafatima.info

نہیں،، مجھے بس تازہ ہوا چاہیے،،، مجھے باہر جانا ہے،،، وہ کہتا اس کے کمرے سے باہر نکلا۔۔ للت اس کے ساتھ باہر آئی۔۔ اگلے لمحے وہ شاہی باغ میں تھا۔۔ وہ ادھر ادھر گھوم کر گہرے گہرے سانس بھر رہا تھا۔۔ للت پریشانی سے اسے دیکھے گئی۔۔

یہ ضرور اس چیونٹی نے کچھ کیا ہو گا،،، میں چھوڑو گی نہیں اس انسانی لڑکی کو،،، للت اپنی اتنی حسین رات خراب ہونے پر دانت پیس کر بولی۔۔

للت تم جاؤ آرام کرو،،، میں کافی وقت یہیں کھلی ہوا میں گزارنا"
چاہتا ہوں،،، کاسپر نے دوٹوک لہجے میں کہا تو ادھورے دامان لیے
پیر پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

اس کے جانے کا پورا یقین کر لینے کے بعد کاسپر نے اپنی زبان کے
نیچے سے وہ سبز چھوٹا سا جادوئی بیر نکالا جو وہ فیری میڈوسے یونہی
اپنے ساتھ لے آیا تھا۔۔وہ جانتا تھا اسے کھانے سے وہ وقتی طور پر

سبز پڑ جائے گا اور اس کا سانس بند ہو جائے گا۔۔ جب للت اس کے سینے پر پیار کر رہی تھی تب وہ چپکے سے اس نے اپنی زبان کے نیچے جان بوجھ کر رکھ لیا تھا۔۔۔ مگر یہ فضول حرکت اس نے للت کے سامنے اس کے کمرے میں اتنے نازک وقت میں کیوں کی تھی اسے ابھی تک سمجھ نہیں آئی تھی۔۔ 'ہاں تو میری طبیعت خراب ہو رہی تھی اور اگر میں ویسے ہی اس وقت اس کے کمرے سے چلا آتا تو 'للت میرے اس رویے کی زمہ دار اس لڑکی کو سمجھتی

کاسپر نے اپنے آپ کو تسلی دی۔۔ کہ اس نے یہ سب کیوں کیا تھا۔۔ وہ کافی دیر وہاں چہل قدمی کرتا رہا مگر اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دھیان کہیں اور بھٹک رہا ہے۔۔ 'اسے ہوش آیا ہو گا نہیں '؟؟؟ دیکھ کر آتا ہوں '۔۔ کاسپر کہتا ایک مرتبہ پھر محل میں داخل ہوا تھا۔۔ وہ ہوا میں معلق ہو کر اپنے کمرے کے دروازے پر تھا۔۔ وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔ شاہی وید اور محافظ پریاں اس کے ارد گرد بیٹھی بیٹھی جاگ رہی تھیں اسے اس وقت اندر آتا دیکھ وہ کھڑی ہو گئیں۔۔

تخلیہ،،، تم لوگ جاؤ،، میں صبح تک یہیں ہوں،،، کاسپر نے خود کو"
کہتے ہوئے سنا۔۔۔(وہ خود پہ بے تحاشا حیران ہوا) مگر ایک مرتبہ
پھر خود فریبی کے عالم میں خود کو تسلی دی۔۔ 'یہ بے وقوف کوئین
پھر سے خود کو نقصان پہنچانے کے لیے کوئی حرکت نا کر بیٹھے اسی لئے
میں ذاتی طور پر اس کا پہرہ دینا چاہتا ہوں۔۔اس کے علاوہ بھلا اور کیا
'بات ہو سکتی ہے،؟؟؟

وہ سب بغیر کسی تعامل کے کمرے سے باہر چلیں گئیں۔۔کنگ کاسپر
جوان کی موجودگی میں خواب گاہ میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔۔ان

کے جانے کے بعد اب مسہری کے بے حد قریب آکر اسے بغور دیکھا۔۔ وہ اس وقت پیروں تک کے ایک پیلے لباس میں تھی۔۔ سفید دودھیا وجود پیلے لباس میں یوں دمک رہا تھا جیسے سونے کے زیور میں چاندی اور ہیرے جڑے ہوں۔۔ سرخ بالوں کی آبشار بستر پر بکھری ہوئی۔۔ دراز پلکیں گالوں پر سایہ فگن تھیں۔۔ گلابی گالوں پر زردیاں گھلیں ہوئیں تھیں۔۔ قدرتی سرخ ہونٹ تکلیف اور درد کی شدت سے آپس میں سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔۔ بایاں ہاتھ پیٹ پر اور دایاں بستر پر ڈھلکا ہوا تھا۔۔ وہ مسہری پر اس کے بلکل قریب بیٹھ گیا۔۔ پاؤں بیڈ سے نیچے ہی لٹکے ہوئے تھے۔۔

کاسپر نے ہاتھ آگے بڑھا کر اپنی انگشت شہادت اس کی ٹھوڑی پر لب کے قریب رکھی اور نرمی سے آپس میں بھنچے ہوئے لب ایک دوسرے سے آزاد کیے۔۔ وہ گلاب کی پنکھڑیاں ایک دوسرے سے نرمی سے جدا ہوئیں تھیں۔۔ اس کے وجود پر اب بھی کاسپر کیلے جبر و بربریت کے نشانات تھے۔۔ جن سے اس وقت وہ بری طرح نگاہیں چرا گیا تھا۔۔ اس کمرے میں آتے ہی تمام جزبات پھر سے انگڑائی لے کر جیسے بیدار ہو گئے تھے۔۔۔ اس نے عرازہ کی مومی گال کو اپنے ہاتھ کی پشت سے چھوا۔۔ عرازہ کا ٹیٹو جگمگایا تو کاسپر اس ٹیٹو کی جانب متوجہ ہوا۔۔ جانے کیوں بہت اچانک اس کے دل میں

اس ٹیٹو کو دیکھنے کی خواہش جاگی تو اپنی سوچ کو بلا جھجھک عملی جامہ پہنایا اس نے اس کے بائیں کندھے سے فراک کا سٹیپ نیچے کھسکا دیا۔۔ وہ آدھا پری اور آدھا ڈریگن کا خوبصورت ٹیٹو تھا جسے کاسپر نے ہاتھ لگا کر دیکھا تھا۔۔ پھر وہ تیزی سے مسہری سے اٹھ بیٹھا۔۔ خود سے بے حد خوف محسوس ہوا تو پھر سے کھڑکی کے پاس پڑے جادوئی کاٹ پر نیم دراز ہو گیا۔۔ مگر چہرے کا رخ اس کی جانب کیے پوری رات اسے دیکھتا رہا تھا۔۔

Wahbalatina.info

Episode 15....

وشما سو کر اٹھی تو شام ڈھل چکی تھی۔۔ وہ کافی دیر یونہی بستر پر سستی سے لیٹی رہی۔۔ کمرا بلکل خالی تھا۔۔ کمرے میں وہ اس وقت موجود نہیں تھا۔۔ کچھ دیر بعد اٹھ کر فریش ہو کر آئی تو بینک کلرکی

اپرن باندھے ایک دیگچی میں چمچ ہلاتا انھیں جانے کونسی بات سنا رہا تھا کہ وہ بہت زیادہ ہنس رہے تھے۔۔وہ کچن کے دروازے تک آئی۔۔وشما کو اب بھی وہ پہلے دن سا سیلیکون کا گڈا دکھائی دیتا تھا۔۔ مگر اب وشما اس سے بلکل خوفزدہ نہیں تھی۔۔وہ یہ سوچ رہی تھی کہ ٹوفی کا پہلے والا جلادی ظالم روپ بھی محض اسے ڈرا دھمکا کر شادی کرنے کا تھا۔ جبکہ اب پہلے کے برعکس وہ بلکل جیسے بدلا بدلا دکھائی دیتا تھا۔۔پہلے وہ اسے بہت زیادہ ظالم اور خطرناک لگتا تھا لیکن اب بلکل بے ضرر دکھائی دے رہا تھا۔۔

آؤ وشما،،، وہاں کیوں کھڑی ہو،،، اندر آجاؤ،،، کھانا لگنے ہی والا"
ہے،،، میرین نے اسے پکارا۔۔ جیٹسن اس کی جانب متوجہ ہوا مگر
وشما کو یہ اندازہ لگا کر ایک دھچکا سا لگا تھا کہ اس نے پلٹ کر اس کی
، جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔ 'ارے کیا یہ جن مجھ سے ناراض ہے
وشما دل میں سوچے گئی۔۔ اور آکر میرین کی بغل میں رکھی کرسی پر
بیٹھ گئی۔۔ میرین اور سائرس نے کھانا لگایا۔۔ وہ چاپ چاپ اس کی
تمام کاروائیاں دیکھے گئی۔۔ مگر بولی کچھ نہیں۔۔ وہ میرین اور
جیٹسن کے سامنے بلکل نارمل تھا۔۔ اس سے مخاطب بھی نارمل
انداز میں تھا۔۔ مگر اس کی آنکھوں کی نمی میں جھلکتا سرد پن صرف

وشما ہی کیوں دیکھ سکتی تھی وہ میرین اور جیٹسن کو کیوں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔ انھوں نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا۔۔ میرین اور جیٹسن کافی بنانے میں مصروف ہو گئے۔۔

"آپ نے یہ چکن ٹرائی نہیں کیا وشما،،، وہ اس کے سامنے ایستادہ بے تاثر لہجے میں بولا تھا۔۔ مگر وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا۔۔ وشما نے اسے کاٹ دار نگاہوں سے گھورا۔۔

"،،، نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے"

"تو ٹھیک ہے،،، میں برتن سمیٹ لیتا ہوں،،، وہ اٹھا اس کے سامنے سے چکن والی ڈش اٹھانے کو اس کے سامنے ہلکا سا جھکا۔۔ "ویسے بائی

داوے،،، میں کوئی جن نہیں ہوں،،، سائرس نے اطمینان سے کہتے اسے کے چودہ طبق روشن کیے تھے۔۔ اسے حیرت کا جو جھٹکا لگا سو لگا۔۔ مگر وہ یہ سمجھ کر کے اسے اس کی سوچ تک رسائی حاصل ہے وشما پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔۔ وشما جلدی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔ مگر پھر وہ لاونج میں چلی آئی جہاں اب سب کافی پیتے باتیں کر رہے تھے۔۔ پھر وہ گئے رات تک لاونج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف رہے۔۔ میرین اور جیٹسن کے بچپن تک کے قصے وہ دونوں دلچسپی سے سنتے رہے۔۔ وشما اس کی جانب دیکھے گئی۔۔ مگر وہ جیسے اس کی جانب متوجہ نہیں تھا۔۔ پھر میرین نے ہی

انھیں کمرے میں جانے کو بولا تو وشما کو ناچار اٹھنا پڑا۔۔پہلے سائرس روم میں گیا۔۔میرین نے وشما کو کچن میں بلایا۔۔اور اسے دودھ کا گلاس گرم کر کے دیا۔۔

"وشما،،، تمھارے اور داماد جی کے درمیان سب کچھ ٹھیک تو ہے ناں،،،وہ تم سے کچھ کھنچے کھنچے سے ہیں،،،میرین نے ایک آئبرو اچکا کر کڑے تیور لیے وشما سے پوچھا تو وشما آئیں بائیں شائیں کرنے لگی۔۔(وشما دل ہی دل میں گڑبڑائی تھی کہ اچھی طرح جانتی تھی ان (کی یہ باتیں بھی وہ سن رہا ہو گا۔۔

مما،، کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ سب ٹھیک ہی تو ہے،،، ایسی تو"
کوئی بات نہیں،،، وشما نے بات بنائی۔۔
وشما جھوٹ مت بولو،،، ماں ہوں میں تمھاری،، مجھے تو یہ بھی لگ رہا"
ہے کہ تم نے شادی جیسے اٹوٹ بندھن کے باجود ابھی داماد جی کے
ساتھ اجنبیت کی دیوار گرانے کی کوشش ہی نہیں کی،، اور نا ہی اپنا
بیوی ہونے کا کوئی فرض نبھایا ہے،،، میرین اس پر برس پڑی تو وشما
کے صحیح معنوں میں ہاتھوں کے طوطے اڑے تھے۔۔
مما، سب کچھ ٹھیک ہے آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہیں،،، وشما کو"
بات بنانی نہیں ارہی تھی اسی لئے جھنجھلا کر بولی۔۔

اچھا اگر سب کچھ ٹھیک ہے، اگر تم نے اپنا یہ فرض نبھایا ہے تو"
بتاؤ،،، تمھاری پیٹھ پر جو پیدائشی زخم کا داغ ہے اس کے متعلق جب
داماد جی نے پوچھا تو تم نے کیا جواب دیا،،، میرین کی بات پر وشما کا دل
کیا جا کر کہیں چھپ جائے۔۔ دل کانوں میں بجنے لگا یہ سوچ کر کہ وہ
یہ سب گوہر افشانیاں سن رہا ہو گا۔۔ وہ پوری طرح پسینے سے شرابور
ہو چکی تھی۔۔
مما آپ کیسی باتیں کر رہیں مجھ سے،،،، وشما نے جھٹپٹا کر کہا۔۔"

شادی کے بعد ایسی ہی باتیں کی جاتیں ہیں،،، اور ماں ہوں پوچھ "
سکتی ہوں تو میرے سوال کا شرافت سے جواب دو،،، میرین آج
اس کہ جان چھوڑنے کی روادار نہیں تھی۔۔
مما،، پوچھا تھا،، تو میں نے بتادیا کہ یہ پیدائشی ہے،،، وشما کو ڈھٹائی "
کا مظاہرہ کرتے جبڑے بھینچ کر تیزی سے کہنا پڑا۔۔ "اب میں
جاؤں،، وہ انتظار کر رہے ہوں گے میرا،،، اس سے پہلے کہ میرین
کوئی اور گوہر افشانی کرتی وشما نے تیزی سے گلاس لے کچن سے کھسکنے
میں ہی عافیت جانی۔۔

وشما کو اب کمرے میں آنا دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔۔ وشما کو اپنے قدم من من کے بھاری لگنے لگے۔۔۔ جائے فرار بھی ممکن نہیں تھا کہ میرین ابھی جاگ رہی تھی اور اسے کمرے میں جاتے نا دیکھ اس کی مزید شامت آتی۔۔ سو وہ دل پر بھاری پتھر رکھے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ صبح کی طرح کھڑکی میں ایستادہ تھا۔۔ وشما کمرے میں داخل ہوئی اور دروازہ لاک کیا۔۔

"یہ دودھ ممانے دیا ہے،،، وشما نے دودھ کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ کی لیجئے،، اس کی مجھے ضرورت نہیں،،، سائرس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ "آپ نے اپنی مما سے جھوٹ کیوں بولا،،، میں نے کب دیکھا کوئی داغ،، کب اس کے بارے میں پوچھا،، اور آپ نے مجھے کب بتایا کہ وہ پیدائشی ہے،،،؟؟؟ سائرس نے اس کی جانب دیکھے بغیر پوچھا۔۔ وہ کھڑکی کے باہر جانے کیا تلاش کر رہا تھا۔۔

قوشما جو بیڈ پر لیٹنے والی تھی اس کی بات پر سر تا پیر سرخ پڑ گئی۔۔ اور کھولتی نگاہوں سے اس کی پشت کو دیکھا۔۔

آپ یہ سب جان بوجھ کر کر رہے ہیں ناں تاکہ آپ میرے والدین کے سامنے مظلوم بن کر میرے والدین کی ہمدردی حاصل

کر سکیں،، ایسا ہی کچھ،،؟؟؟ ہے ناں،،، وشما نے کاٹ دار لہجے میں کیا۔۔۔ وشما کی بات بہت زیادہ غیر متوقع اور غیر اخلاقی تھی تبھی سائرس اچانک اس کی جانب مڑا تھا۔۔ وشما اس کی وحشت بھری سرخ انگارا آنکھوں سے خوفزدہ ہو کر ایک قدم پیچھے ہٹی۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں کر رہا،،، سائرس کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ وشما کو جھرجھری سی محسوس ہوئی۔۔ "آپ ریلیکس ہو کر سو جائیں،،، میں جا رہا ہوں یہاں سے،،، اس نے اسی سرد لہجے میں کہا۔۔ وشما نے کچھ کہنے کو لب کھولے مگر وہ بند کھڑکی میں ہی تحلیل ہو کر وہاں سے

غائب ہو گیا تھا۔۔ عرازہ کا بری طرح موڈ خراب ہوا۔۔ وہ جھنجھلا کر بیڈ پر لیٹ گئی اور خود پر کمفرٹر اوڑھ لیا۔۔

ایلن صبح اٹھی تو بہت زیادہ خوفزدہ تھی۔۔ ابیل اس کے پاس تھا مگر وہ پھر بھی بے چین سی تھی۔۔ ایڈم اور ادیہ بلکل نارمل بیہیو کر رہے تھے بلکہ اب ابیل سے کل کی نسبت کافی اچھے سے بات کر رہے تھے۔۔۔ ایلن کچن میں تھی جب ایڈم ابیل سے مخاطب ہوا۔۔

آپ کا بہت بہت شکریہ ابیل،،، آپ نے ہماری اور ہماری بیٹی کی جان بچالی،،، ایڈم کا لہجہ تشکر بھرا تھا۔۔

یہ میرا فرض تھا،،، اور اب وہ آپ کی بیٹی نہیں میری بیوی ہے جس کی حفاظت کرنا مجھے آتی ہے،،، میرے ہوتے ہوئے کوئی اس کو کھروچ تک نہیں پہنچا سکتا،،، ابیل نے اطمینان سے کہا۔۔ اور بھرپور طریقے سے انھیں تسلی دی۔۔ وہ بریک فاسٹ کر کے چلا گیا۔۔ تمام تیاریاں مکمل تھیں۔۔ ایلن کا سارا سامان گھر پر ہی پہنچا دیا گیا تھا۔۔ اسے ایک لڑکی گھر پر ہی پوری طرح تیار کر کے گئی تھی۔۔ وہ سفید رنگ جالی دار عروسی لباس میں آسمان سے اتری کوئی اپسرا

لگ رہی تھی۔۔ مگر ایلن رات کے واقع سے خوفزدہ بے سکون ہی تھی۔۔ گھر کے لان میں ہی دوبارا شادی کا پورا انتظام کیا گیا تھا۔۔ ابیل رنجنا اور جیک شادی کے لیے بلکل تیار ان کے گھر پہنچ چکے تھے۔۔ ابیل اس وقت کریم کلر کے تھری پیس میں بے تحاشا حسین لگ رہا تھا۔۔ ایڈم اور ادیہ نے ان کا استقبال بھی بہت اچھے انداز میں کیا تھا۔۔ کہ انھیں جس حقیقت کا تدارک ہوا تھا۔۔ وہ اس رشتے کے لیے ہنسی خوشی نا صرف مان گئے تھے بلکہ انھیں اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی بیٹی صرف اور صرف ابیل کی ہے۔۔ ایلن کی قسمت میں یہی لکھا گیا ہے۔۔۔ ابیل کافی بے قرار نظر آرہا تھا وہ

باہر بڑی شدت سے اس کا منتظر تھا۔۔ آخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔۔

جب ایڈم اس کا ہاتھ تھامے اسے باہر لان میں لا رہا تھا تو ابیل کو لگا کہ وہ کبھی پلکیں نہیں جھپک پائے گا۔۔ وہ بے تحاشا خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ سنہری بالوں کی آبشار کمر پر بکھری ہوئی تھی۔۔ جالے دار سفید دوپٹے سے اس کا چہرہ ڈھانپا گیا تھا جس میں سے اس کا دو آتشہ حسن صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔ وہ اس کے پہلو میں آن رکی تب ابیل ہوش کی دنیا میں واپس پلٹا۔۔۔

شادی کی رسمیں شروع کی جائیں،،، جیک نے کہا تو شادی کی رسمیں"
شروع ہوئیں۔۔ ایلن جو بے قرار سی تھی اب اس کو سامنے پا کر
ایک آسودہ سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر بکھر گئی تھی۔۔ اب وہ
قدرے پر سکون تھی۔۔ دونوں نے دل و جاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے
لیے ایک دوسرے کا ساتھ قبول کیا۔۔ ابیل نے ایلن کو رنگ پہنائی
اور ایلن نے ابیل کو تو سب خوشی سے جھوم اٹھے اور سب نے
کلیپنگ کی۔۔ اب سب ان نے ایک کس کی ڈیمانڈ کرنے لگے تو
ابیل نے اس کی جانب دیکھا جو پوری کی پوری سرخ پڑ چکی تھی اس
کی آنکھوں میں ایک واضح پیغام تھا جس تک ابیل رسائی حاصل کر

چکا تھا۔۔ وہ اپنے بابا کے سامنے سخت حیا محسوس کر رہی تھی تبھی نروس سی تھی۔۔ ابیل نے بھی اس کی جھجھک اور حیا کا مان رکھتے ہلکے سے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تو ایلن اپنی جگہ پر ساکت ہوا ٹھی۔۔ ایلن کو اصل معنوں میں اب اندازہ ہوا کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے جو اس کے دل کا حال تک جان چکا تھا۔۔ ابیل نے اس کا کپکپاتا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر اسے تسلی دی۔۔ خوشگوار ماحول میں لنچ کیا۔۔ اور ڈھیر سارے ہلے گلے کے بعد وہ لوگ گھر چلے آئے۔۔

ابیل اور ایلن نے جیک اور رنجنا کے ساتھ ہی خوشگوار ماحول میں ڈنر کیا تھا۔۔ وہ اب تک اپنا لباس تبدیل نہیں کر پائی تھی اب اسے عجیب الجھن سی محسوس ہو رہی تھی۔۔ جیک اور ابیل لاونج سے اٹھ کر باہر لان میں گئے تھے جب ایلن رنجو کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

"مما،، مجھے چینج کرنا ہے میں بہت تھک گئی ہوں،،، ایلن روہانسی ہوئی۔۔ تو رنجنا نے اس کے گال پر پیار سے ہاتھ رکھا۔۔ وہ اس سفید چاندنی سے زمین کو چھوتے سفید لباس میں باربی گڑیا ہی تو لگ رہی تھی۔۔

،،، بیٹا ایسا تھوڑی ہوتا،، جہاں اتنی دیر صبر کیا تھوڑی دیر اور سہی"
اپنے دلہے کو تو اپنی دلہن کو جی بھر کر اس روپ میں دیکھنے دو،،، آؤ
،،، میں تمھیں روم میں چھوڑ آؤں،،، لیکن ابھی ڈریس چینج مت کرنا
رنجنا نے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کے کمرے میں لے آئی۔۔ جو اب
دولوگوں کے لیے سیٹ کیا گیا تھا۔۔ ویسے تو ایلن کی رات کی الجھن
میں ہی الجھی ہوئی تھی۔۔ مگر اب اس روم میں پہنچ کر سہی معنوں
میں اس کے اوسان خطا ہوئے تھے۔۔ رنجنا اسے چھوڑ کر باہر جانے
لگی جب اس نے مضبوطی سے ان کا ہاتھ تھام لیا۔۔

"،،، مما،،، پپ،، پلیز تھوڑی دیر رک جائیں ناں،،، مت جائیں باہر
وہ گھبرا کر بولی تو رنجنا نے اس کے سر پر ایک چپت رسید کی۔۔
"پگلی نا ہو تو،،، ڈرو مت،، کچھ نہیں ہوتا،،، میرا بیٹا بہت محبت کرتا
ہے تم سے،،، کوئی کھا تھوڑی جائے گا،،، رنجنا ہنستی ہوئی کمرے سے
باہر چلی گئی۔۔ وہ بیڈ پر پاؤں نیچے لٹکا کر بیٹھ گئی۔۔

شہر میں قتل کا بازار گرم ہو رہا ہے،،، وہ تیزی سے خون پر خون کیے
جا رہا ہے،،، موت کی وجہ معلوم نہیں ہوتی،،، مگر مردے کے جسم

سے خون کا ایک ایک قطرہ تک نچوڑ لیا جاتا ہے،،،۔ جیک نے متفکر لہجے میں کہا تو ابیل بری طرح لب بھینچ گیا۔۔

"مجھے معلوم ہے،،، وہ اپنی ہر حد پار کر رہا ہے،،، لیکن اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اس کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر دیا جائے،،،،

ابیل نے کہتے جیک کی جانب دیکھا۔۔

وہ کیسے،،، جیک اس سب کا حل جان لینا چاہتا تھا۔۔

"اگر کوئین اس کے سینے پر وار کرتے اس کے سینے میں کوئی اوزار یا خنجر گھونپ دے،،، تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو سکتا ہے،،،

مطلب ایلن،،،؟؟؟وہ جتنی نازک، معصوم اور ڈرپوک ہے ایک"
چیونٹی نامارے،،، تم اسے تمھارے ہی روپ کے سینے میں خنجر
گھونپنے کی بات کر رہے ہو ابیل،،، جیک کو اس کا حل سن کر مایوسی
ہوئی کہ وہ ایلن کو بچپن سے جانتا تھا۔۔ جانتا تھا وہ کتنی نازک اور
ڈرپوک ہے۔۔

وہ خبیث ہمزاد اپنی من مرضیاں کر رہا ہے،،، اور میں بھی اسے"
اپنے مایا جال میں پھانس رہا ہوں،، ایک لڑکی چاہے کتنی ہی ڈرپوک
ہو،، بات جب اس کی عزت پر آجائے تو وہ شیرنی بننے میں دیر نہیں
لگاتی،، ایلن بھی ایسے ہی کرے گی،، ابیل نے سکون سے کہا کہ جانتا

تھا اس مصیبت کا اس کے علاوہ کوئی حل نہیں۔۔۔ پھر ابیل نے اس منحوس سائے کو اپنے کمرے کی جانب دیکھتے جیک کو معنی خیزی سے اس کی جانب اشارہ کیا۔۔

ایلن کو آہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔۔ اور پھر اچانک اس کی پشت سے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی گئی تھی۔۔ ایلن بری طرح گڑبڑائی۔۔

ابیل،،، یہ آپ ہیں،،،؟؟؟ وہ مسکرادی۔۔ بلائنڈ فولڈ باندھتے" اس کے ہاتھ ٹٹولے۔۔

آئی ایم سو آسر پرائز فار یو ڈارلنگ،،، ابیل نے سرگوشی کی۔۔ مگر ایلن کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔(اسے خیال آیا وہ دروازے کے سامنے بیٹھی تھی اور دروازہ کھول کر وہ آیا نہیں تھا۔۔ کھڑکیاں بھی بند تھیں جہاں سے ابیل آج کے دن آ نہیں سکتا تھا)

ایلن ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔۔ "مجھے کوئی سرپرائز نہیں چاہیے،،، ہٹاؤ اسے،،،، وہ چیخ کر کہتی بری طرح جھٹپٹائی۔۔ وہ جو کوئی بھی تھا اس نے ایلن کے بازو تھامنے کی کوشش کی۔۔ جسے ایلن نے پیچھے ہٹ کر ناکام بنا دیا۔۔ "کون ہے یہاں،،، ابیل،،، جلدی روم

میں آئیں،،، وہ چیخ کر کہتی اپنی آنکھوں سے پٹی ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔ وہ پٹی ہٹا چکی تو کھڑکی میں ایک ایک دھندلا سا عکس دیکھا۔۔ کہ اس کی آنکھیں چندھیا سی گئیں تھیں۔۔ وہ ابیل جیسا تھا مگر خونخوار نگاہوں سے ایلن کو گھور رہا تھا۔۔۔ تبھی ابیل روم کا دروازا کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔۔

ایلن،،، ابیل نے پکارا تو ایلن خوفزدہ ہو کر مڑی اور ابیل کے سینے میں سما گئی۔۔ ابیل نے اسے سینے میں چھپاتے اس خبیث سائے کی جانب دیکھتے آنکھ ونک کی۔۔ جیسے کہنا چاہتا ہو۔۔ دیکھ لو پہچانتی ہے اپنے کنگ کو۔۔ "ابیل،، آپ نے کہا تھا کہ کوئی نہیں ہے،،، یہ

دیکھیں،،،(ایلن نے اپنے ہاتھ میں تھامی بلائنڈ فولڈ ابیل کی آنکھوں کے سامنے لہرائی) مجھے کسی نے بلائنڈ فولڈ کیا،،،اور کہا کہ میرے لیے کوئی سرپرائز ہے،،، آپ کو میری بات کا اعتبار کیوں نہیں آتا،،،وہ بری طرح روتی ہوئی ابیل کا گریبان جھنجھوڑ گئی۔۔ مجھے تم پر اعتبار ہے ایلن،،،ڈونٹ پینک،،،پلیز ابیل نے اس کی کمر سہلائی۔۔اور اس کے ہاتھ سے وہ سیاہ پٹی لے کر دور پھینکی۔۔۔ ابیل نے اسے سینے میں بھینچ رکھا تھا۔۔اس کے ہاتھوں کی انگلیاں ایلن کو اپنی کمر پر بہت عجیب طریقے سے رقص کرتی محسوس ہوئیں تو تمام صورت کا ادراک ہوتے ایک۔جو اس کے سینے میں چہرہ

چھپائے کھڑی تھی بری طرح کنفیوز ہوتے اس سے دور ہٹی۔۔ ابیل نے اس کا بھیگا چہرہ ہاتھوں میں بھرا اور ان بھی پلکوں کو اپنے حدت بھرے لمس سے بوجھل کیا۔۔ اب وہ جیسے اسے گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا ایلن کا دل سینے میں شور مچانے لگا۔۔ ابیل نے جھک کر اس کا چہرہ بے دریغ چوم لیا۔۔ وہ اس کے اٹیٹیوڈ سے گھبرائی۔۔ ابیل،،، وہ گھبرا کر پیچھے ہٹی۔۔ ابیل میں بہت تھک گئی ہوں،، چینج کرنا چاہتی ہوں،،، ایلن نے ہاتھوں کی انگلیاں چٹخاتے ہوئے اس سے کہا۔۔ مگر ابیل نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر اسے بانہوں میں اٹھالیا۔۔

اس کی ضرورت نہیں،،، آج رات تمھارا لباس میرا وجود ہو گا تو"

اس فکر کو چھوڑ دو،،، ابیل نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔ اور اسے بیڈ کے درمیان اتارا۔۔ "ابیل،، ایلن نے گھبرا کر اسے پکارا جو اپنی بلیک ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر رہا تھا۔۔ ایلن کی جان تو تب نکلی جب ابیل نے ہاتھ آگے بڑھا کر لائٹ آف کی اور کمرے میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔۔ وہ ایلن کے اوپر جھکا اور اسے پوری طرح بانہوں میں بھر کر اس کی گردن پر جھکا۔۔

ابیل لائٹ کیوں آف کی،،، ایلن کی خوف میں ڈوبی آواز کمرے میں گونجی۔۔ کندھوں سے تھام کر اسے پیچھے ہٹانے لگی۔۔

تاکہ تم کمفرٹیبل رہو،،، اس کی سرگوشی سنائی دی تو ایلن خوف سے سفید پڑتی چکنی مٹی کی طرح اس کی بانہوں سے پھسلتی بیڈ سے اتری اور جلدی سے ہاتھ سے ٹٹول کر کمرے کی لائٹ جلادی۔۔

میں ایسے کمفرٹیبل ہوں ابیل،،، وہ کہتی بری طرح لرز رہی تھی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔ ابیل بیڈ سے نیچے اترا ماتھے پر بل تھے۔

او گاڈ،،، ایلن کیا تم مجھ پر ٹرسٹ نہیں کر پا رہی ہو،،، وہ یوں ری ایکٹ کر رہا تھا جیسے اب بات کی تہہ تک پہنچا ہو۔۔ مگر وہ اچھی طرح جانتا تھا ایلن اس کے جیسے سائے سے خوفزدہ تھی۔۔

"ابیل،، میرے کمفرٹ کا خیال رکھنا آپ کی زمہ داری ہے،،، ابھی مجھے یہ اچھا نہیں لگ رہا بلکل بھی،،، وہ کہتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ ابیل نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا۔۔ وہ خود کو نسا ابھی یہ سب چاہتا تھا جب تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو جاتا۔۔ وہ تو اسے بس جان بوجھ کر خوفزدہ کر رہا تھا تاکہ وہ خود ہی منع کر دے۔۔

"اٹس اوکے،، میری جان،،، جب تک تمھاری مرضی نہیں ہو گی یہ رشتہ آگے نہیں بڑھے گا،،، وہ کہتا اسے بانہوں میں بھر گیا۔۔ اور ڈریسنگ میں چھوڑ آیا۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ ڈھیلے ڈھالے نائٹ

ڈریس میں باہر آئی تو ابیل بھی چینج کر چکا تھا۔۔ ابیل نے دیکھا وہ مضطرب تھی یہ اس کے انگ انگ سے ظاہر ہو رہا تھا۔۔ ابیل نے بیڈ پر نیم دراز ہو کر اپنی بانہیں کھولیں تو وہ جلدی سے ان بانہوں میں آن سمائی۔۔ ابیل نے اس کی پشت نرمی اور محبت سے سہلائی۔۔ ریلیکس میری جان،،، ابھی پوری زندگی پڑی ہے،،، ریلیکس ہو کر" سو جاؤ،،، ابیل نے کہا تو وہ آسودگی سے مسکرا کر اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔۔ وہ جلد ہی نیند کی گہرائیوں میں اتر گئی۔۔ ابیل نے دیکھا وہ سامنے کھڑا ایلن کو بری طرح گھور رہا تھا۔۔ جس نے اسے

خود کے قریب نہیں آنے دیا تھا۔۔ ابیل نے پر سکون ہو کر آنکھیں موند لیں۔۔

للت دندناتی ہوئی کنگ کاسپر کی خواب گاہ میں داخل ہوئی تھی۔۔ سامنے کا منظر انتہائی غیر یقینی تھا۔۔ خواب گاہ کا دروازا دھڑام سے کھولے جانے پر کاسپر کی آنکھ کھلی تو ماتھے پر ڈھیر سارے بل آئے۔۔ اس کی خواب گاہ میں ایسے داخل ہونے کی کون اتنی ہمت کر سکتا تھا۔۔ مگر پیچھے مڑ کر دیکھا تو للت لال انگارا سفید ڈراؤنی پتلیوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔۔

کنگ کاسپر، رات ہمارے درمیان بہت کچھ ہونے والا تھا،،، مگر"
آپ اچانک مجھ سے دور چلے گئے اور رات ہی آپ اس خواب گاہ
میں آ گئے اور اب میں آپ کی اس وقت یہاں موجودگی کا کیا
مطلب سمجھوں،،،، للت غم و غصے سے مکروہ چہرے پر وحشت
سجائے چلا کر بولی تو وہ اطمینان سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔
میں تمھیں وضاحت دینا ضروری نہیں سمجھتا للت،،، اور اس وقت"
تم جا سکتی ہو اس خواب گاہ سے،،، کاسپر نے پر سکون ہو کر کہا۔۔
آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں،،،؟؟؟"

للت جاؤ یہاں سے،،، وہ دانت پیس کر بولا تو للت کو اس کا"
انگارے چباتا لہجہ سن کر وہاں سے جانا پڑا۔۔ للت چلی گئی تو وہ پھر
اپنے بستر پر موجود اس موم سے وجود کی جانب متوجہ ہوا۔۔ یہ آٹھ
کیوں نہیں رہی؟؟ وہ جھنجھلایا۔۔ کاسپر نے غور سے اپنے سیاہ کمرے
کو دیکھا۔۔ اب اسے یہ سیاہ رنگ بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔ یہ
رنگ دیکھ کر اس کی طبیعت مکدور سی ہونے لگی۔۔ تبھی اس نے ہاتھ
سے اشارہ کیا۔۔ اور خواب گاہ سے باہر چلا آیا۔۔ خواب گاہ میں وید
اور خدمت گار پریاں چلیں گئیں۔۔ کنگ کاسپر پورے محل کو گھوم
پھر کر دیکھ رہا تھا۔۔ اور پھر اس نے پورے محل کا ہی حلیہ بدل

ڈالا۔۔ اس کے بعد وہ شاہی باغ میں نکل آیا اور اسے بلکل ویسا کر دیا جیسے اس نے کیا تھا۔۔ وہ یہ سب غائب دماغی کے عالم میں کرتا جا رہا تھا۔۔ اسے نہیں علم تھا کہ وہ یہ سب کیوں اور کس لئے کر رہا ہے۔۔ بس وہ یہ سب کیے جا رہا تھا۔۔ ڈریگن لینڈ کے لوگ سکون میں تھے کہ ان کا ظالم کنگ کچھ دنوں سے جانے کونسے ایسے گورکھ دھندوں میں مصروف تھا کہ وہ جو ان پر جبر و ظلم کے پہاڑ ٹوٹتے تھے کچھ دنوں سے وہ سلسلہ رکا ہوا تھا۔۔

یہ دن اور طبیعت اتنی بوجھل کیوں ہے، کاسپر کا ڈریگن لینڈ کے کسی کونے میں بھی دل نہیں لگا رہا تھا۔۔

عرازہ جو تین دن سے اس بستر پر چت لیٹی ہوئی تھی بہت دھیرے دھیرے اپنی پلکوں کو جنبش دی۔۔ بہت آہستہ سے اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں۔۔ آنکھیں کھلتے ہی اسے اچھی طرح یاد تھا اس نے مرنے کی کوشش کی تھی اور شاید اس میں کامیاب بھی ہو گئی تھی۔۔ کیونکہ اب وہ جس مسہری پر پڑی تھی وہ سرخ رنگ تھی۔۔ مسہری کے گرد جالی دار پردہ بھی سیاہ سے سرخ رنگ میں بدل چکا تھا۔۔ پورا کمرہ سرخ رنگ ہر قسم کے ہر خوشبو کے پھولوں سے لدا پھندا تھا۔۔ 'کیا میں مر گئی ہوں، یہ کون سی جگہ ہے؟؟ اگر کر گئی

ہوں تو کس جگہ پر آگئی ہوں؟؟ کیا یہ ہیون ہے،،؟؟ عرازہ نے نیم جان سی اپنی کنپٹی سہلائی۔۔

شاہی وید کو عرازہ کو اٹھتے ہوئے دیکھ رہی تھی خوشی سے جیسے جھوم اٹھی۔۔ اس کی خدمت گار پریوں بھی خوشی سے بے حال ہو گئیں۔

"ملکہ،، اٹھئے،، آپ ٹھیک تو ہیں ناں،،، پلیز اٹھیں،،، شاہی وید نے اسے پکارا تو عرازہ کو ایک دھچکا سا لگا۔۔ عرازہ کی پوری آنکھیں کھل چکی تھیں۔۔ اس نے غور سے دیکھا تو دکھ، تکلیف صدمے سے جان پھر سے نکلنے کو ہو گئی جب اسے اس حقیقت کا ادراک ہوا کہ اسی

عقوبت خانے میں ہنوز موجود ہے جس سے جان چھڑانے کو اس نے اپنے بچے تک کی قربانی دے دی تھی۔۔وہ صدمے، طیش اشتعال اور غصے سے پاگل بستر سے اتری مگر بری طرح لڑکھڑا گئی۔

"کوئین،، آپ ابھی ٹھیک نہیں،،، مہربانی فرما کر ابھی آپ آرام کیجئے،،، شاہی وید نے عاجزی سے کہا۔۔ مگر عرازہ نے اپنا ہاتھ فضا میں لہرایا تو کچھ نہیں ہوا۔۔تب وہ لڑکھڑاتی بستر کو ادھر ادھر ٹٹولنے لگی۔۔شاہی وید اور وہ پریاں اب اپنی ملکہ کہ اس رد عمل سے پریشان ہو چکی تھیں۔۔

"میری شاہی تلوار کدھر ہے،،، عرازہ چیخی۔۔

ہمیں نہیں معلوم کوئین،،، شاہی وید نے کہا۔۔"

میں تم سب کو جلا کر خاک کر دوں گی،،، میں نے کہا میری تلوار"

مجھے ڈھونڈ کر دو،،، وہ بری طرح چیخ رہی تھی۔۔ شاہی وید نے اسے

تھامنا چاہا۔۔ مگر عرازہ پھر سے حلق کے بل چلائی۔۔ تب اس کے

وجود سے نکلنے والے بجلی کے کوندے ان سب کو بے تحاشا ڈرا

گئے۔۔

کاسپر جو اسی جانب آ رہا تھا۔۔ شور شرابے کی آواز اور اب خواب گاہ

سے نکلتے بجلی کے کوندوں کو دیکھ بھاگ کر خواب گاہ میں داخل ہوا

تھا۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں،،،؟؟؟ وہ بھاری سی دھاڑ عرازہ نے بھی سنی تھی۔۔ مگر وہ ہنوز بازو ہلکے سے پھیلائے کھڑی تھی تو اس کے جسم سے نکلنے والی بجلی کمرے میں ادھر ادھر گر رہی تھی۔۔

تم لوگ جاؤ یہاں سے،، کاسپر نے جبڑے بھینچ کر کہا تو شاہی وید اور پریاں تیزی سے باہر نکل گئیں۔۔

اے رک جاؤ،،،، کاسپر نے تیز آواز میں کہا تھا جو شاید اس نے سنا نہیں تھا۔۔۔ تبھی کاسپر ان بجلی کے کوندوں سے لاپرواہ جو اس کے اوپر گر کر اسے زخمی کر رہے تھے لپک کر آگے بڑھا اور اسے دونوں بازوؤں سے جکڑ کر دیوار سے لگایا تھا۔۔ وہ پل بھر میں ساکت ہوئی

تھی۔۔ کاسپر اس کا حسین ترین چہرہ گہری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔۔ وہ پوری طرح لرز رہی۔۔ لب طیش و اشتعال کے باعث ہلکے سے کھلے تو جو کپکپا رہے تھے۔۔ لال انگارا بھیگی آنکھوں میں غم و غصے اور نفرت کا ایک جہان آباد تھا۔۔ اس سفید لباس میں وہ پھول کی طرح نرم و ملائم نازک جان اس کے بازوؤں کے حصار میں تھی۔۔ کاسپر نے اس کے دونوں ہاتھ دیوار سے لگا رکھے تھے۔۔ اور اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے میں یوں کھویا ہوا تھا جیسے اس سے زیادہ ضروری کوئی کام ہو ہی نہیں۔۔ کاسپر نے اپنی پوری زندگی میں اس سے زیادہ حسین چہرہ اور چہرہ پر وہ گلاب کی پنکھڑیوں سے سرخ

مومی لب کہاں دیکھے تھے۔۔وہ بہت قریب سے اس کے نیم سالب کب کے دیکھے جارہا تھا۔۔

چھوڑو مجھے حیوان،،، عرازہ آخر بری طرح جھٹپٹاتے ہوئے" پھنکاری تھی۔۔وہ جانے کیوں گہرا مسکرایا۔۔

تمھاری تلوار میرے پاس ہے،،، تمھیں وہ چاہیے کوئین،،،؟؟" کاسپر نے سوال پوچھا مگر عرازہ نے اس کا سوال نظر انداز کر دیا۔۔ کہ اسے اپنے ہاتھوں سے کرائیت محسوس ہو رہی تھی جو اس وقت اس کے ہاتھوں کی چٹانی گرفت میں تھے۔۔

تمھیں میں نے پھر سے تمھارے غلیظ ارادوں میں شکست دے"
دی،،،وہ بچہ نہیں رہا،،،میں اب تمھارے کسی کام کی نہیں تو مجھے
مرنے کیوں نہیں دیا تم نے،،، عرازہ اپنے ہاتھ چھڑا کر اس کا
گریبان جھنجھوڑ کر غرائی تھی۔۔ آج اس نے بھی یہی سوال پوچھا تھا
جو للت نے اس سے پوچھا تھا۔۔ للت کو جواب دینا ضروری نہیں
سمجھا تھا مگر اسے جواب دینا ضروری تھا۔۔
تم ضد بن گئی ہو میری کوئین،،،،،ضد سمجھتی ہو،،،اس نے"
اطمینان سے اس کے بازوؤں پر اپنی انگلیاں گاڑھ کر کہا وہ جانے آج
کیوں مگر اتنا پر سکون تھا۔۔ ناما تھے پر بل تھے نار گیں پھولیں ہوئیں

تھیں۔۔بس توجہ سے اس کے بالوں، آنکھوں اور لبوں کو دیکھے جا رہا تھا۔۔

"اور تم میری نفرت بن چکے ہو،،، صرف نفرت،،، ہاتھ مت لگاؤ مجھے،،، عرازہ نے پھنکار کر کہا اور اس کے ہاتھ بجلی کے کوندے سے پرے جھٹکے۔۔وہ پھر مسکرایا۔۔

"میں چاہتا ہوں یہ نفرت بھی تم صرف مجھ سے کرو،،، ہر وقت میرے بارے میں سوچو،،، کاسپر نے ہاتھ زخمی ہونے کے باجود پھر سکون سے کہا۔۔اس نے دیکھا اس کے بھی ہاتھ زخمی ہو رہے

ہیں۔۔کاسپر نے اس کے زخمی ہاتھ دیکھ کر اب کی بار اپنے لب ضرور بھینچے تھے۔۔

"چلے جاؤ یہاں سے،، نفرت ہے مجھے تم سے،،، شدید نفرت،،، مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے کہ میں تم جیسے حیوان کے جال میں پھنس گئی،،، نفرت ہے مجھے اپنی سانسوں سے جو ابھی تک چل رہی ہیں،،،، میں تمھاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی،،، چلے جاؤ یہاں سے،،،، عرازہ پھر چلائی تھی۔۔اب پھر اس کے وجود سے بجلی لپکی تھی جو کاسپر کو مسلسل ضرب پہنچا رہی تھی۔۔

جبکہ میں چاہتا ہوں کہ اب ہر وقت ہر پل تم یہی شکل دیکھو،،، کتنا"
تضاد ہے نا میری اور تمھاری چاہت میں کوئین،،، کاسپر نے کہتے
اسے کندھوں سے تھاما۔۔ اتنی دیر میں یہ پہلی مرتبہ تھا کہ عرازہ
کے چہرے پر پھر سے خوف کے سائے لہرائے۔ وہ پل بھر مشسفید پڑ
گئی۔۔ کہ وہ لمحہ بہ لمحہ اس کے اور اپنے بیچ کا فیصلہ مٹا رہا تھا۔۔
چ،،، چھوڑو مجھے،،، عرازہ نے بلکتے ہوئے کہا اور پل بھر میں ہوش"
وخرد سے بیگانہ ہو کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔ کاسپر نے اپنی اتنی
متضاد حالت پر بری طرح جبڑے بھینچے۔۔ وہ اسے تکلیف پہنچانا چاہتا
تھا۔۔ مگر اس کی تکلیف اسے تکلیف پہنچا رہی تھی۔۔ وہ تو اس کی

دشمن تھی تو اتنی اہم کب سے ہو گئی تھی کہ وہ اسے یوں کہتا کہ وہ چاہتا ہے کہ وہ ہر وقت اس کے بارے میں سوچے۔۔سے کیا کرنا چاہیے تھا اور جب سے وہ اس کے جسم و جاں میں اتری تھی تب سے وہ کیا کیا کرتا پھر رہا تھا۔۔

شاہی وید حاضر ہو،،، اس نے بلند آواز میں پکارا۔۔شاہی وید لپک کر کمرے میں آئی۔۔اور جلدی سے عرازہ پر جھک گئیں۔۔کاسپر وہیں جبڑے بھینچے کھڑا رہا۔۔

یہ ٹھیک ہیں آقا،،، بس بہت زیادہ کمزور ہیں،،، ابھی صدمے برداشت کرنے کی حالت میں نہیں،،، جتنا انھیں سکون اور آرام

ملے گا یہ جلد صحت یاب ہو جائیں گی،،، شہید سید نے کہا۔۔ کاسپر نے اسے زمین سے اٹھا کر پھر مسہری کے درمیان لٹایا۔۔ اور یو نہی لب بھینچے ہی خواب گاہ سے باہر چلا گیا۔۔

Episode 16.....

Wahiba fatima.info

وشما فریش ہو کر باہر آئی۔۔ وہ دونوں دو دن سے اسی گھر میں تھے۔۔
اور اس دوران سائرس نے اسے کم سے کم ہی مخاطب کیا تھا۔۔
صرف میرین اور جیٹسن کے سامنے ہی سائرس اسے مخاطب کرتا
تھا۔۔ دن میں کہیں چلا جاتا یا جو وقت گھر پر ہوتا زیادہ تر جیٹسن کے
ساتھ سٹرابیری کے کھیتوں میں یا اصطبل میں کام کرتے گزارتا
تھا۔۔۔ رات کو وہ جانے کہاں غائب ہو جاتا۔۔ وشما لاشعوری طور پر
ہر وقت ہر لمحہ بس اسی کے بارے میں سوچے جاتی۔۔ اسے پتہ ہی
نہیں چلا کب وہ اس کی سوچوں کا محور بن گیا تھا۔۔ اس کا اس کے
ماں باپ کے ساتھ اس قدر مہربان ہونا۔ ان کا اتنا احساس کرنا۔ ان

کے کام کرنا وشما سے لاتعلقی اختیار کرنے کے باجود اس کا اتنا خیال رکھنا وشما کو اس کا طابع بنا رہا تھا۔۔ وہ گھر کے پچھلے برآمدے میں آکر وہاں ریلنگ کے پاس کھڑی اب اسے جیٹسن کے ساتھ کھیتوں میں کام کرتے دیکھ رہی تھی۔۔ وہ پھاوڑا لیے پہار سے آتے چھوٹے سے چشمے کے پانی کا رستہ تبدیل کر رہا تھا۔۔ وشما نے براؤن رنگ کی فراک زیب تن کر رکھی تھی۔۔ گلے میں براؤن سکاف کے پلو کے دھاگے سے کھیلتی وہ مسلسل اسے دیکھ رہی تھی جو سادہ سے براؤن ٹراؤزر اور بلیک شرٹ میں عجیب کشش لیے ہوئے تھا۔۔ برسات کا موسم تھا تو کھیتوں میں مینڈک سائرس اور جیٹسن کے خوف سے

ادھر ادھر پھدکتے پھر رہے تھے۔۔وشما ان مینڈکوں کو دیکھے گئی۔۔اور پھر سائرس کو دیکھا۔۔

یہ اتنا عجیب کیوں ہے؟کون ہے یہ،،؟؟یہ مجھے کیوں ایسا دکھائی دیتا' ہے،،،؟؟اس کا پہلا بھیانک ڈراؤنا روپ سچ تھا کہ اب یہ مہربان،،؟؟یہ سلیکون سے کیا بنا ہے،،،؟؟اور سلیکون کے ہونے کے باجود جاندار کیسے ہے،،؟؟وشما کے دماغ میں یہ سوال چل رہے تھے۔۔اور پھر سوچتے سوچتے دماغ میں ایک جھماکا سا ہوا۔۔'بچپن سے جوانی تک قصے کہانیوں داستانوں میں پڑھتی سنتی آئی تھی کہ کسی

شہزادے کو کسی جادوگرنی یا چڑیل نے کبھی بیسٹ بنادیا تو کبھی مینڈک۔ کبھی کچھ تو کبھی کچھ۔۔

تو کہیں،، اسے بھی؟؟؟؟ وشما کے دماغ میں تیزی سے سب کلک ہوتا چلا گیا۔۔ ان کہانیوں میں شہزادوں کی رہائی اور آزادی ان کی شہزادیوں سے جڑی ہوتی ہے تو کیا میں اس کی پرنسز ہوں،،؟؟ یہ مجھے یہ سب خود سے نہیں بتا سکتا،؟؟ اگر بتایا تو ہمیشہ ایسا ہی رہ جائے گا،،؟ اسے میں ٹھیک کر سکتی ہوں،،؟؟ وہ چیز میری محبت ہے جسے یہ پانا چاہتا ہے،،؟؟ کیا میری محبت اس کے جادو کا توڑ ہے،،؟؟؟

وشما نے بیقراری سے پہلو بدلا۔۔ وہ تو کب سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ آخر سائرس نے سر اٹھا کر ایک نظر اسے دیکھا۔۔ وشما۔ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔۔ یہ اس نے کیسی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا کہ وشما کے پیروں تلے سے زمین ہل گئی تھی۔۔ ان نگاہوں میں بیک وقت جنون، وحشت، محبت، آس امید ہلکورے لے رہی تھی۔۔ سائرس اب اس کی جانب ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔ تو کیا یہ جو میں سوچ رہی ہوں وہ سب سچ ہے،،؟؟

جی یہ سب سچ ہے،، آپ سہی پوائنٹ تک پہنچی ہیں،،، وشما کو اپنے"
اندر سے سائرس کی بھاری گھمبیر آواز میں ایک سرگوشی سنائی دی تو
وہ گھبرا کر اندر بھاگ گئی۔۔

لنچ کا وقت تھا اور وہ سب اس وقت کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے۔۔
"،،، وشما ہمیں کچھ دیر تک ضروری کام کے لیے شہر کے لیے نکلنا ہے
ایک دو دن لگ جائیں گے،،، اپنا اور داماد جی کا خیال رکھنا،،، اگر یہ نا
ہوتے تو ہمیں فکر لگی رہتی،،، مگر اب ہم بلکل بے فکر ہو کر جا رہے
ہیں،،، جیٹسن نے وشما کو کہا تو عجیب بات تھی کہ وہ سن کر بلکل

پریشان یا خوفزدہ نہیں ہوئی تھی۔۔ بلکہ کھانے کے بعد اٹھ کر میرین اور جیٹسن کا چھوٹا سا سفری بیگ پیک کر دیا۔۔

بابا،، آپ لوگ بلکل بے فکر ہو کر جایئے،،، ہم اپنا اور گھر کا خیال خود رکھ لیں گے،،، وشما نے کہا تو سائرس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔۔ لیکن وہ مسکراتے ہوئے جیٹسن اور میرین کے ساتھ بیرونی دراز ے تک گئی تو سائرس بھی اس کے ساتھ ہو لیا۔۔ ان دونوں نے جیٹسن اور میرین کو رخصت کیا۔۔ اور دونوں اندر آ گئے۔۔ وشما گھر کے کام کاج میں مصروف ہو گئی۔۔ اور وہ جانے کہاں چلا گیا۔۔ شام سے رات ڈھل گئی۔۔ وشما کو حیرت ہوئی۔ وہ اسے

شدت سے یاد کر رہی تھی۔۔ وہ اس کی عادی ہو چکی تھی۔۔ اور کہتے ہیں عادت محبت سے زیادہ خطرناک ثابت ہوتی ہے۔۔ اس کا وشما کی نگاہوں سے اوجھل ہونا وشما کی بے سکونی و بے چینی کا باعث بن رہا تھا۔۔

موسم بہت زیادہ خراب ہونے لگا۔۔ اچانک گہرے کالے سیاہ بادل چھائے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔۔ باہر زور سے بجلی چمک رہی تھی۔ وشما گھر میں اکیلی تھی تو اسے اب خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔ مگر پھر بھی اس نے خود کو کاموں میں الجھائے رکھا۔۔ وہ ڈنر بنا کر اس کا انتظار کرنے لگی۔۔ مگر وہ آ کر نہیں دے رہا تھا۔۔ وہ

ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی رہی کہ اچانک بجلی کا کوند الپکا اور کان بادل کی کڑک کی کان پھاڑ آواز سنائی دی۔۔ وشما کے منہ سے ہلکی سی چیخ بر آمد ہوئی۔۔

سائرس،،، اس نے بے اختیار اسے پکارا۔۔ اور رو دی۔۔ اچانک" ہی بجلی گرنے سے لائٹ چلی گئی تو وہ مزید خوفزدہ ہوئی۔۔ وشما اس سے پہلے خوف سے مر ہی جاتی۔۔ تبھی اس کی بھاری گھمبیر آواز قریب آتی سنائی دی۔۔

وشما،،، آپ ٹھیک ہیں،،، وہ کچن میں ٹیبل کے اوپر کینڈل رکھتا اس" کی جانب مڑا اور سکون سے پوچھتا وشما کا دماغ گھما چکا تھا۔۔

کیوں،،؟؟ کیوں پوچھ رہے ہیں،،؟؟ آپ کو پرواہ ہے میرے"

ٹھیک ہونے نا ہونے کی،،، مما پاپا اس لئے باہر گئے کہ انھیں اس

بات کا اطمینان تھا کہ میں اکیلی نہیں ہوں،،، مگر انھیں کیا پتا یہاں

اکیلے خوفزدہ ہو ہو کر مر ہی جاتی،،، کیونکہ ان کے لاڈلے داماد جی کو

ان کی بیٹی کی پرواہ ہی نہیں ہے،،، میں شام سے اکیلی انتظار کر رہی

،،، ہوں،،، ڈنر پر ویٹ کیا،،، بھوکی پیاسی یہاں اپنی جان دے دیتی

مگر کسی کو پرواہ ہو تو تب ناں،،،، وہ اپنی ہی ہانکنے میں مصروف تھی

جب سائرس اس سے چند انچ کے فاصلے پر آن ٹھہرا۔۔

آپ میرا انتظار کر رہی تھیں،،،؟؟؟ مطلب اب آپ میرے"
ساتھ اکیلا ہونے پر خوف محسوس نہیں کرتیں،،، میں پوچھ سکتا ہوں
کیوں،،؟؟ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔ وشما زبان
کے کیا کیا جوہر دکھا چکی تھی۔ اب اندازہ ہونے پر نگاہیں چرا گئی۔۔
کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے،،، میں گرم،،، وشما کی بولتی بند ہوئی تھی جب"
اس نے وہ چند انچ کا فاصلہ بھی سمیٹ کر اس کی کمر کے گرد بازو
حمائل کرتے کھینچ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔
میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس دنیا میں جتنی مجھے آپ کی پرواہ"
ہے اتنی کسی کی نہیں،،، میں آپ سے دور صرف اسی لئے جاتا ہوں

،،، کہ میری موجودگی آپ کے لیے پریشانی کا باعث بن سکتی ہے
مجھے خوف آتا ہے خود سے کہ اگر تنہائی میں آپ کے قریب رہا تو
کہیں خود پر سے اختیار کھوتے جبراً آپ کے وجود کو حاصل کرنے کی
گستاخی نا کر بیٹھوں،،، میری محبت بے لگام نا ہو جائے،،، بہت محبت
کرتا ہوں آپ سے،،، آج پھر آپ سے آپ کے قریب آنے کی
اجازت مانگ رہا ہوں،،، کیا آپ مجھے یہ رشتہ مکمل کرنے کی اجازت
دیں گی،،،؟؟؟ وہ وشما کی آنکھوں میں دیکھتا گھمبیر لہجے میں بول رہا
تھا۔۔ وشما پوری جان سے کانپ کر رہ گئی۔۔ سائرس کی پکڑ میں
مضبوطی نہیں تھی۔۔ وشما جلدی سے اس کے حصار سے نکلی۔۔

حالانکہ دوپہر ایک نتیجے تک پہنچ گئی تھی مگر ابھی بھی اسے یہ کہاں)
پتہ تھا کہ جو وہ سوچ رہی تھی وہ حقیقت بھی تھا کہ نہیں اور اگر وہ
کوئی جھوٹا آدمی نکلتا تو وشما کا کیا بنتا۔۔) ابھی بھی وہ اسی مخمصے میں
پھنسی تھی کہ اس پر اس حد تک اعتبار کرے بھی کہ نہیں کہ اسے
اپنا آپ ہی سونپ دے۔۔ وشما نگاہیں چراتی کھانے کی جانب متوجہ
ہو گئی۔۔

مجھے بھوک لگی ہے،،، آپ کھانا کھالیں،،، پھر ہمیں آرام کرنا"
چاہیے،،، وشما نے بالا ہی بالا اسے اپنا جواب دے دیا۔۔ سائرس کی نم
آنکھیں سرخ پڑ گئیں۔۔ اس نے اپنے جزبات کو کنٹرول کرنے کو

بے اختیار بری طرح اپنے لب بھینچے۔۔ کافی دیر وہ وہیں کھڑا رہا۔۔ پھر آخر کھانے کی ٹیبل پر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔ وشما بے دلی سے کھانا کھانے لگی۔۔ جانے کیوں دل پر بھاری بوجھ سا آن پڑا تھا۔۔ اس کی بانہوں کے حصار میں سکون تھا۔۔ اب تو جیسے جسم ٹوٹنے سا لگا تھا۔۔ وشما نے دیکھا وہ کھانا نہیں کھا رہا تھا بس لکڑی کی ٹیبل کی سطح اپنے ہاتھ کے ناخن سے کھرچتا وقتاً فوقتاً ایک گہری کربناک نگاہ وشما پر ڈال لیتا۔۔ وشما نے کھانا کھایا اور برتن سمیٹے۔۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور کچن سے باہر نکل گیا۔۔ وشما کو یہ نہیں معلوم تھا کہ اب وہ کہاں گیا۔۔ تبھی اس نے بری طرح پہلو بدلا۔۔ وہ کچن سمیٹ کر

باہر آئی۔۔وہ کہیں نہیں تھا۔۔ بجلی اب تک بند تھی۔۔بس سولر سسٹم کی ایک مدھم لائٹ لاونج اور ایک باہر گھر کی فرنٹ وال پر لگی ہوئی تھی۔۔وشما نے اپنے کمرے میں آکر دیکھا۔۔وہ کہیں نہیں تھا۔۔وشما کو لگا وہ بے جان ہو رہی ہے۔۔

سائرس،،،اس نے سارا گھر دیکھ لیا۔۔وہ کہیں نہیں تھا تبھی وشما کو گھر سے باہر ٹھک ٹھک کی عجیب سی آواز سنائی دی۔۔وہ حیران ہوئی۔۔اور داخلی دروازے کی اینٹرس سے چھتری لے کر دروازے سے باہر نکلی۔۔وشما کو دھچکا سا لگا۔۔سامنے ہی وہ گہری طوفانی اندھیری رات میں کھیت کو بیچ و بیچ پھاوڑے سے اسی جگہ

کھدائی کر رہا تھا جہاں سے وشما نے اسے نکالا تھا۔۔ باہر کے بلب کی ناکافی روشنی میں وشما اب پریشانی کے عالم میں وہاں کھڑی سوچ رہی تھی کہ آخر کرے کیا۔۔ اتنی تیز ہو تھی کہ اس تک جاتی تو لازمی بات تھی کہ تیز بو چھاڑ میں خود بھی بھیگ جاتی۔۔

"،،، سائرس،،، یہ کیا پاگل پن ہے،،، آخر آپ وہاں کر کیا رہے ہیں" اندر آئیں،،، وشما کو چلا کر بولنا پڑا۔۔ سائرس نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔ اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔ وشما نے جبڑے بھینچے اور اپنی گرم شال کو مضبوطی سے پکڑا اور پھر اس کی جانب بڑھی۔۔ تیز بو چھاڑ نے اسے آدھے سے زیادہ بھگو دیا۔۔ لان کے

گھاس سے کھیت میں داخل ہوئی تو کیچڑ میں پیر دھنسنے لگے۔۔ لیکن وہ گرتی پڑتی اس پاگل تک پہنچ ہی گئی۔۔ اس کا کھودا کھڈا حیرت انگیز طور پر دس سے پندرہ فٹ گہرا ہو چکا تھا۔۔

"سائرس،،، یہ کیا کر رہے ہیں آپ،،، وشما نے اس کا بازو جھنجھوڑا۔۔

سائرس نے سیدھا ہو کر اس کا بازو دبوچا۔۔ اور اس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔

"میں اس سب سے تنگ آچکا ہوں کوئین،،، میں ہار چکا ہوں،، میں ،،، یہ شکست تسلیم کرتا ہوں کہ کبھی آپ کا اعتبار نہیں جیت سکتا اب ایسے جی نہیں سکتا،،، آیئے مجھے اس گڑھے میں دوبارا دھکا دے

دیں،،، تو میں آپ کی زندگی سے ہمیشہ کے لیے چلا جاؤں گا،،، اپنے والدین کی فکر مت کریں،،، میں اپنا جادو اس گھر میں چھوڑ جاؤں گا تو انھیں ان کی بیٹی کی شادی ایک خواب کی مانند لگے گی،،، سائرس نے سرخ آنکھوں میں ایک کرب کا جہاں لیے اسے بے تاثر لہجے میں کہا۔۔ وشما نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔ طوفانی ہوا اور بارش کی تیز بوچھاڑ سے چھتری دور جا اڑی۔۔ اور وشما پوری بھیگ گئی۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں،،، وشما بے یقین تھی۔۔ دل و جاں پر ایک" صدمے کی سی کیفیت طاری ہوئی۔۔ اس کے دور جانے کا سوچ کر

اور خاص کر وہ جو بول رہا تھا اس کا سوچ کر وشما کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔

ٹھیک کہہ رہا ہوں،،، اگر آپ مجھے پھر سے اس گڑھے میں دھکا" دے دیں گی تو میں ہمیشہ کے لیے آپ کی دنیا سے بے جان ہو کر مردوں کی طرح اس زمین میں دفن ہو جاؤں گا،، اس کے بعد آپ ،،، اپنی مرضی سے اپنی زندگی جیسے چاہیں گزار

بکواس بند کریں آپ اپنی،،، وشما ٹھنڈ کی شدت سے نیلی پڑ چکی تھی۔۔ اسی لئے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے لڑکھڑا کر اس کا

گریبان پکڑا۔۔ سائرس کے چہرے پر ہوائیاں اڑیں۔۔ سب کچھ چھوڑ جلدی سے اسے کمر سے تھاما۔۔

"وشما،،، کیا ہو رہا ہے آپ کو،،، وشما کا بدن ڈھیلا پڑنے لگا۔۔ وہ اس کے بانہوں میں جھول گئی تو سائرس نے جلدی سے اسے بازوؤں میں بھرا۔۔ وہ جانتا تھا اسے ٹھنڈ لگ چکی ہے۔۔ وہ تیزی سے اسے کاٹیج کے اندر لایا۔۔ صرف کاٹیج کے اندر لانا کافی تھا۔۔ سائرس کی آنکھ کے اشارے سے کاٹیج اندر سے پوری طرح لاک ہو گیا تھا۔۔ وہ اسے بانہوں میں بھرے زمین دوز بنکر میں اترا تھا۔۔ چھوٹا سا برآمدہ پار کر کے وہ اسے لئے ایک کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔ یہ

بے حد گرمائش بھرا اور چھوٹا سا خوبصورت کمرہ تھا۔۔ اس میں ایک نرم گرم آرام دہ بیڈ رکھا تھا۔ چھوٹی سی رائٹنگ ٹیبل، اور دو الماریاں اور آتش دان بھی تھا۔۔ سائرس کے ہاتھ کے اشارے سے پتھر کے آتش دان میں آگ سلگ اٹھی تھی۔۔ یہاں لائٹ آن نہیں تھی۔۔ مگر سائرس کے پیچھے ہوا میں معلق ہو کر چار سے پانچ جلتی کینڈلز اس کمرے میں آئیں تھیں جو مختلف جگہوں پر خود ہی آویزاں ہو گئیں۔۔ سائرس نے اسے اپنی بانہوں سے نیچے اتارا۔۔ وشما،،، سائرس نے اسے پکارا۔۔ اسے اپنے لباس سے کوئی پریشانی نہیں تھی کہ یہ سردی ایک اوشن مرمیڈ کنگ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی

تھی۔۔ البتہ اسے وشما کے بھیگے لباس سے پریشانی تھی۔۔ جو اسے مزید ٹھنڈک پہنچا رہا تھا۔۔ سائرس نے ہاتھ آگے بڑھا کر وہاں موجود چھوٹی سی الماری کھولی۔۔ وہاں ایک سلک کی بلیک شیٹ سی پڑی تھی جو سائرس نے اپنے ہاتھ میں لی۔۔ ایک ہاتھ سے اس کو کمر سے تھام کر سہارا دے رکھا تھا۔۔ وشما نے نیم جان سی اپنا سر اس کے سینے پر گرایا ہوا تھا۔۔ سائرس نے وہ شیٹ اس کے کندھوں کے گرد اچھے سے پھیلائی تو وشما کا لباس اسے اپنے پیروں میں گرتا محسوس ہوا۔۔ سائرس کی خود کی بھیگی شرٹ اتر کر پیروں میں گری تھی اور اب وہ جس ٹراؤزر میں تھا وہ اس کے جادو سے سوکھ چکا

تھا۔۔ سائرس نے اسے زرا سا اوپر اٹھایا اور اسے آتش دان کے قریب لایا۔۔

وشما،،، وہ جو سائرس کے سینے سے تقریباً چپکی ہوئی سی تھی۔"

سائرس کے گرم ہاتھوں کا دہکتا سنسنی خیز لمس اسے اپنی کمر پر سفر کرتا محسوس ہوا کہ وہ بہت آہستگی سے اس کی کمر سہلا کر اسے اپنے بدن کی گرمائش پہنچا رہا تھا۔۔ "آپ ٹھیک ہیں کوئین،،، سائرس نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن پر چپکے بھیگے سنہری بال پیچھے ہٹائے اور وہاں اپنے لبوں کا دہکتا لمس چھوڑا۔۔ وشما اتنی گرمائش ملنے پر زرا سا ہوش میں آئی اور ہلکا سا سر اٹھا کر اس کی سرخ ڈوروں والی خمار آلود

پر اسرار نیلی آنکھوں میں دیکھا۔۔ "مم،،، مجھے،،، بہت ٹھنڈ لگ رہی ہے،،، ٹوفی،،،، عرازہ نے اس کے کشادہ چٹانی سینے پر ہاتھ رکھتے اپنے ہاتھ ہلکے سے سرکاتی انھیں سائرس کی گردن کے گرد حمائل کر گئی۔۔ اس کے کہنے پر سائرس نے اسے مزید خود میں سختی سے بھینچا۔۔ اور اس کی شہہ رگ پر اپنے لب رکھے۔۔ اب وہ اس کی شفاف گردن سے بالوں سے ٹپکتی پانی کی بوندے بڑی توجہ سے چن رہا تھا۔۔ اس کے لب وشما کے تن بدن میں ایک برقی رو سی دوڑا رہے تھے۔۔ جو اسے پر عجیب سی مدہوشی بھری کیفیت طاری کر رہے تھے۔۔ سائرس نے اس کی ٹھوڑی پر اپنے لب رکھے تو وشما ادھ

کھلی آنکھوں سے اس کے لبوں کی جانب دیکھے گئی۔۔ سائرس نے اسے آتش دان کے پاس ایک جھٹکے سے دیوار سے لگایا اور اس کی پچھلی گردن پر اپنے لبوں کا سحر انگیز لمس چھوڑنے لگا۔۔ جس سے وشما کی آنکھیں بوجھل ہونے لگیں۔۔ اور پورا وجود لرزنے لگا۔۔ جب وشما اس کی مزید بے باکیاں برداشت نا کر پائی تو ایک جھٹکے سے اپنا رخ اس ظالم جادوگر کی جانب کیا۔۔ جس کی محبت نے اس کا پورا وجود جیسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔ اس کی محبت اسے خوار کرنے لگی تھی۔۔ وشما نے اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپایا اور گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔ اس کی سانسوں کی تپش سائرس کو اپنے سینے

پر محسوس ہوئی تو وہ مزید بے قرار ہوے لگا۔۔ اس کا چہرہ اپنے سینے سے نکالا اور گلابی ڈوروں والی اس کی سنہری آنکھوں میں جھانکا۔۔ وشما پھر سے اس کے لبوں کی جانب دیکھنے لگی۔۔

کوئین،،، آپ چاہتی ہیں کہ میں آپ کے ان گلاب کی پنکھڑیوں" سے لبوں کو چوم کی اپنی برسوں کی تشنہ لبی کو سکون پہنچاؤں،،، تو مجھے اس کے لیے اجازت درکار ہے،،، سائرس نے شمار آلود نگاہیں اس کی آنکھوں میں گاڑھ دیں۔۔ اس کے لیے سب حیران کن اور تعجب کی بات یہ تھی کہ وہ اس کی بانہوں میں بکھر رہی تھی مگر اس سے دور جانے کی زرا سی بھی کوشش نہیں کر رہی تھی۔نا۔ کوئہ

مزاحمت تھی نا کوئی انکار۔ الٹا وہ اس کے گلے میں اپنی بانہوں کا ہار پہناتی ایک قسم کا اپنے آپ کو اس کے سپرد کر چکی تھی اور یہی بات سائرس کی رگوں میں سرور و سکون بن کر دوڑ رہی تھی۔۔ سائرس نے تو صرف پوچھا تھا جبکہ وشما نے ہلکا سا اوپر ہو کر لرزتے کانپتے اپنے نرم لبوں سے نرمی سے اس کے لبوں کو چھوا تھا۔۔ سائرس کو لگا اسے دنیا جہان کے خزانے مل گئے ہیں۔ یا برسوں کا انتظار اور قید ختم ہوتی دکھائی دی۔۔ وہ اسے لبوں سے چھو کر پیچھے ہٹنا چاہتی تھی۔۔ مگر اب کی بار سائرس نے پوری شدت سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لیا اور انھیں بے تحاشا پیار کرنے لگا۔۔ وشما نے

نرمی سے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیے اور اس کا پورا پورا ساتھ دینے لگی۔۔ جیسے وہ بھی جانے کتنے وقت سے ان لمحات کی منتظر تھی۔۔ سائرس نے اسے بانہوں میں بھرا۔۔

"سائرس،، مجھ سے کبھی دور مت جایئے گا،،، مم،، میں آپ سے محبت کرنے لگی ہوں،،، وشما کا تنفس بری طرح بگڑا تو سائرس نے اسے آزادی بخشی۔۔ جس کے دوران گہرے سانس بھرتی وشما نے اس کا چہرہ تھام کر خوبصورت اظہار کیا تھا۔۔ سائرس کی رگ وپے میں ایک سرشاری سی دوڑ گئی ایک سکون کی لہر تھی جو خون میں گردن کرنے لگی۔۔ تبھی اس نے اسے اب بلا جھجک نرمی سے بیڈ کے

درمیان میں اتارا۔۔۔اور خود کسی گہری گھٹا کی طرح اس پر چھا گیا۔۔سائرس کا پورا وزن اس نازک سی جان پر آیا تھا۔۔اس نے پھر سے وشما کے لبوں کو اپنی دہکتی ہوئی گرفت میں لیا۔۔اور ان پر شدتیں نچھاور کرنے لگا۔۔وشما بری طرح بے قرار ہوئی۔۔اب وہ اس کی گردن پر پیار نچھاور کرتا سلک کا کپڑا اس کے ایک کندھے سے نیچے سرکا گیا تھا۔۔وشما نے اس کی بے باکی پر سختی سے آنکھیں بند کر لیں۔۔کہ وہ اس کے نازک سنہرے بدن کے نشیب و فراز میں کھو کر نئی سکون کی نئی منزلیں دریافت کرنے لگا۔۔مگر وہ اس کے ہر لمس پر تڑپ بھی رہی تھی کہ یہ شدتیں یہ محبتیں برداشت

کرنا بڑا مشکل ثابت ہو رہا تھا۔۔ وشما نے شیٹ بری طرح مٹھیوں میں جکڑی۔۔ کے وہ روح میں اترنے کو تھا۔۔ اور وشما کو ایسے لگا جیسے اس کے جسم سے جان نکل جائے گی۔۔ سائرس نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ کر ان سے شیٹ آزاد کی تو وشما نے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کر دیئے۔۔ اس کی شدتیں ناقابلِ برداشت ہوئیں تو وشما کے ناخن سائرس کی کمر میں بری طرح پیوست ہوئے۔۔ مگر وہ اس کے جسم و جاں میں محبت بن کر اترنے لگا تھا۔۔ وشما نے اس کے سینے میں چھپا کر پوری طرح خود کو اس کے سپرد کر دیا۔۔ اب اسے کسی چیز کو خوف نہیں تھا۔۔ وہ اس کے لیے ایک

نرم دل شہزاد تھا جسے وہ حاصل کر کے جیسے عشق کی نئی وادیوں میں اتر گئی تھی۔۔

عرازہ نے اس ناپسندیدہ ترین خواب گاہ میں دو دن سے خود کو قید کر رکھا تھا۔۔ اس نے اپنی خدمت گاروں کو کہا تھا کہ اگر اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کمرے میں داخل ہوا تو وہ اس کو جلا کر خاک کر دے گی۔۔ ان دو دنوں میں یہ سکون رہا کہ عرازہ نے اس کی شکل تک نا دیکھی تھی۔۔ وہ اس سے جتنی نفرت کرنے لگی تھی خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔ اسی لئے وہ اس کے سامنے نہیں آیا تو

عرازہ کافی پر سکون رہی۔۔وہ گم صم سی ہو گئی تھی۔۔دو دن سے بس اس نے چند الفاظ اپنے منہ سے ہی ادا کیے ہوں گے۔۔گلابی چہرے سرخ روئی آنکھوں کے ہماری وہ بس خاموش ہر وقت جیسے کسی غیر مرئی نقطے کو گھورے جاتی۔۔اب بھی وہ اپنے خیالوں میں گم تھی جب ایک کنیز نے اسے پکارا۔۔

"ملکہ،،، آپ کے غسل کا وقت ہو گیا ہے،،، اس خدمت گار نے با ادب جھک کر کہا تو عرازہ بس کسی روبوٹ کی طرح بستر سے اٹھی اور غسل کے لیے کمرے کے کے اندرونی جانب سے ایک راہ داری سے ہو کر خفیہ شاہی حوض میں چلی آئی۔۔وہ اسی سفید لباس میں

بھانپ اڑاتے پھولوں سے بھرے شاہی حوض میں اتر گئی۔۔ وہ پانی اس کے تھکاوٹ سے بھرے جسم کو سکون پہنچا رہا تھا تبھی عرازہ نے زرا پر سکون ہو کر اس کے کنارے سے اپنا سر ٹکا لیا۔۔ اب پریاں اس کے بالوں کو نرمی سے ایک بھانپ سے دھونے لگیں تھیں۔۔ وہ کافی دیر حوض مثاتری رہی اور پھر خود ہی اس میں سے خاموشی سے باہر آگئی۔۔ مگر جب لباس تبدیل کرنے کا وقت آیا تو عرازہ کو لگا کسی نے اس کے اوپر پیٹرول گرا کر آگ دکھا دی ہے۔۔

گستاخ،،، یہ لباس یہاں کس نے رکھا،،، تم لوگوں کی ہمت کیسے ہوئی اس رنگ کا لباس یہاں رکھنے کی،،، اسے ہٹاؤ یہاں سے اور

میرے لئے کسی اور رنگ کا لباس لاؤ،،،، وہ ایک پھول کی ڈال پر لٹکا سرخ رنگ کا دیدہ زیب باریک ریشمی سا لباس دیکھ کر اپنے آپ سے باہر ہو گئی تھی۔۔

ملکہ،، گستاخی معاف،،، لیکن اب آپ کے سب شاہی لباس اسی رنگ کے ہیں،،،، کوئی اور رنگ کا لباس ہے ہی نہیں،،، مٹنے دیکھا ہے آپ کے شاہی کبرڈ میں،،، ایک کنیز نے لرزتے کانپتے خوفزدہ ہو کر کہا تو عرازہ نے غم و غصے کی شدت سے اپنے جبڑے بھینچ لیے۔۔

یہ کس نے کیا،،،؟؟ دوسرے رنگ کے لباس وہاں سے کس نے"
ہٹائے،،،وہ پھر حلق کے بل چلائی۔۔ مگر وہ جواب دینے کی بجائے
سب تھر تھر کانپتی سر جھکائے کھڑی رہیں۔۔ مطلب انھیں نہیں پتا
تھا وہ سب کس نے کیا۔۔ عرازہ نے طیش کے عالم میں اپنی مٹھیاں
بھینچ لیں۔۔ غلط کہا کہ جو پہنا ہوا تھا اس سمیت حوض میں اتر گئی۔۔
عرازہ کسی صورت اپنا غم و غصہ کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی اور اپنی
طاقت سے وہ کسی بے قصور کا ناحق خون نہیں بہانا چاہتی تھی۔۔ تبھی
وہ لباس جھپٹ کر اٹھایا اور ایک بڑی سی کھمبی کی شیپ کے چھوٹے
سے ہٹ میں لباس تبدیل کرنے چلی گئی۔۔ وہ جب لباس تبدیل کر

کے آئی تو تب بھی اس کا موڈ بری طرح خراب تھا۔۔ مگر وہ خاموشی سے اسی راہ داری سے اس عقوبت خانے میں آئی جہاں اس کا اب بری طرح دم گھٹتا تھا۔۔

"سنو وہ تمھارا خبیث، درندہ شیطان آقا کہاں ہے،،، عرازہ نے ایک خدمات گار سے پوچھا۔۔

"ملکہ وہ ڈریگن لینڈ میں نہیں ہیں اس وقت،،، کنیز نے سب کہا کیونکہ اسے یہی اطلاع ملی تھی۔۔

"ٹھیک ہے مجھے باہر جانا ہے،،، انتظام کرو،،، عرازہ نے کہا۔۔ تو کنزیں جلدی سے باہر گئیں۔۔

ملکہ ایئے،،، انھوں نے کہا تو وہ ان کے آگے چلتی خواب گاہ سے"
باہر آئی مگر باہر قدم پڑتے ہی اس کی عقل حیراں ہوئی تھی۔۔ جب
اسے قید کر کے لایا گیا تھا اس وقت اس منحوس محل پر کالی سیاہ خبیث
طاقتوں کی ایک سیاہی سی ملی کوئی تھی مگر اب تو جیسے محل کا نقشہ ہی
بدلا ہوا تھا۔۔ عرازہ کا حیرانی سے برا حال تھا۔۔ مگر اس نے کسی پر
ظاہر نا ہونے دیا۔۔ اور پھر ایک مرتبہ پھر اس کی آنکھیں حیرت کی
زیادتی سے پھیل گئیں تھیں جب محل سے باہر کے مناظر اور شاہی
باغ کے مناظر کا نقشہ بھی پوری طرح بدلا ہوا تھا۔۔۔ ایسا محسوس
ہوتا ہے جیسے قدرت نے ہر طرف سرخی سے بکھیر تھی۔۔ سرخ

گلاب، سرخ تتلیاں، سرخ درخت کے پتے۔۔ ہر ابھرا ڈریگن لینڈ جس کا منظر ہی بدلا ہوا تھا۔۔ وہ حیرت زدہ سی شاہی باغ میں نکل آئی تھی۔۔ سرخ گلابوں پر ہاتھ پھیرتے ابھی وہ چند قدم آگے آئی۔۔ کہ سامنے سے وہ آتی دکھائی دیا۔۔

کاسپر اپنی متضاد کیفیات کو لے کر بڑی الجھن کا شکار تھا۔۔ جس دن اس کی خواب گاہ سے باہر آیا اس دن سے اس نے اسے دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔۔ مگر ان دو دنوں میں اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ خود سے اپنا ہر اختیار کھو چکا ہے۔۔ وہ ان دو دنوں مثل پل ماہی بے آب کی طرح تڑپتا لاشعوری طور پر ڈریگن لینڈ کو اس کی پسند کے

سانچے میں ڈھالتا پھر رہا تھا۔۔ وہ اسے ایک جھلک دیکھنے کو اس قدر بے قرار تھا کہ اسے خود بھی معلوم نہیں تھا۔۔ وہ اسے جس رنگ میں دیکھنا چاہتا تھا اس کے سب کے سب لباس بھی اسی رنگ کے اس کی کبرڈ تک پہنچا دیئے تھے۔۔ جب کہیں سکون نا ملا۔ جسم و جاں میں کھینچ سی پڑی تو وہ شاہی باغ میں چلا آیا۔۔۔

پھر ایک من پسند منظر دیکھ اس کے قدم شاہی باغ میں ٹھٹھک کر رکے تھے۔۔ جب وہ اچانک اسی سرخ لباس میں اس کے سامنے آئی تھی جس میں دیکھ کر اس نے اسے پہلے دل و دماغ سے گھائل کیا تھا۔۔ زمین کو چھوتا سرخ لباس، سرخ بالوں کی آبشار کمر پر بکھیرے

وہ سراپا حسن کی مورت سرخ گداز لب لیے ٹھیک اس کے سامنے کھڑی اسے ایک امتحان میں ڈال چکی تھی۔۔

Episode 17.....

وقت جیسے تھم سا گیا تھا۔ ہوا اور سانس ساکن ہوئی تھی۔۔ کاسپر دیوانہ وار اسے سر تا پیر گہری جھلسا دینے والی نگاہوں سے دیکھتا اس کی جانب آہستگی سے بڑھ رہا تھا۔۔ سرخ رنگ کی ریشم کی فراک نیچے گھاس کو چھو رہی تھی۔۔ سلیو لیس بازوؤں کے کندھوں پر سرخ سٹریپ تھے۔۔ سنہری بدن کے نشیب و فراز کا نازک و کومل نظارا

کاسپر کی رگوں میں ایک سرسراہٹ سی پیدا کر گیا تھا۔۔ وہ اس سے چند قدم کے فاصلے پر رکا۔۔ عرازہ کے لباس اور بدن پر تتلیاں بیٹھ کر اس کے ساتھ چھیڑ خانی کر رہی تھیں جو کاسپر کو بہت ناگوار گزر رہی تھی۔۔ کاسپر کو سمجھ نہیں آ رہی تھی اس کے جسم و جاں، اس کی روح اس کا روم روم عرازہ کی قربت پانے کو کیوں تڑپ تڑپ کر بے حال ہو رہے تھے۔۔۔ اس رات کے بعد ایسا کونسا ایسا پل گزرا ہو گا جب کنگ کاسپر کے روم روم نے اس کی تمنا نہیں کی تھی۔۔ وہ اسے دل و جاں سے چاہنے لگا تھا۔۔ پاگلوں کی طرح اس کی قربت چاہتا تھا۔۔ بس ہر وقت دل و دماغ پر وہی سوار تھی۔۔ وہ اس کے

حواسوں پر چھائی اسے کچھ اور سوچنے اور سمجھنے کی اس کی صلاحیت بلکل مفقود کر چکی تھی۔۔

ادھر عرازہ کو اسے اپنے سامنے دیکھ کر ایک دفعہ پھر پوری جان میں نفرت اور غم کے ابال سے اٹھنے لگے تھے۔۔اس پر متضاد اس کی معنی خیز، بے باک نگاہیں جیسے اس کے وجود کی نازکی کا احاطہ کر رہی تھیں عرازہ کا دل کیا اس کی یہ آنکھیں نوچ ڈالے۔۔اس کی نگاہوں کی تپش تھی جس نے عرازہ کے تن بدن میں آگ سی لگادی تھی۔۔ کاسپر اس کے سامنے دو قدم کے فاصلے پر آن رکا۔وہ بس خاموشی سے اس کی جانب دیکھے جا رہا تھا۔۔دونوں میں سے ابھی کسی نے

اپنے منہ سے ایک بھی لفظ ادا نہیں کیا تھا۔ کاسپر کے پاس جیسے تمام الفاظ کا ذخیرہ ختم ہو چکا تھا اور سامنے والی سے تو وہ یوں بھی اس کے الفاظ چھین ہی چکا تھا۔۔ عرازہ نے نفرت سے رخ موڑا اور وہاں سے جانے لگی۔۔ جب وہی لمحہ تھا کہ کاسپر نے لپک کر اس کا بازو جھپٹ کر ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی جانب گھمایا تھا۔۔ بھلا کہاں برداشت تھا خود کا دھتکار کر اس کی ندی کر کے عرازہ کا یوں چکے جانا۔ عرازہ کا دایاں کندھا اس کے بائیں کندھے سے ٹکرایا۔ کاسپر کے چہرے سے اس کی سرخ زلفیں ٹکرائیں۔۔ جن میں سے نکلتی بھینی سی خوشبو اس کے حواس مزید معطل کر گئی۔۔ کاسپر نے اب

بھی اسے کچھ نہیں کہا تھا بس اس کی نگاہیں اس کے سرخ عارضوں سے ہوتی ہوئیں ان سٹرابیری سے سرخ نرم رسیلے ہونٹوں پر آن ٹکی تھیں۔۔ عرازہ طیش سے پاگل ہو گئی۔۔۔ تبھی اپنے دوسرے ہاتھ سے سینے پر ایک بجلی کی ضرب لگائی۔۔ کاسپر لڑکھڑایا اور اس کی عرازہ کے بازو پر گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔۔ عرازہ نے ایک جھٹکے سے اس کی وحشی گرفت سے اپنا بازو چھڑایا اور الٹے قدموں محل کی جانب بھاگ گئی۔۔ وہ لہو چھلکاتی نگاہوں سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔ اس کے اس طرح کاسپر کو جھٹک کر جانے نے کاسپر کے دل و جاں میں جیسے بھانبھڑ کے انبار جلا دیئے تھے۔۔ وہ نگاہوں سے اوجھل

ہوئی تو کاسپر محل کے اندر شاہی دربار کے ساتھ والے اپنی شاہی مہمان خانے میں چلا آیا۔۔ وہ اب بے قراری سے ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا۔۔ یہ عجلت بھری ادھوری ملاقات اسے مزید تشنہ کر چکی تھی۔۔ کاسپر کو اب اپنا جسم ٹوٹتا محسوس ہوا جیسے کوئی کسی نشے کو عادی ہو اور وہ اس کا نشہ اس سے دور کرنے پر جسم و جاں میں اینٹھن سی پیدا ہونے لگے۔۔ دم گھٹنے لگے۔۔ اور شدید طلب جان کا آزار بن جائے۔۔ کاسپر نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے۔۔ آخر اپنی پریشانی کا ایک پھر فریب بھرا حل سوچ کر وہ گہری دلچسپی سے پراسرار سا مسکرایا۔۔

آدھی رات کا پہر تھا۔۔ وہ شاہی وید کے حجرے میں داخل ہوا تھا۔۔ شاہی وید کنگ کاسپر کو اس وقت اپنے حجرے میں پا کر گھبرا کر اٹھی اور تعظیما اس کے سامنے ہلکا سا جھکی۔

"ملکہ ٹھیک تو ہیں آقا،، اگر کوئی مسئلہ تھا تو مجھے بلا لیا ہوتا،، آپ نے ناحق زحمت کی،، وہ جب کچھ نہیں بولا تو وید نے گھبرا کر خود ہی بات کا آغاز کیا۔

"کوئین بلکل ٹھیک ہیں،، لیکن مجھے تم سے ایک ضروری چیز چاہیے،،، کنگ کاسپر نے اطمینان سے کہا۔۔

"حکم کریں آقا"

مجھے اکسیرِ محبت چاہیے"، کاسپر نے سکون سے کہا تو شاہی وید کو"

ایک حیرت کا جھٹکا سا لگا۔۔

جو حکم آقا"، بھلا وہ سوال اٹھانے کی جرات کر بھی کیسے سکتی تھی"

کہ وہ زور آور دوا اسے کیوں اور کس لئے چاہیے تھی۔۔۔ شاہی وید

اپنے جادوئی جڑی بوٹیوں سے بنی دواؤں کے صندوق کی جانب

بڑھی۔۔ اور اس میں سے آدھی انچ کی ایک چھوٹی سی سفید شیشی

نکال کر کنگ کاسپر کے ہاتھ میں تھما تھی۔۔

اس کا اثر کب تک رہے گا"، کاسپر نے اطمینان سے پوچھا۔۔"

بس آج رات تک آقا،،، گستاخی معاف آقا،، مجھے نہیں معلوم یہ"
آپ نے کسے دینی ہے مگر اتنا عرض کرنا چاہوں گی کہ یہ آپ کے
،،،ہاتھوں سے صرف آپ کے جوڑی دار پر ہی اثر انداز ہو سکتی ہے
،، مطلب یہ آپ کے ہاتھوں سے صرف ملکہ عرازہ پر اثر ہو سکتی ہے
شاہی وید نے سر جھکا کر کہا۔۔

اسے ہی دینی ہے،،، کنگ کاسپر نے پر اسرار لہجے میں کہا تھا۔۔"
،،،اس سے کوئین کو کوئی نقصان تو نہیں ہو گا ناں"

نہیں آقا،،، مگر یہ فیری ٹوپیا کے میجک مڈو کی خاص بہت طاقتور"

جادوئی سرخ درخت کی جڑیں بوٹی سے بنی اکسیر ہے یہ بہت طاقتور

،،،ہے،،، اثر بہت زور آور ہو گا

،،،ہمم،،، اثر کتنی دیر میں شروع ہو گا"

،،،فی الفور آقا"

اور کچھ،،،؟؟؟"

آقا،،، اس اکسیر کے جادو کی وجہ سے وہ اپنے جسم پر قابو نہیں پا"

،،، سکیں گی،،، مگر دماغ سے جوش و حواس میں رہیں گی

Wajiha fatima.info

شاہی وید نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ اور پہلی مرتبہ اپنی پاکٹ سے ایک ہیرا نکال کر انعام کے طور پر شاہی وید کو دیا۔۔ وہ تو بے یقینی سے اپنے کنگ کے بدلے تیور ہی دیکھتی رہ گئی۔۔ اور جھک کر آداب بجالائی۔۔ کنگ کاسپر نے سر ہلا کر اس کے شکریہ کا جواب دیا اور اس کے ہجرے سے باہر نکل آیا۔۔۔

وہ پراسرار سی مسکراہٹ لیے اس وقت اس خواب گاہ کے دروازے پر کھڑا تھا۔۔ پورے محل کے پہرے داروں کو حکم تھا کہ

جس نے بھی آج کنگ کے آرام میں مخل ہونے کی کوشش کی اسے زندہ جلا دیا جائے۔۔۔ پھر ایک گہری سانس خارج کرتا سنجیدگی سے خواب گاہ میں داخل ہوا تھا۔۔ عرازہ اب تک جاگ رہی تھی اور اسی سرخ لباس میں بالکونی میں بیٹھی چاند کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ خدمت گار پریاں اس کے دائیں بائیں جھولے کے قریب ہاتھ باندھے کھڑی تھیں۔۔ عرازہ کی محویت ایسی تھی جو ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔ کنگ کاسپر اسے بالکونی میں دیکھ ادھر ہی چلا آیا۔۔ آہٹ پر عرازہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ اس وقت اس کی خواب گاہ میں آنے کی کون جرات کر سکتا تھا۔۔ مگر سامنے اسے

کھڑا دیکھ عرازہ کے پیروں تلے سے زمین سرک گئی تھی۔۔ وہ ایک جھٹکے سے جھولے سے اٹھ کر کھڑی ہوتی اس کی جانب مڑی تھی۔۔

"آپ،،،، آپ کی ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی،،، چلے جائیں یہاں سے،،، عرازہ حلق کے بل چلائی تھی۔۔ خدمت گار پریاں سہم کر پیچھے ہٹیں۔۔ کاسپر نے اس کا غم و غصے سے لال بھبھو کا چہرہ دیکھا۔۔

"آپ شاید بھول رہی ہیں یہ میری خواب گاہ ہے ملکہ،،،، کاسپر نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر جتاتے لہجے میں کہا۔۔ "تخلیہ" کاسپر

کے کہنے کی دیر تھی وہ کنیزیں باہر جانے لگیں۔۔جب عرازہ جھٹپٹا گئی تھی۔۔

کوئی کہیں نہیں جائے گا یہاں سے،،،اگر یہاں سے کوئی جائے گا تو"

،،یہ درندہ،،،،،،رک جاؤ تم لوگ جانے کی گستاخی مت کرنا ہے

عرازہ نے اب کی بار پھر پھنکار کر کہا تھا تو وہ جو ملکہ کے حکم پر اپنے قدم روک گئیں تھیں کنگ کاسپر نے ان کنیزوں کو جن نگاہوں سے دیکھا تو وہ فوراً خواب گاہ سے باہر نکل گئیں تھیں۔۔کاسپر نے عرازہ کی جانب دیکھا جس کے چہرے کا تاثر پل بھر میں بدلا تھا۔۔اب وہاں طیش، اشتعال، غصہ اور نفرت کی ملی جلی کیفیات کے ساتھ اس

کا خوف بھی شام ہو چکا تھا۔۔ کاسپر پراسرار سا مسکرایا۔۔ اور اس کی جانب بڑھنے لگا۔۔ کاسپر کی مسکراہٹ پل بھر میں سمٹی تھی۔۔ کیونکہ وہ اونچائی کو چھوتی محل کے چوٹی سے نیچے گہرائیوں میں کود گئی تھی۔۔ کاسپر پل بھر میں ڈریگن میں بدلا اور دھاڑ کے ساتھ اس کے پیچھے کودا۔۔ عرازہ نے آنکھیں بند کر رکھیں تھیں اور خود کو ہوا میں جھولتے محسوس کیا۔۔ مگر پھر اس کے پیٹ پر جیسے کسی نوکیلے سے پنجے نے اپنی گرفت بنائی تھی۔۔ عرازہ نے آنکھیں کھولیں تو خود کو ایک بہت بڑے ڈریگن کی گرفت میں پایا۔۔ وہ بری طرح تڑپی مگر سب بے سود تھا۔۔ پل بھر میں وہ اسے بانہوں میں بھرے

انسانی شکل میں دوبارا بالکونی میں اترا تھا۔۔ کاسپر کی رگ وپہ میں سرشاری اور ایک سرور سا دوڑ گیا تھا کہ وہ پھول سا نازک اور حسین ترین مومی وجود اس کی بانہوں میں تھا۔۔ کاسپر نے اسے شرافت سے اپنی بانہوں سے نیچے اتارا تو عرازہ اس کے جارحانہ اور بے باک تیور آنکھوں کی لپک محسوس کر کے خوفزدہ ہوتی خواب گاہ میں بھاگ گئی۔۔ وہ مسکراتا اس کے پیچھے تیزی سے آیا۔۔ وہ دونوں خواب گاہ میں داخل ہوئے تو کشادہ ترین کمرے کے کھڑکی دروازے جو پہلے کھلے تھے اب اپنے آپ بند ہو کر لاک ہو گئے۔۔ عرازہ اس سے پہلے داخلی دروازے کے پاس بھاگتی کاسپر نے اس

کے پیچھے سے اس کے کندھے کے گرد ہاتھ لپیٹ کر اس کی پشت اپنے سینے سے لگائی تھی۔۔ عرازہ کو اپنی کالر بون پر اس کے بازو کا شکنجہ سا کستا محسوس ہوا تو عرازہ نے اپنے ناخنوں سے اس کا بازو کھروچ کر رکھ دیا۔۔

"چھوڑو مجھے،،،،وہ مچلی۔۔ مگر یہاں اثر کسے تھے۔۔ کاسپر نے دوسرے ہاتھ سے اکسیرِ محبت کی شیشی اپنے شاہی گاؤن کی جیب سے نکالی۔ تیزی سے انگوٹھے کے ناخن سے اس کا ڈھکن کھولا اور اتنی ہی تیزی سے اسے عرازہ کا سر اپنے کندھے پر گرا کر زرا سا اونچا کر کے اکسیر کو اس کے نیم وا لبوں کے اندر انڈیل دیا۔۔ عرازہ کو

اپنے گلے کے اندر ایک شہد جیسی میٹھی چیز اترتی محسوس ہوئی۔۔
عرازہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر کنپٹیوں سے بالوں میں جزب ہوئے تھے کہ اسے وہ چیز اپنے گلے میں بری طرح کانٹوں کی طرح چبھی تھی۔۔ وہ اکسیر اس کے حلق سے نیچے اترا تو وہ پل بھر میں ساکت ہوئی تھی۔۔ جسم ڈھیلا چھوڑ اس نے زور سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔ کاسپر نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا۔۔ وہ ڈھیلی چکنی مٹی کی طرح اس کے سینے سے پھسلتی زمین پر گرتی چلی گئی۔۔۔ کاسپر جو اسے اتنا زور آور امرت پلا چکا تھا وہ شدت سے اس پر اس کا اثر ہوتا دیکھنا چاہتا تھا۔۔ اسی لئے لاپروائی سے اپنا گاؤن

اتار تا شرٹ لیس نیچے جھکا اسے ایک بازو سے اٹھا کر مسہری پر بٹھا دیا۔۔ وہ اسی سرخ لباس میں اس کے جسم و جاں پر یونہی بجلیاں گرا رہی تھی۔۔ سرخ بالوں کی آبشار کمر پر بکھری ہوئی تھی۔۔ عرازہ آنکھیں موندتی پل بھر میں گہرے گہرے سانس بھرنے لگی تھی۔۔ محض چند لمحے لگے تھے عرازہ کو اپنے پورے بدن میں چیونٹیاں سی رینگتی محسوس ہوئیں۔۔ وہ بیڈ پر اس کے مقابل بیٹھ کر اب پر سکون سا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔ عرازہ نے بے چینی سے اپنی گردن رب کی۔۔ جسم بری طرح ٹوٹنے لگا۔۔ پورے جسم میں حرارت سے جیسے شرارے سے پھوٹنے لگے۔۔ عرازہ

گہرے سانس بھرتی اب اپنے بازو بری طرح مسلنے لگی۔۔۔ آنکھوں میں سرخی بھرنے لگی۔۔ آنکھوں کے کنارے پوری طرح گلابی ہونے لگے۔۔ سرخ ڈوروں سے قاتل آنکھیں مزید پر کشش ہونے لگی۔۔۔ بے تحاشا روتے ہوئے انتہائی نفرت سے اسے دیکھا۔۔

"آپ نے کیا پلایا ہے مجھے،،،، عرازہ نے بیڈ پر گرتے تڑپ کر مسہری کی مخملیں سرخ شیٹ اپنے ناخنوں سے کھروچ ڈالی۔۔

"اکسیرِ محبت تھا،،، آج جو آپ نے جو اپنے کنگ سے نفرت سے منہ پھیرا،،، یہ اس کی ایک چھوٹی سی سزا ہے،،، کہ اب آپ خود مجھے

اپنے قریب آنے کے لیے بلائیں گی،،، کاسپر نے مسہری پر نیم دراز ہوتے اس کے کراؤن سے ٹیک لگاتے اطمینان سے کہا۔۔ واقعی اس اکسیر کا اثر بہت زور آور تھا جسے اب وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔ عرازہ سیدھی ہو کر لیٹی۔۔ اور خود پر قابو پانے کو گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔ جبکہ وہ اس سامنے بیٹھا بغور کندن بدن کے نشیب و فراز کو گہری نگاہوں سے چانچنے لگا۔ عرازہ کا جو جسم ٹوٹ رہا تھا دانت بھینچنے کے باجود اس کی سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہیں تھیں۔۔۔ کاسپر کو اس کی حالت پر بالا آخر رحم آیا وہ اس کی جانب جھکنے لگا تو عرازہ نے نفرت سے اس سے مخالف سمت

کروٹ بدل لی۔۔ کاسپر نے اس کی پشت پر لیٹے اس کے کندھوں کو ہاتھ سے تھاما۔۔ عرازہ نے زور سے آنکھیں بھینچ لیں کہ اس کے لبوں کا لمس اسے اپنی پشت پر بہت سکون پہنچا رہا تھا۔۔ عرازہ کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

"،،، آپ صرف قابلِ نفرت ہو،،، میں نفرت کرتی ہوں آپ سے"

عرازہ نے شیٹ مٹھی میں بھر کر کہا۔۔

"لیکن فی الحال تو آپ میری چاہت بھری محبت پانے کو تڑپ رہی ہیں ملکہ،،، اس کے نفرت کے پرچار پر کاسپر جان بوجھ کر اس سے دور ہوا تھا۔۔ عرازہ ایک جھٹکے سے اس کی جانب مڑی اور اپنے

ناخنوں سے اس کا زینہ کھروچ ڈالا۔۔ آنسو تواتر سے گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔

کتنا فریب کریں گے،،، کتنا درد پہنچائیں گے،، کتنی تکلیف دیں گے ،،، مجھے

کاسپر نے اس کی کلائیاں اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیں اور اسے اپنے اسی سینے پر گرایا تھا۔۔

"حالانکہ میں اب صرف آپ کو اپنا پیار اور بے تحاشا محبت کے سوا کچھ نہیں دینا چاہتا،،، کاسپر نے کہتے اس کے لبوں پر اپنے لب جمائے۔۔ وہ اسے پہلے کی نسبت بہت نرمی اور محتاط ہو کر چھو رہا

تھا۔۔ جتنی وہ نرم ونازک تھی کاسپر کا لمس اتنا ہی نرم اور مومی تھا۔۔ مگر اس کے عمل میں پہلے سے بھی زیادہ شدت تھی۔۔ جو جلد عرازہ کا تنفس بگڑنے کا سبب بنی۔۔ عرازہ کا سانس پھول چکا تھا۔۔ مگر آنکھیں رگوں میں اترتے سکون کے باعث بند تھیں۔۔

نہیں چاہیے مجھے آپ کی محبت،،، میں نفرت کرتی ہوں آپ"

سے،،، عرازہ نے بے بسی کے احساس سے چیخ کر کہا۔۔ مگر اسے دور جھٹکنے کی بجائے اس سے مزید لپٹ گئی۔۔ کاسپر گہرا مسکرایا۔۔

تو ٹھیک ہے،،، اگر میری محبت نہیں چاہیے تو میں چلا جاتا ہوں"

یہاں سے،،، کاسپر نے کہا۔۔ اور اسے خود سے دور کرتے بیڈ سے

اٹھنے لگا۔۔ عرازہ بیڈ پر گری۔۔ سر ادھر ادھر پٹخ کر بلک بلک کر رو دی۔۔ کاسپر کے دل کو کچھ ہوا تبھی پیچھے مڑ کر اسے بازو سے کھینچ کر اپنے روبرو کھڑا کیا۔۔

بتایئے رکوں یا چلا جاؤں،،، وہ شاید اس کی بے بسی سے حظ اٹھا رہا تھا۔۔ عرازہ نے نفرت سے اس کے کندھے پر ناخن گاڑھ دیئے مگر اسے جانے کو نہیں کہا۔۔ کاسپر نے ڈھٹائی اور ضبط سے اپنی آنکھیں بند کیں۔۔ اس کا ہاتھ پیچھے ہٹایا اور داخلہ دروازے کی جانب بڑھا۔۔ عرازہ کو لگا آج وہ زندہ جل کر مر جائے گی وہ اپنے ہوش میں کب تھی تبھی برق رفتاری سے اس کی جانب لپکی اور اس کی پشت

سے اس سے بری طرح لپٹ گئی۔۔ کاسپر ٹھٹھک کر رکا اور گہرا مسکرایا۔۔ آخر سرشاری رگ وپے میں دوڑنے لگی۔۔ کاسپر نے اپنے ہاتھ پیچھے لیجا کر اسے بالوں سے جکڑا۔۔ عرازہ کے منہ سے ایک سسکی برآمد ہوئی۔۔ کاسپر نے اسے اپنے روبرو کیا اور ایک جھٹکے سے دیوار سے لگایا۔۔ کاسپر اس کی گردن پر جھکا اب دیوانہ وار اسے بے دریغ چومنے لگا۔۔ عرازہ کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ عرازہ نے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیے۔۔ اور اس کی کمر کو اتنی زور سے پکڑا کے اس کے ناخنوں سے کاسپر کی کمر پر بھی خراشیں پڑنے لگیں۔۔ کاسپر نے اس کے کندھے سے فراک کی سٹیپ نیچے

گرائی۔۔ عرازہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔ عرازہ نے تکلیف کے احساس سے ایک ہلکی سی چیخ ماری تھی جب کاسپر نے اپنے دانت اس کے دل کے مقام پر گاڑھے تھے۔۔ عرازہ نے اسے دیکھا وہ مسکرا رہا تھا جیسے عرازہ کی توجہ حاصل کرنے کو یہ جان بوجھ کر کیا ہو۔۔ کاسپر اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب لایا۔۔ عرازہ کو اس کی گرم سانسیں اپنے لبوں سے ٹکراتی محسوس ہوئیں تو عرازہ نے نگاہیں جھکا لیں۔۔ جیسے اس بات پر راضی ہو کو جو وہ کرنا چاہتا ہے وہ کر گزرے مگر وہ اس سے ایک انچ کے فاصلے پر رک گیا۔۔ عرازہ نے تڑپ کر اس سنگ دل کی جانب دیکھا۔۔

کوئین،،، پہل آپ کیجئے،،، مجھے چوم لیجئے،،، کاسپر نے اس کی"
گردن کے گرد ہاتھ حمائل کر کے ایک نئی فرمائش کی تو عرازہ کے
آنکھ سے آنسو نکل کر اس کی گال پر بہہ گیا۔۔ وہ سفاک اور ظالم تو
تھا مگر اس قدر اذیت پسند ہو گا عرازہ کو اندازہ نہیں تھا۔۔ اس کی
آنکھوں میں انکار پڑھ کر کاسپر نے پھر سے ایک جھٹکے سے اس سے
اپنا آپ چھڑایا تھا۔۔ اور الٹے قدم لیتا اس سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔۔
عرازہ نے دیوار سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کیں اور اس بار اپنے بازو
نوچ ڈالے تھے۔۔ مگر اسے لگا اس کے جسم سے جان نکل جائے
گی۔۔ عرازہ نے آنکھیں کھولیں تو وہ سامنے دیوار سے ٹیک لگائے

کھڑا جیسے اس کا تماشا دیکھ رہا تھا۔۔ عرازہ کو جب کچھ سمجھ نا آئی کہ وہ کیا کرے تو وہ بھاگ کر اس کی جانب گئی تھی۔۔ کاسپر نے اپنی بانہیں وا کیں۔۔ جن میں وہ آن سمائی تھی۔۔ عرازہ نے اس کے ہونٹوں پر اپنے سرخ ہونٹ رکھے تو کاسپر جیسے اپنے آپ میں نہیں رہا تھا۔۔ وہ دیوانہ وار اسے اس کے لبوں کو چومنے لگا تھا۔۔ عرازہ بھی اس کا پورا پورا ساتھ دے رہی تھی۔۔ عرازہ نے اس کی گردن سے بال مٹھیوں میں جکڑ رکھے تھے۔۔ کاسپر نے اسے خود میں بھینچ رکھا تھا۔۔ عرازہ کا تنفس بگڑنے لگا۔۔ کاسپر نے اس کے لبوں کو اپنی گرفت سے نرمی سے آزاد کیا۔۔ عرازہ اس کے سینے پر سر رکھ

کر گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔جب کہ اس کے آنسوؤں سے کاسپر کے سینے پر پڑی خراشوں میں جلن ہوئی تو کاسپر نے بری طرح اپنے لب بھینچے۔۔کاسپر نے اس کے بال مٹھی میں جکڑے۔۔ اور اس کا چہرہ اپنے روبرو کیا۔۔

"آخر آپ کو تکلیف کیا ہے،،،؟؟میں آپ کا کنگ ہوں،،،اور آپ صرف اور صرف میری ہیں،،،میں نے پہلے جیسے بھی یہ تعلق قائم کیا کوئی گناہ نہیں کیا،،، آپ میری تھیں تو صرف میں نے حاصل کرنا تھا آپ کو،،، کسی اور کے بارے میں سوچنا بھی آپ کے لیے ،،، گناہ تھا،،، آپ کو میری ہی بننا تھا تو اب اس تعلق پر یہ آنسو کیوں

وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا پھنکار کر بولا تھا۔۔ عرازہ نے جھٹپٹا کر اس کے بازو میں اپنے ناخن گاڑھے۔۔۔ "آپ نے تب بھی مجھے دھوکہ دیا تھا،،، آج بھی ایک نئے فریب سے مجھے اذیت پہنچا رہے ہیں،،، اتنی سنگ دل،،، بے رحم اور سفاک کیوں ہیں آپ،،، عرازہ نے اسے جھنجھوڑ ڈالا تھا۔۔

"اگر سنگ دل، بے رحم اور سفاک تھا بھی تو اب آپ کے لیے نہیں رہا جانِ من،،،، کاسپر نے کہتے اسے بانہوں میں اٹھایا تھا۔۔ عرازہ نے اس کی گردن کے گرد بازو حمائل کر کے اس کی گردن میں چہرا چھپایا۔۔ کاسپر نے مسہری کے قریب آکر اسے مسہری کے درمیان

لٹایا اور خود اس کے قریب نیم دراز ہو گیا۔۔۔ کاسپر نے کوئی پیش قدمی نہیں کی تو عرازہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کے اوپر چلی آئی۔۔ کاسپر نے سکون سے آنکھیں موند لیں کیونکہ اس کے چٹانی سینے پر ایک نرم گرم پھول جیسا لمس بے قراری سے سفر کر رہا تھا۔ کاسپر نے اس کے بالوں کی آبشار میں نرمی سے ہاتھ پھیرا۔۔ اور ایک بازو اس کی کمر کے گرد حمائل کیا۔۔ کاسپر نے زرا سا اوپر اٹھ کر اپنے لبوں سے اس کے دوسرے کندھے سے اس کی سرخ سٹیپ نیچے کھسکائی تھی۔۔ وہ دھیرے دھیرے اپنے اور اپنی رگ جاں کے درمیان حائل تمام پردے سرکانے لگا تو عرازہ خوفزدہ ہو کر اس کے

اوپر سے ہٹی اور دوسری سمت کروٹ لے لی۔۔اب کی بار کاسپر اس کے اوپر جھکا تھا۔۔اور اس کی پچھلی گردن پر اپنے لب رکھے۔۔۔اس کے بے قرار سے لمس پر عرازہ کو بے تحاشا سکون مل رہا تھا۔۔کاسپر نے اس کی دونوں کلائیاں اپنے چٹانی ہاتھوں میں جکڑ لیں۔۔دونوں ہی بے قراری کی انتہا پر تھے۔۔کہ۔۔۔کاسپر نے ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی جانب کھینچا تھا اور ایک مرتبہ پھر اس کے ہونٹوں کو اپنی بے قرار گرفت میں لیا۔۔عرازہ نے خود سپردگی کے عالم میں اس کے گرد اپنے بازو حمائل کیے تو کاسپر نے بہت جلد اس کی مشکل آسان کرتے اسے پوری طرح خود میں سما

لیا۔۔ عرازہ کو لگا وہ کسی اور ہی دنیا کی سیر کو نکل گئی۔۔ سکون در سکون رگوں میں اترنے لگا۔۔۔۔ وہ یونہی اس کی بانہوں میں رات بھر ٹوٹتی بکھرتی رہی۔۔ اس کی ہر پیش قدمی قبول کرتی اسے محبت و سرور کی دنیا میں گم کر دیا۔۔

صبح دیر تلک عرازہ کی آنکھ کھلی تھی۔ وہ ایک سرخ چادر میں لپٹی سو رہی تھی۔۔۔ وہ کافی دیر یونہی بستر پر سستی سے لیٹی رہی۔۔ جسم و جاں میں ایک عجیب تھکاوٹ سی رچ بس گئی تھی۔۔ پھر دماغ

جاگا۔۔ اور رات کے تمام مناظر آنکھوں کے سامنے لہرانے لگے تو بلکل بے اختیار اپنی چیخ کا گلا گھونٹنے کو عرازہ نے اپنے منہ پر اپنے ہاتھ جمائے۔۔ عرازہ گہرے سانس بھرنے لگی۔۔

"وہ سب خواب ہو گا،،، بے یقینی کے عالم میں ڈرتے ڈرتے اپنے پہلو میں دیکھا تو بلکل اس دن جیسا منظر تھا کہ وہ اس کی مخالف سمت منہ کیے اوندھے منہ لیٹا شاید گہری نیند میں تھا۔۔ اس کی برہنہ کمر پر ناخنوں کی کھروچ کے بے شمار نشان تھے۔۔ عرازہ نے اس سے دور ہونے کی نیت کی مگر جب اپنی بکھری حالت محسوس ہوئی تو اپنی جگہ سے حل تک نا سکی۔۔ عرزاہ کا دل کیا چیخ چیخ کر روئے۔۔ رات اسے

کیا ہوا تھا؟؟ وہ خود کیا کیا کرتی رہی،،؟؟؟ اس ظالم شخص نے پھر اس کے ساتھ کچھ مکر کیا تھا۔۔؟؟ پھر سے ایک نیا فریب دیا تھا؟؟؟ اسے ایک مرتبہ پھر سے روند ڈالا تھا۔۔ اور اب کی بار تو ایسی چال چلی تھی کہ وہ خود سے بھی نگاہیں ملانے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔ درد کی ٹیسیں پورے وجود میں اٹھ رہیں تھیں۔۔ عرازہ کو اپنے وجود سے اپنی سانسوں سے بس اسی کی خوشبو آ رہی تھی۔۔۔۔ وہ پھر اپنی بے بسی پر بری طرح سسکنے لگی تھی۔۔

آج پھر اس کی سسکیوں کی آواز پر کاسپر کی آنکھ کھلی تو اس نے بے چین ہو کر بری طرح اپنے لب بھینچے۔۔ یہ اس کی زندگی کی دوسری

ایسی حسین ترین رات تھی جس میں اسے اپنی رگوں میں سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔۔ کاسپر جے اب تک کی زندگی ادھوری، بے مقصد اور بے کار لگنے لگی تھی اس نازک کومل وجود کے اس کی زندگی میں شامل ہونے نے جیسے اس کی تکمیل کر دی تھی۔۔ اب اپنا زندگی بامقصد لگنے لگی تھی۔۔ وہ اب بس اس کی فی الحال محبت پانا چاہتا تھا۔۔ کاسپر کو اس کے علاوہ کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔۔ اگر وہ اس کے لیے اس قدر پاگل ہو رہا تھا تو وہ کیوں اسے دھتکار رہی تھی۔۔ کاسپر کا دماغ گھوما تو وہ ایک جھٹکے سے پیچھے مڑ کر چادر سمیت اسے

اپنی آہنی گرفت میں بری طرح جکڑ تھا۔۔۔کاسپر نے اس کا جبڑا آہستگی سے اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیا تھا۔۔

رونا بند کریں کوئین،،، اور ایسے اس حالت میں جاگنے کی اپنی" عادت بنالیں،،، کیونکہ اب آئندہ ہر آنے والی رات آپ ایسے ہی گزاریں گی،،، ہر صبح آپ اپنے آپ کو میری بانہوں میں ایسی ہی بکھری حالت میں پایا کریں گی،،، ہر روز آپ کو جاگنے پر اپنے بدن سے میری خوشبو آیا کرے گی،،، تو کیا روز ہی رویا کرے گی آپ،،،؟؟؟ وہ جھنجھلا کر بولا تھا۔۔ عرازہ نے صدمے سے پھیلی

آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔ جو اس کے اوپر جھکا یہ بہکی بہکی باتیں کر رہا تھا۔۔

دور ہٹیں مجھ سے،،،، وہ اپنے آپ میں سمٹتی غرائی تو وہ گہرا مسکرایا"

اور عرازہ نے اپنے ہوش و حواس میں اسے پہلی مرتبہ یوں مسکراتے دیکھا تھا کہ یہ مسکراہٹ ناطنز میں ڈوبی تھی ناحقارت بھری تھی۔۔

آپ کو لگتا ہے کہ گزشتہ رات جو کچھ بھی ہمارے بیچ ہو چکا ہے ہم" جتنے قریب آئے ہیں تو اب مجھے خود سے دور ہٹانے کا کوئی فایدہ ہے،،، جبکہ میں تو رات بھر آپ کی روح تک لباس بن گیا تھا،،،، وہ

ہلکا سا جھک کر اس کی ناک چوم چکا تو عرازہ کی آنکھیں خوف و حیرت سے پھیل گئیں۔۔

دیکھیں میں،،، عرازہ نے اس کی گردن کو اپنے ناخنوں سے نوچا تو" اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔

رات آپ کا شدتوں بھرا روپ دیکھا ہی تو تھا،،، میرے جسم پر یہ" آپ کے ناخنوں کے نشان ان شدتوں کے ہی تو گواہ ہیں،،، بس گردن رہ گئی تھی ادھر بھی اپنی محبت کی نشانی چھوڑ دیں آپ،،، وہ بھاری گھمبیر لہجے میں کہتا اس کی گردن کے گرد ہاتھ لپیٹ گیا۔۔

اور پھر عرازہ کے نفی میں سر ہلانے کے باجود اس کے لبوں پر پھر

سے اپنے لب رکھ کر اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں قید کر لیا۔۔ عرازہ نے جھٹپٹا کرنے اس کے کندھوں پر مکے برسائے مگر وہ اس کی کلائیاں دبوچ کر انھیں بستر سے لگا گیا تھا۔۔ عرازہ نڈھال اور نیم جاں ڈی ہونے لگی تھی۔۔ ابھی رات ہی تو اس کی جنون خیزیوں نے عرازہ کے روم روم میں تھکاوٹ بھر دی۔۔۔ اب صبح صبح پھر سے وہ اس کی جان نکالنے کے درپہ ہو گیا تھا۔۔۔ وہ بے دریغ اس کے لبوں پر اپنی شدتیں بکھیر رہا تھا جب بہت اچانک دروازے کی چرچراہٹ کی کان پھاڑ آواز آئی۔۔ اور خواب گاہ کا دروازا ایک ہی جھٹکے سے کھل گیا۔۔ کاسپر نے عرازہ کو تو نرمی سے آزادی بخش دی

تھی مگر بہت تیزی سے اس کے ماتھے پر بل آئے تھے۔۔ طیش و اشتعال سے جسم سے شعلے سے نکلنے لگے تو عرازہ نے خوفزدہ ہو کر اسے دیکھا جو پھر سے اپنے ظالم سفاک ایموشن لیس پتھریلے روپ میں واپس آنے لگا تھا۔۔ کاسپر نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں للت قہر برساتی آنکھوں سے سامنے کا منظر دیکھا رہی تھی۔۔ اس کی سیاہ آنکھوں سے کالے شعلے سے باہر نکل رہے تھے۔۔ وہ پوری طرح غم و غصے سے ایک بھیانک خوفناک چڑیل کی شکل دھارے کھڑی تھی۔۔ کاسپر پھر عرازہ کی جانب متوجہ ہوا جو اس تمام صورتحال پر

پہلے سے ہی شدت سے رو رہی تھی اب للت کا یہ بھیانک نا قابل یقین ہولناک روپ دیکھ کر مزید خوفزدہ سی ہوئی۔۔

عرازہ،،، اس کی جانب مت دیکھیں،،، ادھر میری طرف" دیکھیں،،، اپنا بکھرا حلیہ درست کیجئے،،، جایئے اسی چادر میں شاہی حوض چلی جائیں،،، کنیزیں آپ کی منتظر ہوں گی،،، کاسپر نے اس کا جبڑا تھام کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔ اسے خوف سے کوئی بھی حرکت کرتے نا دیکھ کاسپر نے ہی بستر سے اتر کر اسے بازو سے کھینچ کر نیچے اتارا اور شاہی حوض کی جانب روانہ کر دیا۔۔ عرازہ لبوں پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیاں دباتی وہاں سے تیزی سے نکل گئی۔۔ کاسپر

نے اپنا گاؤن اٹھا کر پہنا مگر تب تک وہ اس کے جسم پر موجود وہ تمام نشانات دیکھ چکی تھی جو گزری رات کے گہرے راز بڑی آسانی سے عیاں کر رہے تھے۔۔

"،،، کاسپر نے سنجیدگی سے اسے پکارنا چاہا مگر وہ غصے سے پاگل للت
بیچ میں ہی اس کی بات اچک گئی۔۔

"،،، صرف ایک سوال کنگ کاسپر،، وہ اب ہمارے کسی کام کی نہیں نا ابھی ہمیں وہ دوبارا بچہ دے سکتی ہے،،،، اور جب یہ سب کچھ میں آپ کو دے سکتی ہوں تو اسے اکسیر پلا کر اس سے زبردستی کرنے کا کیا مقصد تھا،،، وہ غصے سے چنگھاڑتی منہ سے کف اڑانے لگی۔۔

وہ میری بیوی ہے للت،،، ہماری شادی ہوئی ہے،،، کوئین ہے وہ"
میری،،، شاید یہی وجہ ہے کہ جو تعلق اس سے قائم کیا وہ اب تک تم
سے نہیں بنا سکا،، اتنی سی بات تمھیں سمجھ نہیں آ رہی،،،، کاسپر
نے اس کے سامنے آتے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔
تو پھر مجھ سے شادی کر لیں،،، مجھے بنائیں اپنی کوئین،،، مجھے اپنی"
بیوی بنانے میں کیا رکاوٹ مانع ہے،،،؟؟؟ للت پھنکار کر بولی اور
کاسپر کا گریبان دبوچا۔۔ کاسپر کے ماتھے پر بلوں کا جال بچھا۔۔
تم جانتی ہو جب تک وہ زندہ ہے تب تک کنگ کسی اور سے ناشادی"
کر سکتا ہے نا کسی کو اپنی بیوی بنا سکتا ہے،،، کاسپر کے لہجے میں اب

بھی سرد پن تھا۔۔ جبکہ یہ بات سن کر وہ خباثت سے مسکرائی تھی۔۔
کاسپر کو حیرت ہوئی۔۔ مگر وہ چیختی چنگھاڑتی الٹے قدموں خواب گاہ
سے باہر نکل گئی تو کاسپر کو سمجھ نا آئی وہ کیا چاہتی ہے۔۔ اور ہنسی
کیوں۔۔ مگر پھر کچھ ہی پل گزرے تھے کہ ایک خاص غلام حاضر
ہوا۔۔ وہ دروازے میں ہی کھڑا تھا۔۔ جھک کر اسے خاص پیغام دیا۔
خاص بلاوا ہے آقا،،، یہ بات سنتے ہی کنگ کاسپر نے اپنی آنکھیں"
زور سے بھینچیں تھیں۔ اسے للت کا مقصد صاف پتہ چل گیا تھا۔۔
وہ تیزی سے خواب گاہ سے نکلا اور انھیں اندھیرے رستوں سے چلتا
زمین دوز اس ہولناک ڈراؤنے کمرے میں داخل ہوتے ہی گھٹنوں

کے بل جھکا تھا۔۔ وہاں ایک سائیڈ پر للت اپنی بھیانک بھدی اور خوفناک شکل میں کھڑی کبھی ہنس رہی تھی اور کبھی بلند آواز میں رونے لگتی۔۔ جب ایک پر اسرار، بھدی اور بھیانک غصیلی آواز آگ کے گولے میں سے کمرے میں گونجی۔۔

"کنگ کاسپر آپ وہ بچہ حاصل کرنے میں ناکام رہے،،، اپنے ہر مقصد میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہمیں،،، وہ مر رہی تھی تو اس ناکارہ کو ،،، مرنے دینا تھا،،، اب وہ حقیر آدم زادی ہمارے کسی کام کی نہیں بلکہ میری بچی کے کوئین بننے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے تو اسے آج، ابھی اسی وقت اپنے رستے سے ہٹا دیں،، قتل کر کے بلیک

فوریسٹ پھینک آئیں،،،مار ڈالیں اسے،،اور یہ میرا حکم ہے،،،وہ بھدی آواز چنگھاڑ رہی تھی۔۔

جو حکم میرے آقا،،،کاسپر نے خود کو کہتے سنا۔۔اس کے کہنے کی" دیر تھی وہ آگ کا گولہ کہیں غائب ہو گیا۔اور للت اچھلتی کودتی اپنی گندی آواز میں شور مچانے لگی۔۔کاسپر اب کی بار پلکیں نہیں جھپکا رہا تھا وہ تیزی سے اپنی شاہی تلوار لیے اپنی خواب گاہ کی جانب روانہ ہوا۔۔

عرازہ شاہی حوض سے غسل کر کے لباس تبدیل کر کے اب ڈری سہمی خوب گاہ میں آئی تو باہر سے شور شرابے کی آواز سنائی دے

رہی تھی۔۔ محل میں عجیب افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔۔ تبھی اس نے دروازہ کھول کر ایک کنیز کو اندر بلایا تھا جو ڈری سہمی سی بے تحاشا رو رہی تھی۔۔

یہ محل میں ہو کیا رہا ہے،،، یہ چیخ و پکار کیسی،،، عرازہ نے حیران ہو کر پوچھا۔۔

ملکہ ڈریگن لینڈ کے لوگوں کی اس شیطان کے کالے جادو سے" چھٹکارے کی آخری امید کی ڈور بھی ٹوٹنے والی ہے،،، کنگ کاسپر ڈریگن بنے آگ اگل کر لوگوں پر قہر ڈھا رہے ہیں،، وہ اپنے آقا ،،، کے حکم پر آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے ادھر آ رہے ہیں

آپ بھاگ جائیں یہاں سے،،، کنیز نے بے تحاشا روتے ہوئے کہا جبکہ عرازہ خالی خالی نگاہوں سے بے یقینی سے اسے دیکھے گئی۔۔ پھر لبوں پر ایک کربناک درد بھری تلخ مسکراہٹ مچلی۔۔

"بہت اچھی بات ہے،،، میں خود بھی اس غلیظ کنگ کی قید سے نجات چاہتی ہوں تو آسان حل موت ہی سہی،،،

"ملکہ خدارا بھاگ جائیں یہاں سے،،، وہ کنیز اسے بازو سے کھینچنے لگی۔۔

"جاؤ یہاں سے،،، عرازہ نے اپنا ہاتھ چھڑا کر غرا کر کنیز کو کہا تو اسے مجبوراً وہاں سے جانا پڑا۔۔ کچھ ہی لمحوں میں وہ ڈریگن نے انسانی شکل

اختیار کرتا قہر برپا کرتا اس خواب گاہ میں داخل ہوا تھا۔۔ عرازہ نے بے تاثر آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔ اس کے ہاتھ میں شاہی تلوار تھی۔۔ وہ اپنی سیاہ پڑتی ساکت پتلیوں سے اسی کی جانب دیکھے جا رہا تھا۔۔ عرازہ بغیر خوفزدہ ہوئے خاموش رہی۔۔ وہ آگے بڑھا اور جھپٹ کر اس کا بازو پکڑا۔۔ وہ اسے لئے محل سے باہر آیا۔۔ حد نگاہ ڈریگن لینڈ کے مظلوم لوگ اپنی کوئین کے لیے پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے اس ظالم سے اس کے لیے رحم کی بھیک مانگ رہے تھے مگر وہ عرازہ کو گھسیٹتا محل سے باہر لایا تھا۔۔ عرازہ بھی بغیر کوئی احتجاج یا شور مچائے اس کے ساتھ کھنچی چلی آ رہی تھی۔۔ کاسپر

عرازہ سمیت ہوا میں معلق ہوا تھا۔۔ اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں بلیک فوریسٹ میں تھے۔۔ کاسپر نے اسے زمین پر پٹخا تھا عرازہ اپنی آس ناقدری اور بے بسی پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ کاسپر نے اس بالوں سے گھسیٹ کر اپنے روبرو کیا اور اس کی گردن پر اپنی شاہی تلوار سے وار کرنا چاہا۔۔

Episode 18.... 3rd last

جیک اور رنجنا گھر سے باہر نکلے تو سامنے ہی سے انھیں ابیل آتا دکھائی دیا۔۔ موسم آج کافی ابر آلود تھا۔۔ برف باری ہو رہی تھی

اور آسمان گہرے کالے سیاہ بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔۔ تیز ہوائیں آب وہوا میں ایک سرسراہٹ سی پیدا کر رہی تھیں۔۔

تم آخر کرنے کیا والے ہو ابیل،،، جیک نے متفکر لہجے میں پوچھا تھا۔۔ قابیل بھی سرد و سپاٹ چہرہ لیے ان کے سامنے آیا تھا۔۔

ڈیڈ،،، آج تمام کنگز سے وہ کالا سایہ اترنے والا ہے،، مجھے بھی آج اسی دن ہی کوشش کرنی ہے،،، نہیں تو ان کی کوششیں بھی بیکار چلی جائیں گی،،، اگر میں نے اس کے ہوتے ہوئے ایلن سے اپنا رشتہ مضبوط کر لیا تو وہ ہمیشہ کے لیے میرے ساتھ جڑا رہ جائے گا،،، لیکن اگر اس کی موت میری کوئین کے ہاتھوں ہو گئی تو وہ کالا سایہ ہمیشہ

ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا،،، اسی لئے آج میں کوئین کو اس قدر ،،، مجبور کروں گا کہ وہ اس شیطان کے سینے میں وہ خنجر گھونپ دے

ابیل کا چہرہ بے تاثر تھا مگر لہجے میں ایک ان دیکھی آگ تھی۔۔

"،،، ابیل،،، وہ بچی ڈر جائے گی،، جانے کیسا رد عمل ہو اس کا

ڈیڈ آپ بے فکر رہیں،،، وہ میری کوئین ہیں اور مجھے ان کی زیادہ" فکر ہے،،، مگر یہ ہمارے لئے،، ہمارے آنے والے کل اور خوشیوں کے لیے بے حد ضروری بھی تو ہے،، آپ لوگ جائیں،،، اور چاہے کچھ بھی ہو طے کئے وقت سے پہلے مت آیئے گا،، ابیل نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔ تو جیک نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔۔ اور رنجنا کا ہاتھ

تھامے اسے باہر لے گیا۔۔ ابیل نے ایک گہری سانس بھری۔۔۔
اور چپکے سے گھر کے پچھلی جانب چلا گیا۔۔

ایلن بلیک فراک اور ٹراؤزر میں انہماک سے کچن میں ابیل کے لیے
اس کی فرمائش پر پاستا بنا رہی تھی کہ آہٹ پر چونکی۔۔ پیچھے مڑ کر
دیکھا تو وہ ہاتھ باندھے سامنے کچن کے دروازے سے ٹیک لگائے
کھڑا تھا۔۔ وہ ایلن کو دیکھ کر مسکرایا تو ایلن نے بھی سمائل پاس
کی۔۔ اور چولہے پر رکھے پاستے کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔

ایلن،، میں چاہتا ہوں کہ ہمارے بیچ جو یہ رشتہ ہے وہ ابھی اسی
وقت مکمل ہو جائے،،، میں اب اور صبر نہیں کرنا چاہتا،، تمھیں پانا
چاہتا ہوں،،، ہمارا تعلق مضبوط ترین کرنا چاہتا ہوں،،، تمھارے اس
خوبصورت بدن سے کھیلنا چاہتا ہوں،، اس دن اس آدھے
ادھورے بوسے سے کام نہیں بنا،، تشنگی ایسی بڑھی جو جان کا آزار
بنی ہوئی ہے،،، اسی لئے اس رات کی ادھوری محبت کی تکمیل چاہتا
،،، ہوں،،، مثآہ کے بے حد قریب آنا چاہتا ہوں
ایلن کے لبوں سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔ اسے یاد آیا۔۔
جیک انکل بول کر گئے تھے کہ گھر اندر سے بلکل لاک کر لو۔۔ جب

تک ابیل نہیں آجاتا۔۔اور اس نے تمام کھڑکیاں دروازے بند کیے تھے۔۔تو یہ کہاں سے آیا تھا۔۔ایلن نے ایک جھٹکے سے مڑ کر اس کی جانب دیکھا جس کا اطمینان قابل دید تھا۔

اس کے ٹھیک سامنے ابیل خود کھڑا تھا۔۔مگر وہ اپنی پاورز سے اسے کوئی اور ہی تاثر دے رہا تھا۔۔ابیل نے بغور اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ ملاحظہ کیے۔۔جو بہت تیزی سے غصے اور طیش سے سرخ پڑ گیا تھا۔۔ہاں اسے ایلن کی آنکھوں میں خوف کے سائے بھی ہلکورے لیتا دکھائی دے رہے تھے۔۔

کک،،، کون ہو تم،،، وہ ڈرنا نہیں چاہتی تھی۔۔ مگر سامنے والا اسے
جس درندگی سے سر تا پیر گھور رہا تھا ایلن کا حلق خشک ہو چکا تھا۔۔
ابیل تمھارا ہز بینڈ،،، اس میں پوچھنے والی کونسی بات ہے
ڈارلنگ،،، اج تو گھر میں بھی کوئی نہیں ہے،،، موقع کا فایدہ اٹھالینا
چاہیے، اب جلدی سے میرے پاس آؤ،،، ٹائم ویسٹ مت کرو،،، وہ
کہتے ہوئے ایک قدم آگے بڑھا۔۔
ڈونٹ یو ڈئیر،،، آگے نے بڑھنا،،، ہاتھ مت لگانا مجھے،،، تم میرے
ابیل نہیں ہو،،، سمجھے،،، کون ہو تم،،، چلے جاؤ یہاں سے،،، نہیں تو
اچھا نہیں ہو گا،،، ایلن آہستگی سے پیچھے کھسک رہی تھی اور وہ

مسلسل آگے بڑھ رہا تھا۔۔ ایلن نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ پچھلے لان کا دروازا کھلا تھا مگر اسی لمحے اس نے سامنے دیکھا تو ایلن کے منہ سے ایک زور دار چیخ بر آمد ہوئی کہ وہ ایک لمحہ میں اس کے روبرو آن کھڑا ہوا تھا۔۔ اس کے لبوں پر ایک استہزایہ سی مسکراہٹ تھی۔۔ جیسے کہنا چاہتا ہو کہ جمجھ سے مقابلہ کر سکو گی،،؟؟ میری بات کی نفی کر سکو گی،،،؟؟؟ آج مجھے میرے غلیظ مقصد میں کامیاب ہونے سے روک پاؤ گی،،؟؟؟

ایلن پیچھے کی جانب کھسکنے لگی۔۔ مگر اسی لمحے اس نے ایلن کی کلائی دبوچی تھی۔۔

اے چھوڑو مجھے،،، ہاتھ مت لگانا،،، ابیل،،، کوئی ہے،،،؟؟؟ وہ" جھٹپٹا کر چلائی تھی۔۔ مگر وہ اسے کچن سے باہر گھسیٹنے لگا۔۔ ایلن نے بھرپور مزاحمت کی تو اس کے ایک سفاکی بھرے جھٹکے سے وہ فرش پر جا گری۔۔ وہ اس کے گرنے کے باجود اسے بازو سے گھسیٹ کر کچن سے باہر لے جانے لگا۔۔ ایلن نے ڈریسنگ ٹیبل کو پکڑنا چاہا۔۔ مگر اس کے ہاتھ مٹاس کا کور آیا جس سے اس پر پڑے برتن اور دیگر چیزیں ایک دھماکے سے فرش بوس ہوئے۔۔ ایلن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔۔

چھوڑو مجھے،،، جانور،،، میں تمھیں جان سے مار دوں گی،،، چھوڑو مجھے،،، وہ چلاتی رہی مگر ابیل اسے گھسیٹ کر بیڈ روم میں لے آیا۔۔ اس نے ایک جھٹکے سے ایلن کو بیڈ پر پھینکا۔۔ ایلن بری طرح چلائی۔۔ اور اس سے پہلے وہ وہاں سے اٹھ کر بھاگتی۔۔ ابیل نے اس کی ٹانگیں دبوچ کر اسے اپنی جانب کھینچا۔۔ وہ بری طرح مزاحمت کرنے لگی اور ابیل کے ہاتھ اور منہ نوچنے کی کوشش کرنے لگی۔۔ لیکن ابیل نے ایک ہی جھٹکے سے اس کے بازو سے اس کی آستین پھاڑ ڈالی تھی۔۔ ایلن کی آنکھیں صدمے سے پھٹ گئیں۔۔ تب اس نے اپنے پاؤں کی ایک جاندار ضرب اس کے سینے پر رسید کی۔۔

وہ لڑکھڑایا۔۔ ایلن بجلی کی سی رفتار سے کمرے کے باہر بھاگی۔۔

ایلن اسی رفتار سے بھاگ کر لاونج کے داخلہ دروازے تک پہنچی تھی۔۔ اس نے دروازہ کھولا۔۔ تو سامنے ہی وہ کھڑا تھا۔۔

"ہیلو ڈارلنگ،،، کیسی ہو،،، اس نے اس کے حلیے کو معنی خیزی سے دیکھا۔۔ جبکہ ایلن اسے خوف سے پھٹی آنکھوں سے دیکھتی پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی کہ آیا یہ اس کا ابیل تھا بھی کہ نہیں۔۔ جب کے مقابل کے ہونٹ واؤ شکل میں کھلے تھے۔۔

"اوہو،،، تو مطلب پارٹنر نے مجھے اپنا پارٹنر تاحیات کے لیے قبول کر لیا ہے اسی لئے تمھارے ساتھ،،، میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا،، مل کر

مزے کرتے ہیں،،،، مگر وہی نہیں مان رہا تھا،،، کہتا تھا میرے ہوتے ہوئے تمھارے قریب نہیں جائے گا،،،، چلو اس نے میرا کہا مان لیا اور ہمارا کام آسان کر دیا،،،،، وہ اندر داخل ہوتے خباثت سے مسکرایا۔۔۔ اور اپنے پیچھے دروازا لاک کر لیا۔۔۔ ایلن کا مزید خوفزدہ ہوئی اور گھر کے پچھلے دروازے کی جانب بھاگی۔۔ اس نے پیچھے سے مکروہ قہقہہ لگاتے ایلن کی کمر سے شرٹ پکڑی اور ایک جھٹکے میں کھینچ کر پھاڑ ڈالی۔۔ ایلن کو جھٹکا لگا تو وہ لاونج کے فرش پر اوندھے منہ گری اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ اتنے میں وہ اطمینان سے چلتا کمرے سے باہر آیا۔۔

ہائے پارٹنر،،، دعوت اڑانے جا رہے تھے،،، مجھے بتایا ہی نہیں، لہجہ"
کافی حقیر اور معنی خیز تھا۔۔ ابیل جان بوجھ کر مسکرایا۔۔ تبھی جیک
اور رنجنا کے کمرے سے نکل کر ایک اور سایہ مسکراتا ایلن کی جانب
بڑھنے لگا۔۔

واؤ،،، جتنے ابیل،، اتنے مزے،،، بیرونی دراز سے اندر آنے"
والے کالے سائے نے ایک آنکھ ونک کی۔۔ اور نیچے جھک کر ایلن
کی ٹانگوں کو دبوچنا چاہا جب وہ بے تحاشا روتی مچھلی کی طرح تڑپتی اس
سے دور ہٹی۔۔ تبھی بیڈ روم سے نکل کر ایک اور سایہ ایلن کی جانب
بڑھنے لگا۔۔ ایلن کا رو رو کر اب تو گلا بھی بیٹھ چکا تھا۔۔ وہ کب سے

چیخ رہی تھی چلا رہی تھی تو روکر اس بے مہر کو پکار رہی تھی۔۔ مگر وہ بے مہر ستمگر اسے ان درندوں کے حوالے کیے جانے کہاں جا چھپا تھا۔۔۔ (یہ ابیل کا ایک ٹریپ تھا وہ سارے سائے اس کے پیدا کردا تھے وہ ایلن کو مجبور کر دینا چاہتا تھا پلٹ وار کرنے پر۔۔

،،، تم لوگ انجوائے کرو،،، میرا تو ابھی کچھ پینے پلانے کا موڈ ہے"

ابیل جان بوجھ کر وہاں سے پیچھے ہٹا۔۔ اب وہ دو تین سائے ایلن کے اوپر جھکے اسے مختلف جگہ سے چھو کر خوفزدہ کر رہے تھے۔۔

یلن جھٹپٹا کر اٹھی اور لاونج کے پچھلے خارجی دروازے کی جانب بھاگی۔۔ مگر ان میں سے ایک نے اس کا پاؤں دبوچا تو وہ اوندھے منہ

زمین پر گری۔۔ سر ٹیبل کے کنارے پر لگا اور اس ماتھے سے خون کی لکیر چہرے پر بہہ نکلی۔۔

"،،،،افففففففففف،،،اس خون کی لذیذ خوشبو

جس شیطان نے ایلن کا پاؤں دبوچ رکھا تھا اس نے ایک گہری سانس بھری اور آنکھوں میں ایک شیطانی سی چمک لیے ایلن کی ٹانگوں کو اپنی جانب کھینچنے لگا۔۔ زمین پر گھسیٹتے ہوئے ایلن کی نگاہ ٹیبل کی نچلی سطح پر پڑی۔۔ تب اسے ٹیبل کے نیچے ٹیپ سے لگا ایک خنجر دکھائی دیا۔۔ جو جانے یہاں کس نے رکھا تھا۔۔ ایلن نے ہاتھ بڑھا کر وہ خنجر پوری طاقت سے ٹیبل کے نیچے سے کھینچ لیا۔۔ اور پھر

اسی بجلی کی سی رفتار سے پوری طاقت سے وہ خنجر اسے اپنی جانب کھینچنے والے اس حیوان کے سینے میں گھونپ دیا۔۔ وہ سایہ وہیں ساکت ہوا تھا۔۔ ایلن آنکھیں پھاڑے اسے دیکھے گئی۔۔ باقی کے سائے وہاں سے غائب ہوئے۔۔ سامنے کھڑے سائے کے منہ سے دردناک چیخیں نکلنے لگیں۔۔ اور وہ سینے پکڑے چنگھاڑتا ہوا کٹے ہوئے جانور کی طرح ادھر ادھر سر پٹخنے لگا۔۔ اس کے سینے سے سیاہ دھواں سا نکل رہا تھا۔۔ جو لمحہ بہ لمحہ اسے ختم کرنے لگا۔۔

ایلن،،، کہاں ہو تم،،،، ایلن کو ابیل کی آواز سنائی دی تو وہ چونکی۔۔"

یہ وہی لمحہ تھا جب جیک رنجنا اور ابیل لانوج کے دروازے کو توڑ کر

اندر داخل ہوئے تھے۔۔ابیل جیک اور رنجنا کے ساتھ اس وجہ سے اندر آیا تھا تاکہ ایلن جو بے تحاشا خوفزدہ تھی وہ مزید اسے دیکھ کر خوفزدہ نا ہو اور ان کے ساتھ اسے پہچان لے۔۔ایلن کی دگرگوں حالت دیکھ کر ابیل کا دل بیٹھ گیا۔۔۔رو رو کر اسے کی آنکھیں سوج چکیں تھیں۔۔۔اس نے بانہیں وا کیں تو ایلن پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی اسے نظر انداز کرتی جیک کی بانہوں میں آن سمائی۔۔

پاپا،،،،وہ کہتی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔"

ابیل نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔ آج وہ اس کالے سائے سے نجات پا چکا تھا۔۔ لیکن ابیل کا دل اچھل کر حلق میں آیا کیونکہ اسے ایلن کا وجود ڈھیلا پڑتا صاف محسوس ہوا تھا۔۔

ایلن،،، پلیز ویک اپ،،، ایلن،،، اس نے دیوانہ وار اسے پکارا۔۔"

مگر وہ اب اتنا کچھ سہنے کے بعد اپنے حواس پوری طرح کھو بیٹھی تھی۔۔ ابیل نے اسے جیکسے لے کر اپنی بانہوں میں بھرا۔۔ ابیل کے برسوں کی ریاضت کامیاب ہوئی جب اس سیاہ دھوئیں کو راکھ بن کر ہوا میں تحلیل ہوتے دیکھا۔۔ مگر وہ اس طرف سے بے تحاشا فکر مند تھا۔۔ وہ ٹھیک نہیں تھی۔۔ پتہ نہیں دماغ پر کیا اثر پڑا

ہو گا۔۔اور پھر اس کے تمام خدشے سچ ثابت ہوئے کہ اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا تھا۔۔

وشما کی آنکھ کھلی تھی۔۔پورا جسم ٹوٹ رہا تھا جیسے جانے کتنی مسافت کی ہو اور تھکاوٹ سے برا حال ہو جائے۔۔وشما آنکھیں کھولے یونہی کافی دیر بنکر کی چھت کو گھورتی رہی۔۔پھر رات کا ایک ایک منظر آنکھوں کے سامنے لہرانے لگا۔۔وشما نے گھبرا کر تکیے میں منہ دیا۔۔کچھ غیر معمولی محسوس ہونے پر وہ چونک کر اٹھی۔۔اپنا پہلو دیکھا تو وہ خالی تھا۔۔وشما کو حیرت کا ایک جھٹکا سا لگا۔۔اس طوفانی رات کا

اختتام جن شدتوں سے ہوا تھا اس کا آغاز اتنا ہی پر اسرار تھا۔۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔ پھر گال دہک اٹھے اور کانوں تک دھوئیں نکلنے لگے۔۔ وہ رات والی اسی چادر میں لپٹی ہوئی تھی۔۔ وشما جلدی سے اٹھی اور اسی چادر میں اچھے سے لپٹی بنکر کے اوپر آئی۔۔ سب سے پہلے وہ اپنے کمرے میں آکر بند ہوئی تھی۔۔ جلدی سے فریش ہو کر لباس تبدیل کر کے فیروزی شرٹ اور سکرٹ پہنے باہر نکلی۔ بھیگے بال کمر پر بکھرے تھے۔۔ مگر وہ کمرے سے باہر آئی۔ اور اسے ادھر ادھر ڈھونڈا۔۔

سائرس،،، کہاں ہیں آپ،،، وہ کہیں نہیں تھا تو وشما پریشان ہونے لگی تھی۔۔ مگر پھر وشما کا دل اچھل کر حلق میں آیا۔۔ سامنے ہی وہ لاونج کے باہر سٹرابیری کے کھیت میں آسمان کی جانب منہ کیے کھڑا تھا۔۔ اور اس کے منہ سے ایک کالا دھواں نکل کر ہوا میں تحلیل ہوتا راکھ ہو رہا تھا۔۔ وشما کو حیرت ہوئی وہ اس دھوئیں کے نکلتے ساتھ ہی عام انسانی شکل میں واپس آ رہا تھا۔۔ لیکن پھر اس سے بھی زیادہ دھچکے کی بات تھی جب سائرس کے ایک جانب ایک بلیک ہول نمودار ہوا۔۔ اس میں سے وہ دونوں نکل کر سامنے آئے اور سائرس اس کے آگے گھٹنوں کے بل جھکا۔۔

"،،،،دھوکہ"

کاسپر کے چہرے سے درندگی ٹپک رہی تھی۔۔ بلیک فوریسٹ میں اس وقت سیاہی سی پھیلی ہوئی تھی۔۔ وہ دونوں اس آسمان کو چھوتے سیاہ درخت کے سائے تلے تنے کے پاس کھڑے تھے۔۔ اس کی آنکھیں سیاہ پڑ چکیں تھیں۔۔ اس نے طیش و اشتعال سے اپنی تلوار کا وار عرازہ کی گردن پر کرنا چاہا۔۔ عرازہ کا پورا جسم لرز رہا تھا۔۔ آنکھوں میں بے بسی، اپنی کم مائیگی اور ناقدری کے آنسو جھلملا رہے

تھے۔۔ کاسپر اسے مار ڈالنا چاہتا تھا۔۔ مگر جیسے ہی تلوار اس کی گردن پر رکھی۔۔ دل نے پسلیوں سے سر پٹخا۔۔ دونوں کی انگوٹھیوں اور ٹیٹو سے نکلنے والا ایک بجلی کا زور دار جھٹکا کاسپر کو عرازہ سے دور پٹخ گیا تھا۔۔ کاسپر چیخا تھا۔۔ تبھی بڑی مشکل سے اٹھا کر کھڑا ہوا اور ایک مرتبہ پھر حملہ کرنے کو تیار کوا۔۔ اب کی بار اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں آئی۔۔ اس نے پھر سے عرازہ کی گردن پر وار کرنا چاہا۔۔ مگر پھر جب اس کی آنسوؤں میں بھیگی ان غزالی بڑی بڑی آنکھوں میں جھانکا تو کئی لمحوں تک وہ خود کو کوئی حرکت نہیں دے پایا۔۔ کاسپر کی سیاہ پڑتی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔۔ اور دل

بری طرح دھڑکنے لگا۔۔۔۔وہ حکم کے باجود اسے مار نہیں پا رہا تھا تو کاسپر کو اپنے جسم میں شعلے سے بھڑکا کر تکلیف دیتے محسوس ہوئے تھے۔۔کاسپر نے تلوار پھینک کر اسے بازوؤں سے دبوچا۔۔عرازہ اپنے بازوؤں پر اس کے اتنے شدت بھرے لمس پر سسک پڑی۔۔ مگر کاسپر نے اسے چھوڑا نہیں۔۔وہ ہنوز اس کی آنکھوں میں دیکھے گیا۔۔کاسپر کی آنکھوں میں جو سیاہی تھی وہ عرازہ کی آنکھوں میں دیکھنے کے سبب اس میں سے ایک سفید روشنی کا نقطۂ ظاہر ہونے لگا۔۔اچانک کاسپر کے دل میں اتنا درد اٹھا کہ وہ تڑپ اٹھا۔۔۔۔پھر ایک دم کاسپر نے آسمان کی طرف منہ کیا۔اور حلق کے بل

چنگھاڑا۔۔ عرازہ نے بلک بلک کر روتے اپنے لبوں پر دونوں ہاتھ جمائے۔۔ کاسپر کا پورا بدن بری طرح جھٹکے کھا رہا تھا۔۔ یوں لگتا تھا اس کے جسم کے ایک ایک حصہ کوئی توڑ مروڑ رہا ہے۔۔۔ اور عرازہ بھی تڑپنے لگی کہ اسے پھر سے بے تحاشا تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔ پھر کاسپر کے منہ سے اتنا سیاہ دھواں نکلا کہ وہ حد نگاہ آسمان تک پھیل گیا۔۔ اور ہوا میں راکھ بن کر تحلیل ہونے لگا۔۔ عرازہ ایک جھٹکے سے تنے سے لگی اور بلیک فوریسٹ کے سیاہ گھاس پر بیٹھتی چلی گئی۔۔ کاسپر کافی دیر تک تڑپتا رہا اور اس کے منہ سے وہ دھواں مسلسل نکلتا رہا آخر میں وہ ایک جھٹکے سے زمین پر گرا اور

گہرے گہرے سانس بھرنے لگا۔۔ عرازہ نے خوفزدہ ہو کر اسے دیکھا۔۔ کہ اب اس نے زمین پر ایک خون کی الٹی کی تھی۔۔ کاسپر نڈھال سا اسی گھاس پر گر گیا اور پھر سے گہرے گہرے سانس بھرنے لگا۔۔ وہ کافی دیر زمین پر پڑا اوندھا سیدھا ہوتا رہا جیسے جانے کتنی تکلیف میں تھا۔۔ عرازہ فرش پر تنے سے ٹیک لگائے بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔۔ کئی لمحے یونہی بیت گئے۔۔ پھر عرازہ خوف سے سفید پڑ گئی کہ وہ لڑکھڑا کر زمین سے اٹھا تھا۔۔ عرازہ نے حیرت سے اس کی نیلی آنکھیں دیکھیں۔۔ اس کی آنکھیں تو سیاہ تھیں۔۔ تو یہ رنگ کیسے بدلا تھا۔۔ ابھی وہ کچھ اور سوچ پاتی کہ کاسپر نے فضا میں ہاتھ

لہرایا تب اس کے ہاتھ میں اس کی میجک سٹک آئی۔۔ جس سے اس نے ایک جانب اشارہ کیا۔۔ عرازہ کا وہاں ایک بلیک ہول سا نظر آیا۔۔ کاسپر وہ بلیک ہول بنا کر اب عرازہ کے قریب آیا تھا۔۔

عرازہ پیچھے کھسکنے لگی۔۔ مگر کاسپر نے نرمی سے اس کی کلائی تھامی۔۔

عرازہ اٹھیں،،، جائیں اپنے گھر جائیں،،، اپنے انسانی والدین کے پاس،،، کاسپر کے منہ سے نکلنے والے الفاظ سن کر عرازہ اپنی جگہ پر پتھر کی ہوئی تھی۔۔ وہ اس کے مقابل کھڑی ہوتی اب اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔۔

،،،، آپ کو سنائی نہیں دیا،،، میں نے کیا کہا،،، جایئے یہاں سے "
کاسپر دھاڑا تھا۔۔۔ لیکن عرازہ کو وہیں جامد و ساکت ہوتے دیکھ وہ
جبڑے بھینچ کر آگے بڑھا۔۔ اور عرازہ کو بازو سے تھام کر اس بلیک
ہول میں داخل ہو گیا۔۔

وہ عرازہ کا بازو تھامے بلیک ہول سے سیدھا ان کے گھر کے لان کے
کھیت میں سائرس کے ایک طرف سے سامنے آئے تھے۔۔ عرازہ
بس روئے جا رہی تھی۔۔ اور وہ اسے بازو سے تھام کر آگے بڑھا
تھا۔۔ سائرس نے کنگ کاسپر کو دیکھا جس کی آنکھیں اپنی اصلی

حالت میں واپس آچکیں تھیں مطلب وہ تینوں کامیاب ہوئے تھے۔۔ سائرس اس کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکا۔۔ پیچھے سے وشما عرازہ کی جانب لپکی۔۔

"بھائی،،، سائرس نے پکارا تو کاسپر نے عرازہ کا ہاتھ نرمی سے چھوڑ کر سائرس کو اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔

"دھوکہ،،، وشما کے لب کپکپائے تو سائرس اس کی سرگوشی پر چونکا۔۔ یہ لفظ کاسپر نے بھی بغور سنا تھا تبھی سائرس کو جلدی سے پیچھے ہٹایا۔۔ وشما نے لپک کر عرازہ کو سینے سے لگایا اور اتنی ہی تیزی

سے اس کا بازو پکڑ کر ان دونوں سے دور ہونے لگی۔۔ سائرس پریشانی سے وشما کی جانب متوجہ ہوا۔۔

"،،، وشما میری بات سنئیے"

"بلکل نہیں،،، وشما چلائی۔۔ جبکہ عرازہ تو بلک بلک کر روتی بس اپنی بربادی پر آنسو بہائے جا رہی تھی۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہی ہیں،،، سائرس نے اس سمجھانا چاہا مگر وہ ان کے دشمن کے سامنے جھک رہا تھا اس کے گلے لگ رہا تھا اس کا کیا مطلب ہو سکتا تھا کیا ابھی بھی وہ غلط سوچ رہی تھی۔۔ وشما نے عرازہ کا بازو پکڑ کر وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی۔۔ مگر پھر

اگلے ہی لمحے وہ دونوں ان کے سامنے آئے تھے۔۔کاسپر نے سائرس کی جانب دیکھ کر اسے کچھ کہا۔۔سائرس نے وشما کا بازو پکڑا۔۔اور اسے اپنے پاس روک لیا۔۔جبکہ کاسپر عرازہ کا بازو پکڑ کر اندر کی جانب بڑھا۔۔۔عرازہ بغیر احتجاج کیے اس کے ساتھ کھنچی چلی گئی۔۔وہ اسے لئے گھر کے اندر آیا تھا۔۔اور پھر آنکھیں بند کیں۔۔شاید دیکھنا چاہتا تھا کہ عرازہ کا کمرا کون سا ہے۔۔اور پھر اسے ایک جانب اشارہ ہوا تو وہ عرازہ کو لیے اسی کمرے میں داخل ہوا۔۔اسے اندر کھینچ کر کاسپر نے دروازا لاک کیا اور اسے ایک جھٹکے سے دیوار سے لگا کر اس کے بے تحاشا قریب ہوا تھا۔۔عرازہ

بھیگی پلکوں سے اس کی لہو چھلکاتی وحشت بھری نگاہوں میں دیکھے گئی۔۔اس کی آنکھوں میں ایسا کرب تھا جو کسی بہت اپنے کے دور جانے کا سوچ کر ہی آنکھوں میں در آتا ہے۔۔ عرازہ اس کے سامنے اب بھی سرخ لباس میں تھی۔۔جو اس کی کمزوری تھی۔۔

"اب اگر آزاد کر ہی رہے ہیں تو جاتے کیوں نہیں،،، اگر مارنا چاہتے تھے تو مارا کیوں نہیں،،، جایئے یہاں سے،،، کہ جان چھوٹ جائے،،، میری آپ سے اور آپ کی مجھ سے،،، یا تو مار ڈالیں مجھے ،،،، تاکہ اس چڑیل کو اپنی کوئین

ابھی وہ کچھ اور بھی کہتی جب کاسپر نے اس کے لبوں پر اپنے لب جما کر اس کی بولتی بند کی تھی۔۔ کاسپر نے اس کے سرخ بال اپنی مٹھی میں جکڑے تھے۔۔ اور کمر کے گرد بازو لپیٹ کر اسے اپنے سینے میں بھینچا۔۔ اپنے کرب اپنی تمام اذیت کو بے قرار سی جنبش میں ڈھالے وہ آج اس کی جان نکالنے کے درپہ ہو گیا تھا۔۔ عرازہ نے مزاحمت کرتے اس کے سینے پر مکے برسائے۔۔ مگر پہلے اس ظالم کنگ طاقتور کنگ کے سامنے کہاں اس غریب نازک جان کی سنوائی ہوتی تھی جواب ہوتی۔۔۔ عرازہ کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا۔۔ اور لبوں پر جلن کے احساس نے اس نیم جاں سا کر دیا۔۔ وہ

پل بھر کو پیچھے ہٹا۔۔ مگر دیوانہ وار اپنے لبوں سے اس کے چہرے کا ایک نقش چومے گیا۔۔ عرازہ کا سانس پھولنے لگا۔۔ جان تو تب نکلی جب کاسپر نے اسے بانہوں میں بھر لیا۔۔

"چھوڑیں مجھے،،، آخر آپ کو تکلیف کیا ہے،،، کبھی تلوار سے جان لینا چاہتے ہیں کبھی اپنی درندگی سے،،، ایک ہی مرتبہ کیوں نہیں مار ڈالتے مجھے،،،، وہ حلق کے بل چیخی تھی اور رات کی طرح اپنے ناخنوں سے اس کا سینا نوچ ڈالا۔۔ مگر وہ اسے بیڈ پر لٹا کر اس کے اوپر آچکا تھا۔۔ کاسپر نے پچھلی گردن سے اس کے بال ایک مرتبہ

پھر مٹھی میں جکڑے۔۔۔۔اس کا سر اوپر کر کے اس کی گردن پر اپنے لب رکھے۔۔

"یہ جان میری امانت ہے،،، میں اسے کیسے لے سکتا ہوں،،، آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے کہ نفرت نفرت کا پرچار کرتے اس کنگ کو آپ سے کس قدر محبت ہو گئی ہے،،، آپ سے ایک پل کے لیے بھی دور ہونا سوہان روح ہے،،،، یہاں میری آنکھوں میں دیکھیں،،، کیا لگتا ہے کہ مجھے کتنی محبت ہو گئی آپ سے،،، کاسپر نے بھاری گھمبیر لہجے میں کہتے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔ عرازہ بری طرح مچلتی ایک دم ساکت پڑ گئی تھی۔۔اور حیرت سے اسے دیکھا

جو شاید اس کے الفاظ پر غور کر رہی تھی۔۔اس کی آنکھوں میں دیکھا جن میں اب عرازہ کو اپنے لیے ان لمحات میں ایک عجیب سی لپک، جنون، دیوانگی اور محبت نظر آئی۔۔

"جھوٹ،،، پھر کوئی نیا فریب،،، پھر کوئی نیا دھوکہ،،، دور ہٹیں مجھ سے،،،

"آپ کی یہی خواہش پوری کرنے جا رہا ہوں کوئین،،، آپ کی خوشی کی خاطر،،، جا رہا ہوں آپ سے دور،، اپنی دنیا میں،،، آپ اپنی دنیا میں خوش رہیے،،، آپ کی اور ہمارے پرنس کی بھلائی اور جان کی سلامتی اسی میں ہی ہے کہ آپ مجھ سے دور یہاں اپنی دنیا میں

رہیں،،،،، یہ الفاظ کاسپر نے بہت مشکل سے ادا کیے تھے۔۔ کہ اس کی لہو چھلکاتی آنکھوں کی نمی میں عجیب جنونیت تھی۔۔ عرازہ کی سانس جیسے تھم سی گئی تھی۔ حیرت سے پھیلی آنکھوں سے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔ جواب ایک مرتبہ پھر دیوانہ وار اس کے ٹیٹو پر جھکا اسے بے تحاشا چوم رہا تھا۔۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے عرازہ پر سے اٹھا اور بہت تیزی سے اس کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔ عرازہ بس پھٹی پھٹی آنکھوں سے کمرے کا خالی ہلتا دروازہ دیکھے گئی۔۔

،،،وشما میری بات سنیں

مجھے کچھ نہیں سننا ہے،،، جائیں یہاں سے،،، وہ بے تحاشا روتی ہوئی حلق کے بل چلائی تھی۔ تب سائرس نے لپک کر اس کے دونوں بازو دبوچے مگر وشما پر اس کے غصے کا خاطر خواہ اثر نا ہوا کہ۔۔ وہ انسانی شکل میں تھا اب وشما کو اس سے خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت پیش نہیں آئی۔۔

"،،، آپ خواہ مخواہ بات کو کہاں سے کہاں لے جا رہی ہیں کوئین" سائرس نے غصے میں غرا کر کہا۔۔

مجھے آپ جیسے دھوکے باز سے بات ہی نہیں کرنی،،، نا کوئی" وضاحت چاہیے،،، اسی لئے چھوڑ دیں مجھے،،، وشما پھر سے چلائی تھی۔۔۔

کاسپر کمرے سے باہر نکلا تو اب چہرے کے تاثرات انتہائی سرد اور بے تاثر تھے۔۔

سائرس،،، چھوڑیں انھیں،،، میرے ساتھ آئیں،،، کنگ ابیل کو بلائیں،،، کاسپر نے بے تاثر سرد سے لہجے میں کہا اور باہر نکلتا چلا گیا۔۔ تب وشما نے بے یقینی سے سائرس کو ایک سنجیدہ گہری نگاہ خود پر ڈال کر کاسپر کے پیچھے جاتے دیکھا۔۔ وشما کو یوں لگا اس کا دل بند

ہو جائے گا۔۔وہ کتنی آسانی سے اسے چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔وشما بے یقینی سے باہر بھاگی۔۔تب تک وہ دونوں باہر سے پانی کے بلبلے کی طرح غائب تھے۔۔یہ کس مقام پر لا کر وہ ظالم اسے چھوڑ کر گیا تھا۔۔جب وہ اس پر اعتبار کرتے اس پر اپنا سب کچھ لٹا چکی تھی۔۔ وشما زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتی بلک بلک کر رونے لگی تھی۔۔

ماضی۔۔۔

Wahiba Fatima.info

ڈریگن لینڈ کے تخت پر مایاوش اور آب اپنے پرنس کاسپر کے ساتھ براجمان تھے۔ اوشیانہ کی باگ دوڑ کازمہ آبدار نے عائش اور روز کو سونپ دیا تھا۔ جبکہ راج نے ڈریگن لینڈ کے تخت کا جان نشین مایا وش اور آبدار کو بنایا تھا۔

آج پرنس کی پہلی سالگرہ تھی۔ وہ تخت پر بیٹھے تھے۔

تخت کے دائیں طرف عائش اور روز اور بائیں طرف ماہاویرا اور ویام اپنی اپنی پرنسز کو گود میں لیے بیٹھے تھے۔

سامنے ہی لوگوں کے بیچ راج وشہ ایلا ازلان، جیک اور رنجنا شاداں و فرحاں خوشی سے تمتماتے چہرے لیے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

جیک اور رنجو کو حقیقت بتا کر آج یہاں سالگرہ میں مدعو کیا گیا تھا۔ ہر طرف خوشی اور شادمانی تھی۔ مایاوش اور آبدار اپنے پرنس کاسپر کو دیکھ کر مسکرائے جو جانے کیا دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔ کاسپر کی نظر اس سیاہ کھولے کی جانب تھی جو بھیڑ میں کبھی کے پیچھے چھپ رہا تھا کبھی کسی کے۔۔ سب جشن میں مگن تھے۔۔ جب کاسپر مایاوش کی وفد سے اتر کر اس ہیولے کے پیچھے بھاگا تھا۔۔

ازل سے ابد تک یہ سلسلہ جاری رہے گا کہ شیطان انسان یا کسی دوسری مخلوق کو سکون سے نہیں رہنے دے سکتا۔۔ اپنے تمام چیلوں کی موت کے بعد شیطان نے اپنے بیٹے داسم کو اس پورے

خاندان کو تباہی برباد کرنے کی زمہ داری سونپی تھی۔۔ مسئلہ یہ تھا کہ ان خاندانوں کو صرف انھیں کا کوئی جاں نشین موت کی نیند سلا سکتا تھا۔۔ کاسپر اس ہیولے کے پیچھے چلتا رہا اور ایک سیاہ تاریک کمرے میں چلا آیا۔۔ وہاں پر بہت مکاری سے شیطان نے کاسپر کے وجود کو اپنے جال میں پھانسا تھا۔۔ اس نے کاسپر کی روح کو اپنی قید میں لیا اور کاسپر کے وجود میں دائم جیسے کی کالے، طاقتور اور ہولناک سائے کی روح ڈال دی۔۔ کاسپر جب محل واپس لوٹا تو وہ کاسپر نہیں کوئی اور ہی تھا۔۔

اس رات محل میں آئے مہمانوں میں سے کنگ ویام اور کنگ عائش کی شہزادیوں کا پراسرار طور پر قتل ہوا تھا۔۔ محل میں جشن کا ماحول میں ماتم میں بدل گیا تھا۔۔ ویرا اور روزیلہ کی چیخیں پورے محل میں گونجتی رہیں۔۔ آبدار کے لاکھ کوشش کرنے کے بعد بھی معلوم نا ہو سکا کہ دونوں شہزادیوں کی موت کیسے ہوئی۔۔

وقت گزرتا رہا۔۔ سب کے دلوں میں یہ غم تازہ رہا۔۔ کاسپر سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔۔ پھر وقت نے پلٹا کھایا اور عائش کے ہاں دو پرنس اور ویام کے ہاں تین شہزادیوں کی پیدائش پر تینوں سلطنت میں خوشیوں کی بہاروں چھا گئیں۔۔۔ اس پیدائش پر بہت بڑے

جشن کا اہتمام کیا گیا تھا۔۔ ادھر آبدار کو معلوم تھا اس کی طاقت کمزور پڑ رہی ہیں۔۔ مگر اینچینٹرس سے مشاورت کے باجود دوسری لاکھ کوششوں کے باجود اسے علم نا ہو سکا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔۔ وقت پر لگا کر اڑ گیا۔۔ بچے بڑے ہو گئے۔۔ ڈریگن لینڈ کے محل میں آج بڑے پیمانے پر جشن۔ کا سماں تھا کہ آج تینوں پرنس نے اپنی اپنی کوئین کو چننا تھا۔۔

Episode 19 second last

Wahiba Fatima.info

جشن اپنے پورے عروج پر تھا۔۔ فیری ٹوپیا سے اینچینٹرس سمیت تمام فیری گارڈین بھی جشن میں موجود تھیں۔۔ تخت پر آبدار اور مایاوش براجمان تھے۔۔ جبکہ ان کے دائیں بائیں چھوٹے چھوٹے تخت تھے جن میں سے ایک پر عائش اور دوسرے پر قیام کا خاندان بیٹھا تھا۔۔ عائش کے ہمراہ ان کے دونوں شہزادے ابیل اور سائرس براجمان تھے اور دلچسپی سے سامنے بیٹھی ان دو چھوٹی شہزادیوں کو دیکھ رہے تھے۔ جو بے حد حسین تھی۔۔۔

آبدار کی بغل میں ان کے ساتھ ہی کاسپر بیٹھا۔۔ جو اپنی ماسی کے تین بیٹیوں میں سے ایک سرخ فراک والی چھ سالہ شہزادی کو

خونخوار نگاہوں سے گھور رہی تھی۔۔وہ نازک سی شہزادی پہلے تو اسے نظر انداز کرتی رہی مگر پھر اس کی شعلے اگلتی نگاہوں سے خوفزدہ ہو کر اپنی ماں کے پیچھے چھپ گئی۔۔

ڈریگن لینڈ کی تمام رعایہ محل میں موجود تھی۔۔

رسم شروع کی جائے،،، آبدار کے حکم پر تینوں شہزادوں کو ہاتھ" سے تھام کر تخت کے سامنے کھڑا کیا۔۔اور تینوں شہزادیوں کو ان سے دس فٹ کے فاصلے پر مختلف سمتوں پر کھڑا کر دیا گیا۔۔ آج ان شہزادوں نے اپنی ہمسفر اپنا جیون ساتھی چننا تھی تو ڈریگن لینڈ کی رسموں کے مطابق ان کی شادی ابھی ہو جانی تھی۔۔اب بس یہ طے

پانا تھا کہ کونسی پرنسز کس کے لیے بنی ہے۔۔ تینوں شہزادوں کو ان کے ہاتھ میں شاہی لاکٹ تھما کر انھیں آنکھیں بند کر کے لاکٹ ہوا میں اچھالنے کے لیے کہا گیا۔۔ (مگر ان میں سے ایک کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کی کوئین کون ہے اسی لئے اسے اس چھوٹی سی جان کو چیونٹی کی طرح مسل دینے کا دل کر رہا تھا مگر افسوس ابھی وہ ایسا کر نہیں سکتا کہ اسے کہا گیا تھا کہ مستقبل میں اسے اس کی ضرورت پڑے گی اور کوئین کو اسی کا غلام بن کر رہنا پڑے گا)

تینوں شہزادوں نے آنکھیں بند کر کے لاکٹ ہوا میں اچھالے۔۔

ان کی روحوں کی آپس میں جڑے ہونے کی کشش تھی۔۔ جس نے

لاکٹ کو اس کے جوڑی دار کی جانب کھینچا۔۔ ابیل کا لاکٹ پرنسز ایلن کے گلے میں گرا تھا۔۔ تو ان دونوں کے سینوں پر پری زاد کے ٹیٹو بن گئے۔۔ مطلب وہ فیری ٹوپیا کے تخت کے جانشین تھے۔۔ سائرس کا لاکٹ پرنسز وشما کے گلے میں گرا تھا تو ان کے سینوں پر جل پری زاد کے ٹیٹو بن گئے۔۔ جس کا مطلب تھا انھیں اوشیانہ کی گدی سنبھالنی تھی۔۔ کاسپر نے آنکھیں کھول کر دیکھا اس کا لاکٹ اس ڈری سہمی چھوٹی سی جان کے گلے میں تھا۔۔ پورا محل تالیوں کی پرجوش آوازوں سے گونج اٹھا۔۔ تینوں جوڑوں کو اب آمنے سامنے لایا گیا تھا۔۔ سب سے پہلے کاسپر کے ہاتھ میں ایک طلسمی رنگ

پکڑائی گئی جو اس نے سامنے سرخ لباس میں کھڑی اس روند و شکل کی پرسنز کے ہاتھ میں پہنادی۔۔ پھر ابیل نے اپنی رنگ ایلن کے ہاتھ میں پہنائی اور پھر سائرس نے اپنی رنگ وشما کے ہاتھ میں پہنائی۔ شادی کی رسم وقوع پزیر ہو چکی تھی۔۔ ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔۔ ڈریگن لینڈ میں خوشیوں کی بہاریں اتر آئیں تھیں۔۔ مگر جشن میں موجود لوگ نہیں جانتے تھے ان کی خوشیوں کو جلد ایک کالی نظر لگنے والی ہے۔۔ اب عام دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔۔ اور جشن میں موجود تمام لوگ لذیذ کھانوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور وہاں کاسپر کے جسم میں موجود اس کالے سائے کے لبوں پر

ایک پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔۔ کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے اس نے شاہی محل کے تمام کھانے میں ایک بے تحاشا زہریلی بوندیں ملادیں تھیں۔۔

جشن اپنے اختتام کو پہنچا۔۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔۔ محل میں سب لوگ موجود تھے۔۔ وہ سب شاہی مہمان خانے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔ عرازہ کی طبیعت خراب ہوئی تو وہ اپنی خواب گاہ میں آرام کرتی سو گئی تھی۔۔

وہ سب وہاں موجود تھے مگر آبدار کو بہت دیر سے کچھ غیر معمولی محسوس ہو رہا تھا۔۔ پھر اسے جلد اندازہ ہوا کہ اس کی کوئی طاقت کام

نہیں کر رہی۔۔ آبدار نے پریشان ہو کر اینچینٹرس سے بات کرنے کی کوشش کی تو کسی فیری گارڈین سے بات نا ہو سکی۔۔ کیونکہ آبدار نہیں جانتا تھا انھیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پتھر کا بنا دیا گیا ہے۔۔

ڈریگن لینڈ میں ہر سمت ہو کا عالم تھا اور آبدار پریشان کے جانتا تھا کہ ضرور کچھ برا ہونے والا ہے۔۔ تبھی ماہاویرا اور روزیلہ کی ایک مرتبہ پھر چیخ و پکار شروع ہوئی جب انھیں پتہ چلا کے ان کے بچے بیہوش ہیں اور ہوش میں نہیں آ رہے۔۔ تب اینچینٹرس پریشان محل میں چلی آئی۔۔ انھیں پتہ چلا ان پر کالے جادو کا حملہ ہوا ہے۔۔

اینچینٹرس نے بچوں کا معائنہ کیا۔۔

کنگ آبدار بچوں کو زہر دیا گیا ہے،،،، اور یہ زہر کوئی معمولی زہر"
،،،، نہیں،،، یہ اس زہر سے جلد تڑپ تڑپ کر مرنے والے ہیں
اینچینٹرس نے انھیں بہت بری خبر سنائی۔۔ عائش، ویام، روزیلہ اور
ویرا رونے لگے۔۔ مگر اینچینٹرس نے انھیں تسلی دی۔۔
ایک حل ہے بچوں کو بچانے کا،،، اگر اب ان بچوں کی روحوں کو"
زمین پر انسانی بچوں میں چھپا دیا جائے،،، انسانی جسموں میں منتقل کر
دیا جائے،،، لیکن ایک پریشانی رہے گی،،، ابیل اور سائرس کو اس
قدر زہریلا اور کالی طاقتوں سے بھرپور زہر دیا گیا ہے کہ زمین پر بھی
ان پر یہ جادو قائم رہے گا،،، ابیل کا اندر ایک کالا سایہ ہو گا جس

سے کنگ ابیل کا پیچھا چھڑانا تقریبا ناممکن ہو گا،،، جوان ہونے پر ان کی کوئین ہی ان کو اس کالے سائے سے بچا پائے گی،،، کنگ ،،، سائرس کو کوئی بے جان چیز بن کر زمین میں دفن ہونا پڑے گا جب تک کہ ان کی کوئین انھیں زمین سے باہر نا نکالے،،، ڈریگن لینڈ،،، فیری ٹوپیا اور اوشیانہ برس ہا برس اس عزمذاب میں پھنسے رہیں گے،،، تب تک جب تک ان کے جانشین زمین سے سرخ رو ہو کر واپس یہاں نالوٹیں،،، ہم بہت بڑی مشکل میں پھنس گئے ہیں کنگ آبدار،،، اینچینٹرس آج پہلی مرتبہ آبدیدہ ہو گئیں تھیں۔۔

چاروں بچوں کو ایک شاہی پوشاک میں الگ الگ لپیٹا گیا۔۔

انھیں الگ الگ ہونا ہو گا،،، زمین پر بھی الگ الگ رہنا ہو گا،،، اگر ابھی ہم نے انھیں ایک ساتھ رکھا تو ان کی طاقتیں ظاہر ہو جائیں گی،،، انھیں الگ الگ رہنا پڑے گا جب تک جوان ہونے پر انھیں ایک دوسرے سے محبت نا ہو جائے،،، اینچینٹرس ساتھ ساتھ بتائے جا رہی تھیں۔۔۔

"اینچینٹرس،، عرازہ،،، میری بچی عرازہ،،،، وہ بھی مصیبت میں ہے،،، اسے بھی بچانا ہو گا،، ماہاویرا تڑپ اٹھی۔

"ابھی نہیں ملکہ،،، عرازہ پر اس کالی طاقت کی نظر ٹکی ہے،،،، اپنے ،،، غلیظ مقاصد کے حصول کے لیے انھیں عرازہ ہر قیمت پر چاہیے

اسی لئے اس کی نگرانی کی جارہی ہے،،،،،اس شیطان کی کالی طاقتیں ہر سمت پھیلا چکی ہیں،،،پوراڈریگن لینڈ جل رہا ہے،،اگر عرازہ کو ابھی یہاں سے نکالنے کی کوشش کی تو آپ لوگ باقی بچوں کو بھی کھو دیں گے،،،انھیں نہیں بچاپائیں گے تو طے کرلیں،،،ایک اکیلی عرازہ یا یہ چاروں،،،،؟؟ویسے بھی اس شیطان اور چڑیل کو اعرزاہ زندہ چاہیے تو وہ تو بچ ہی جائیں گی،،،مگر ان بچوں کا کیا،،؟؟؟ ،،،فیصلہ آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے،،،جلدی فیصلہ کریں اینچینٹرس نے نم آنکھس سے کہا تھا۔۔عائش نے روزیلہ اور ویام نے ویرا کو تھام لیا۔۔جیسے اجازت دی ہے کہ اینچینٹرس بچوں کو

لے جائیں۔۔ اینچینٹرس نے بچوں سمیت وہاں سے غائب ہو گئیں تھیں۔۔ اینچینٹرس نے ابیل کو رنجو کی کوکھ میں پہنچایا۔۔۔ کیونکہ ان کی پہلی شہزادی پر اسرار موت مر چکی تھی۔۔ اور جیک کے زریعے ایلن کو ادیہ کی گود میں دے دیا۔ وہ ایک طوفانی رات تھی جب ادیہ نے کوئین ایلن کو جنم دیا تھا۔ اس زہر کی وجہ سے ایلن کی وشما اور عرازہ اپنی تمام طاقتیں کھو چکیں تھیں۔۔۔۔ ابیل اور ایلن ایک دوسرے کے قریب نا رہیں تا کہ ان کی طاقتیں ظاہر نا ہوں جیک نے ابیل کو سات سمندر پار بھیج دیا۔۔ اس سائے کے ساتھ اپنی زندگی گزارنا ابیل کے لیے بہت دردناک تھا۔۔۔

اینچینٹرس نے سائرس کو وشما کے آس پاس انھیں کے گھر کے صحن میں دفنا دیا۔۔ اور وشما کو میرین کی کوکھ میں منتقل کر دیا۔۔

پھر وہ وقت بھی آیا جب محل میں ہر طرف چیخ و پکار گونج رہی تھی۔۔ اس شیطان اور چڑیل نے مل کر محل پر حملہ کیا۔۔ اس کے ساتھ شیطان کی چیلوں کی ایک پوری فوج تھی۔۔ ان سب کو پاتال میں ایسی جگہ قید کیا جہاں سے وہ کبھی باہر نہیں نکل سکتے تھے۔۔

عرازہ جب محل میں اپنے ماں باپ اپنے بڑے مما پاپا اور سب کو ڈھونڈ رہی تھی تو اسے یہ تاثر دیا گیا کہ کاسپر نے سارے خاندان کی گردنیں کاٹ کاٹ کر انھیں موت کے گھاٹ اتار دیا۔۔ کیونکہ اس

کے خاندان کی جگہ انھیں کے روپ میں شیطان کے چیلے تھے جو اعرازہ کو یہ تاثر دے چکے تھے۔۔ تاکہ وہ بعد میں ان کی مکروہ چال کا ایک مہرہ تو بن جائے مگر زندگی بھر اپنے کنگ کو قبول نا کرتے اس سے صرف اور صرف نفرت کرے۔ ہوا بھی یہی اس نے پوری زندگی بس اس شخص سے نفرت کے سوا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔ کاسپر کے وجود میں چھپا وہ کالا سایہ اس سے وہی کروا رہا تھا جسے کرنے کا اسے حکم دیا جا رہا تھا۔۔

ادھر زمین پر جیک اور رنجنا کے بیٹے کا بھی پراسرار طور پر قتل کر دیا گیا تھا۔۔ رنجنا صدمے سے مر ہی جاتی تب کنگ ابیل کی روح کو رنجنا

کے بیٹے کے وجود میں چھپا دیا گیا تھا۔۔ ایلن کو بھی اینجینٹرس نے جیک کے حوالے کیا اور یہ حکم دیا کہ اسے ابیل سے دور رکھا جائے۔۔ اسی لئے جیک نے ایلن کو سب سے چھپا کر اپنی اس بہن کی گود میں دے دیا جس نے ہاسپٹل میں ایک مردہ بچی کو جنم دیا تھا۔۔ جیک کی فیملی کی پراسراریت کی وجہ سے ایڈم جیک کی فیملی سے ملنا پسند نہیں کرتا تھا۔۔ اسی لئے جیک کو پوری امید تھی کہ وہ لوگ ایلن سے نہیں مل پایا کریں گے۔۔ مگر جب ابیل اور ایلن کو ایک دوسرے کی کھینچ پڑتی۔ اور ابیل کے اندر موجود اس کالے سائے نے قتل وغارتگری شروع کر دی تو جیک کو اسے خود سے دور وہاں

بھیجنا پڑا جہاں ناسور ج ہوتا تھا وہ کالا سایہ اس سے الگ ہو سکتا تھا۔۔ اسی لئے وہاں سکون رہا۔۔

پھر جب اینچینٹرس بچوں کو محفوظ مقام پر پہنچا آئی تو پیچھے کچھ بھی باقی نہیں بچا تھا۔۔ ڈریگن لینڈ جل کر آگ کا ڈھیر بن چکا تھا۔۔ اب اینچینٹرس کو آخری کا کرنا باقی تھا۔۔ وہ جلدی سے کسی بھی طرح عرازہ تک پہنچی تھی۔۔ اینچینٹرس نے اپنی آواز کو ایک لاکٹ میں قید کر کے اسے عرازہ کے گلے میں پہنا دیا۔۔ عرازہ کو اپنی ایک بہت خاص طاقت رکھنے والی دوست کے حوالے کر کے میرین کی گود تک پہنچا دیا اور خود کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پتھر کا کر دیا۔۔

اس دن سے اب تک ڈریگن لینڈ پر مظالم۔کے پہاڑ گرائے جارہے تھے۔۔

ابیل ایلن کو ہاسپٹل لے کر گیا تھا۔۔۔۔اس کا نروس سسٹم اس حادثے میں بری طرح متاثر ہوا تھا۔۔اسے نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا۔۔ تین گھنٹے گزر گئے تھے لیکن ایلن کو ابھی تک ہوش نہی آیا تھا۔۔۔تب اسے اپنے اندر سے آواز سنائی دی تھی کہ اس کی کوئین کا علاج ہاسپٹل میں نہیں ہو سکتا تو وہ اسے واپس گھر لے آیا۔۔ابیل

کی تڑپ اور بے قراری دیکھنے لائق تھی وہ مسلسل تین گھنٹوں سے کھڑا ایلن کو ہی تکے جا رہا تھا۔۔۔

رنجنا نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور پکارا ابیل جس کی انکھوں میں پتلیاں ایسے سلگ رہی تھی جسے ان سے خون جاری ہو جائے گا، رگوں میں فشار خون بلند ہو رہا تھا۔ بھینچے ہوئے دانت، ہاتھوں کو اتنی زور سے بھینچ رکھا تھا کہ مضبوط بازوؤں کی رگیں تک واضح تھی۔۔

میرے بیٹے کب تک خود کو اذیت دو گے،،، ایلن کو ہوش آجائے"
گ،،، وہ ایک عام انسان ہے اسلئے زیادہ پینک ہو گئی اور ایک لڑکی
کے لئے ایسے لمحات بہت دردناک ہوتے ہیں
لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ اس نے کتنی بہادری سے مقابلہ کیا اب وہ
منہوس بدبخت سایہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو گیا ہے اب تم دونوں ایک
،،،، بھرپور خوشگوار زندگی گزارو گے
،،، آؤ یہاں بیٹھو ایلن کے پاس تب تک میں ڈنر کی تیاری کرتی ہوں
جب اسے ہوش آئے گا تو تمھارا سہارا ہی سب سے مضبوط چھاؤں
،،،، دے گا

ابیل کی مسلسل خاموشی سے جیک اور رنجنا نے ایک دوسرے کو دیکھا

کچھ تو بولو ابیل،،، جیک نے کہا۔۔۔"

ہمیں کچھ دیر کے لئے اکیلا چھوڑ دیں ڈیڈ،،، ابیل نے ایلن سے" نظریں ہٹائے بنا انھیں کہا تو جیک اور رنجنا خاموشی سے باہر چلے گئے۔۔

،،، پلیز کوئین ہوش میں آئیں،،، ورنہ میں سب کچھ تباہ کر دونگا میں" بہت پیار کرتا ہوں میں آپ سے کوئین،،، پلیز ایک بار ہوش میں آجائیں،،، کبھی اکیلا نہی چھوڑوں گا،،، آپ کو،،،، آپ کی وجہ سے

ہی تو مجھے یہ نئی زندگی ملی ہے اسلئے آج آپ کا یہ کنگ اپنی زندگی آپ کے نام لکھتا ہے،،، آپ نے ہمیں اپنا ہمیشہ کے لئے مقروض بنا لیا ہے،،، بس ایک بار ہوش میں آجایئے پھر میں آپ کو اپنی دنیا میں لے جاؤنگا جو آپ کی اصل جگہ ہے،، ابیل نے ایلن کا ماتھا چومتے ہوئے سرگوشی کی۔۔ اس پہ جھکے ہونے کے باعث دونوں کے سینوں پہ موجود ٹیٹو لمحہ بھر کو جیسے ہی چمکے کہ اسی وقت ایلن کی پلکوں پہ جنبش ہوئی

جسے دیکھ کے ابیل کی آنکھیں مسکرائیں۔ جس سے اس کی آنکھوں کا رنگ تبدیل ہونا شروع ہو گیا۔۔ تبھی اس نے تھوڑا مزید جھکتے

ہوئے ایلن کے ٹیٹو پہ اپنے لب رکھے۔۔۔ تیز روشنی کا جیسے دھماکہ ہوا جس سے پورا کمرہ روشن ہو گیا۔۔ ایلن نے آنکھیں جھٹکے سے کھلی اور سیدھا ابیل کے نظروں سے ٹکرائیں۔۔۔ ایک کی آنکھوں میں اجنبیت، خوف اور نجانے کیا کچھ تھا جب کہ دوسرے کی آنکھوں میں خمار کے لالی۔ گزشتہ سارا ہولناک منظر ایلن کے ذہن میں ریوائنڈ ہوا تو اس کی آنکھوں غیض و غضب سے بھر گئیں۔۔۔ مائی کوئین،،، ابیل نے کہتے ساتھ ہی دوبارہ جھک کر اسکا ماتھا چومنا چاہا۔۔۔ کہ ایک دم ایلن نے اسکے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھے۔۔

چانک سے اسکے ہاتھوں سے نکلنے والی روشنی سے ابیل جھٹکے سے

تھوڑا دور ہوا۔۔

کونسی کوئین،،، ایلن پھنکاری اور بیڈ سے نیچے اتری۔ ابیل حیرت زدہ

سا اسکا یہ آتش فشاں روپ دیکھ رہا تھا

ایلن،،، جیسے ہی ابیل نے اسکے قریب آنا چاہا۔۔ ایلن نے ہاتھ اٹھا

کے اسے روکا۔۔۔

خبر دار جو میرے قریب آئے آپ،،، جانتے ہیں کیا کیا ہے آپ نے

،،،، میرے ساتھ

کوئین ایک بار بات تو سنیں میری،،، ابیل گڑگڑایا۔۔

بات تو اب آپ کو میری ماننی پڑے گی،،، میں آپ کے ساتھ اب ایک پل نہی رہنا چاہتی،، سنا آپ نے،، نفرت ہو رہی ہے مجھے خود سے کہ میں نے آپ جیسے دھوکے سے پیار کیا،،، جو آپ نے میرے ساتھ کیا میں وہ کبھی نہیں بھول پاؤں گی،،، آپ نے وہ سب جان بوجھ کر کیا میرے ساتھ،،، میں نے پہچان لیا تھا،،، اسی لئے مجھے

،،،، نہیں رہنا آپ کے ساتھ

،،،، آزادی چاہیے مجھے ابھی اور اسی وقت

کوئین،، ابیل کی دھاڑ سے گھر کے در و دیوار گونج اٹھے کہ ایلن بھی اپنی جگہ سے دو فٹ اچھلی۔۔۔

کیا کہا آپ نے ابھی،،،، ابیل نے لپکتے ہوئے اسے دونوں بازوؤں سے جنھجھوڑا

آپکی آزادی کی قیمت صرف میری موت سے مشروط ہے،،،، اوشیانہ ،،، کی کوئین ہیں آپ،،، جہاں نا کوئی طلاق ہے نا آزادی کا پروانہ سوائے موت کے،،، ایلن اسکی باتیں سن کر جیسے فریز ہو گئی تھی۔۔۔

کونسا اوشیانہ ؟؟؟ یہ باتیں اسکے ننھے دماغ سے کوسوں دور تھی۔۔۔ جن کہانیوں کو وہ پڑھ کر بڑی ہوئی تھی۔۔ آج اسے کہا جا رہا تھا کہ وہ اسی کہانی کا ایک کردار ہے۔۔۔

جھوٹ، پھر ایک نیا جھوٹ،،،، ایک نیا دھوکہ،،، نیا فریب،،،، ایلن نے چلاتے ہوئے ابیل سے خود کو چھڑوایا اور روتے ہوئے دروازے کی اور لپکی۔۔۔ لیکن یہ کیا پوری زور آزمائی کے بعد بھی دروازہ ٹس سے مس نا ہوا۔۔۔

کھولیں اسے،،، ایلن پلٹتے ہوئے چیخی۔۔

،،، یہ دروازہ نہیں کھلے گا جب تک آپ میری بات نہیں سن لیتی کیا سنو! ہاں،،، اب کونسی نئی کہانی سنانا چاہتے ہیں،، آپ کی کس پرچھائی پہ یقین کروں،،، جانتے ہو کتنا ڈر گئی تھی میں،، وہ درندے ،، میری عزت خراب کرنا چاہتے تھے،،، اس نے میری شرٹ پھاڑی

میرا جسم جل رہا ہے جہاں جہاں اس مردود نے مجھے چھوا،،، ایلن نے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہتے شدت سے خود کو نوچنا چاہا۔۔

بس کوئین خاموش ہو جائیں،،،، ابیل دھاڑا اور اسکے قریب جاتے ایلن کو بانہوں میں بھینچ لیا۔۔۔ اششششش،،،، کوئین،، اب مزید آنسو نہیں،،، آپ تو میری بہادر کوئین ہیں،، آپ کیا سمجھتی ہیں کہ ،،، میں نے آپکو اکیلا چھوڑ دیا تھا،،، نہیں میں تو آپکے ساتھ پل پل تھا یہ کڑا امتحان جتنا آپ پہ مشکل تھا اس سے کہیں زیادہ میری جان موت کے دہانے پہ تھی،،،، اس بدبخت پر چھائیں کو صرف آپ ہی

ختم کر سکتی تھیں،،، کیونکہ پوری دنیا میں یہ طاقت اس کنگ کی ،،،، کوئین کو ہی حاصل تھی

بس کریں اور کتنا جھوٹ بولیں گے آپ،،،، نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ ایک چھت کے نیچے،،، جا رہی ہوں میں یہاں سے،،، اگر مجھے اپنی کوئین مانتے ہیں تو جانے دیں مجھے،،، نہیں قبول کر رہا میرا دماغ آپ کی یہ ساری باتیں،،،، ایلن نے سسکتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

تب ابیل کو اپنے ٹیٹو سے آواز آئی۔۔۔

،،، ابھی جانے دو اسے کنگ ابیل،،، آپ سے ملنے کوئی آ رہا ہے

ابیل نے یہ اشارہ سمجھتے ہی دروازے کو دیکھا تو وہ خود بخود آرام سے کھل گیا۔۔۔

جایئے کوئین،،، میں آپ کو نہیں روکوں گا،، ابیل نے سرد مہری سے کہا۔۔۔ تو ایلن نے رونا بھول کر اس کی جانب دیکھا مگر ابیل کا رخ دوسری طرف تھا۔۔۔ اس سنگ دل کی اس سرد مہری پہ ایلن کا دل کر لایا۔۔۔ تو وہ ہاتھ منہ پہ رکھتی بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔ دروازہ ایک جھٹکے سے بند ہوا اور ابیل شیشے کے سامنے آیا

۔۔۔

کچھ پلوں بعد مرر میں ایک بلیک ہول کا دائرہ بنا اور اس میں سے کاسپر اور سائرس باہر آئے۔۔۔۔

کنگ ابیل،، دونوں ایک ساتھ بولے اور آگے بڑھ کر ابیل کو سینے سے لگایا۔۔۔ ابیل نے بھی دونوں بھائیوں کے گرد مضبوطی سے بازو پھیلائے۔۔۔۔ تینوں کے چہرے پہ الوہی چمک تھی۔۔۔

برسوں کے صبر آزما انتظار کے بعد وہ ایک دوسرے سے ملے تھے تو خود کو بہت مضبوط محسوس کر رہے تھے۔۔ تینوں الگ ہوئے اور ایک دوسرے کو جی بھر کے دیکھنے لگے۔۔۔ ویسے تو تینوں کنگ

ایک سے بڑھ کر ایک تھے لیکن کنگ کاسپر اپنے قد کاٹھ کی وجہ سے ان تینوں میں نمایاں تھا۔۔۔

"بالآخر آج ہمارے اوپر سے وہ منحوس کالے سایے کے اثرات زائل ہو گئے،،،، کاسپر نے فرط جذبات سے مغلوب ہو کر کہا۔۔

"اب بس اس شیطان کو اسی کے جال میں پھنسا کے مارنا ہے،،، اور یہ آزادی ہمیں ہماری بہادر کوئینز کی وجہ سے ملی ہے،،، سائرس نے بھی ابیل کا کندھا تھپتھپایا تو ابیل اداس سا مسکرایا۔۔۔

"لیکن اس کے لئے بہت طویل ہجر ایک دردناک عذاب کاٹا ہے ہم تینوں نے،،، ہمارا بچپن،،، ہمارا خاندان سب اس شیطان کی وجہ سے

چلا گیا،،، اب وقت آ گیا ہے اس شیطانی آقا کے خاتمے کا،،، اور ہماری طاقت تب ہی اکٹھی ہونی تھی جب ہم تینوں کو کوئین مل جاتی اور ہمارا ان سے رشتہ آگے بڑھتا،، کاسپر نے کہا۔۔۔ "ہم تینوں کو جلد از جلد واپس جا کے اپنی فوج اور طاقت اکٹھی کرنی ہے تا کہ اس ،،، شیطان کا سامنا کیا جا سکے

لیکن میں آپ کے ساتھ ابھی نہی جا سکتا کنگ ابھی بھی مجھے اوشیانہ کے تخت کا کراؤن ملنے میں وقت ہے،، ابھی میری کوئین نے مجھے قبول ہی نہیں کیا،، وہ مجھ سے آزادی چاہتیں ہیں،،،، ابیل نے اداسی سے کہا تو سائرس اور کاسپر دونوں نے چونک کر ابیل کا چہرہ

دیکھا۔۔اور اپنی جادوئی طاقت سے اسکے دل کا حال جانا۔۔۔کاسپر اور سائرس نے ایک دوسرے کی جانب معنی خیز نظروں سے دیکھا اور ابیل کی حالت پہ اداسی سے مسکرا اٹھے۔۔

آپ سے یہ امید نا تھی کنگ بھائی،، کہ آپ دونوں اپنی جادوئی طاقت سے میرے دل کی بات جانیں گے،،،، ابیل نے روٹھتے ہوئے کہا۔۔۔"ادھر میری کوئین مجھ سے آزادی کا پروانہ مانگ ،،،رہی ہیں ادھر آپ دونوں میرا مزاق بنا رہے

تم کیا سمجھتے ہو کہ ہماری کوئینز ہم سے بہت خوش ہیں؟؟؟وہ تمھاری ،،کوئین سے بھی زیادہ ظالم ہیں

سائرس نے اداسی سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔کاسپر بھی اس کے قریب آیا۔۔سچ آنکھوں میں ایک الگ سا ہی جنون، اور اس شیطان سے بدلے کی آگ کے بھانبھڑ لپکیں مار رہے تھے۔۔

ہمارے پاس صرف ایک دن ہے کنگ اپنی طاقت کو جمع کرنے میں،،،، لیکن اس سے بھی پہلے یہ ضروری ہے آپ کا اور کوئین کا ،،،رشتہ آگے بڑھے،،، تبھی ہماری جیت ممکن ہے

مگر کنگ کاسپر یہ ہو گا کیسے ؟؟وہ مجھے دیکھے کی روادار بھی نہیں ہے،،، ابیل نے کہتے دیوار سے ٹیک لگائی۔۔

،،ہر مسئلے کا کوئی نا کوئی حل ہوتا ہے کنگ ابیل

کاسپر نے اسے سنجیدہ نگاہوں سے دیکھا۔۔اور ہاتھ پھیلا کر آنکھیں بند کر کے کچھ پڑھا کچھ ہی پلوں میں اسکی ہتھیلی میں ایک چھوٹی سی جادوئی سفوف کی بوتل آگئی۔۔

یہ کیا ہے؟؟؟ ابیل اور سائرس اسے دیکھ کر بیک وقت بولے۔۔۔

اکسیر محبت!!!!کاسپر نے بے تاثر لہجے میں کہتے ہوئے ان دونوں کو دیکھا۔۔۔تو پل بھر میں دونوں کو سمجھ آگیا کہ یہ جادوئی دوا ہے کیا؟؟؟؟

مم، مگر وہ مجھے پھر سے دھوکے باز سمجھیں گی،، پہلے ہی انکا یقین توڑ چکا ہوں میں،،، جانتا ہوں میری غلطی نہی تھی کہ اس سایے کو

کوئین کے ہاتھوں ہی ختم ہونا تھا،،، مگر وہ میری باتوں کا یقین ہی نہیں کر رہی،،، ایسے میں ان سے اس طرح زبردستی اپنا رشتہ آگے بڑھانا؟؟ ابیل نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہمارے لئے سب سے پہلے ڈریگن لینڈ اور فیری لینڈ کی حفاظت کی ذمہ داری ہے،،،، ہم مزید یہاں نہی رہ سکتے، ہماری معصوم رعایا کو ہماری ضرورت ہے،، جس پہ سالوں سے وہ شیطان اپنے کالے جادو کی طاقت سے قبضہ جمائے بیٹھا ہے،،،، کوئینز کو ہم بعد میں منالیں گے،،، فلحال کے لئے ہماری طاقت کا اکٹھا ہونا لازمی ہے سمجھ رہے ہیں نا کنگ ابیل آپ؟؟ اسی لئے میں کنگ کاسپر آپ کو یہ حکم دیتا

ہوں کہ صرف ایک دن ہے ہمارے پاس،، کل آپ کو اسی وقت
فیری لینڈ کے خفیہ باغ میں پہنچنا ہو گا ہم آپ کو وہیں انتظار کریں
گے،،، لیکن اس سے پہلے آپ کو اپنا کراؤن حاصل کرنا ہے،،، اور
یہ تبھی ممکن ہے جب اپ کوئین کو ہمارے جادوئی گھر میں لے
،،، جائیں گے وہیں آپ محفوظ رہ سکتے ہیں چوبیس گھنٹوں کے لئے
،،ورنہ للت کے سیاہ سایے چاروں طرف سے زمین پہ اتر ہوئے ہیں
میں جانتا ہوں ان کی دانست میں میں نے عرازہ کو،،، یہ کہتے کاسپر
اپنے لب بھینچ گیا۔۔ "اسی لئے وہ دوسری دونوں کوئینز کو بھی
نقصان پہنچانا چاہتی ہے،،، اسی لئے وہ ہر ممکن کوشش کریں گے تم

دونوں پر حملہ کرنے کی،،، لیکن اسے ہم دونوں روکیں گے،،، لہذا تم بے فکر رہنا،،، چلیں کنگ سائرس ہمارے جانے کا وقت آگیا ہے،،،

کاسپر نے سائرس سے کہا تو وہ دونوں واپس اس بلیک ہول میں چلے گئے۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی شیشہ ایسے جڑ گیا جیسے کبھی ٹوٹا ہی نہیں۔۔۔۔ ابیل نے اپنے ہاتھ میں دبی اکسیر محبت کی شیشی کو دیکھا اور پر اسرار مسکرایا۔۔

چلیئے کوئین آپ کے پیار کا ایک اور چھوٹا سا امتحان ہو جائے،،، ابیل یہ سوچتے ہی باہر آیا جہاں ایلن رنجنا کے ساتھ لگی سوں سوں کر رہی

تھی۔۔۔روئے کی وجہ سے آنکھیں اور نوز ریڈ ہو گئے تھے،، رنجنا اور جیک نے اسے ساری سچائی بتادی تھی۔۔۔ابیل کے بچپن سے کر اس کالے سایے کے اثرات تک کی۔۔۔جسے سن کر ایلن کے دل نے بیٹ مس کی کہ وہ کیسے ابیل کی پوری بات سنے بنا اس سے آزادی مانگ رہی تھی۔۔

لیکن ماما انھیں مجھے بتانا تو چاہیے تھا نا پتا میں نے اسے کتنا پکارا،،، اس ،،، کالے سائے کی وجہ سے اگر میری جان چلی جاتی ،،،، کوئین"

ابیل نے اسکی بات سنتے ہی اسے غصے سے پکارا۔۔

دیکھا،، دیکھاماما اندر بھی انہوں نے ایسے ہی ڈانٹا،،، رونے کی وجہ"
سے اسکی دلکشی میں مزید اضافہ ہوا تھا ابیل اس کی حالت دیکھ کر
گہرا سانس بھرا۔۔۔۔
افففففف میری نازک کوئین کا ابھی سے یہ حال ہے،،، کیسے میری
،،،، شدتیں سہے گیں یہ نازک جان
ابیل،،، جیک نے اسے پکارا
ابیل جو اپنے ہی خیالوں میں گم ایلن کو یک ٹک دیکھ رہا تھا۔۔
،،، جی ڈیڈ

یہ میں کیا سن رہا ہوں تم نے ہماری بیٹی کو ڈانٹا،، جیک نے ابیل کو بری طرح گھورا۔۔

"جی ڈیڈ،، یہ خود سے محبت کرنے کی تو اجازت دیتیں نہیں تو میں نے سوچا ڈانٹ سے کام چلا لیا جائے،،، ابیل کے بے حد بے باکی سے کہنے پر ایلن کا دل اچھل کر حلق میں آیا۔۔ گھبرا کر پہلو بدلتے رنجنا کی جانب دیکھا۔۔

"مما،، مجھے بھوک لگی ہے،، پلیز کھانا دے دیں،،، ایلن نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔ مگر ابیل کا کام آسان کر دیا۔۔ ابیل نے ماں کو آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ کہا۔۔ رنجنا نے کھانا لگایا۔۔

جو کہ سب نے بڑی رغبت اور خاموشی سے کھایا۔۔ مگر ابیل کی نگاہیں مسلسل ایلن کے سامنے پڑے جوس کے گلاس کی طرف اٹھ رہیں تھیں۔۔ جو ایلن نے اسے نظر انداز کرتے اٹھایا اور لبوں سے لگا کر پورا گلاس خالی کر دیا۔۔۔ وہ پیٹ بھر کر کھا چکی تو چند لمحوں میں ہی پسینے سے چہرہ بھیگ گیا۔۔ ایلن نے ٹشو سے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا۔۔

"میں نے شاید اوور اٹینگ کر لی ہے،،، ایلن نے شرمندہ ہو کر کہا اور اپنی گردن سہلانے لگی۔۔ جس میں عجیب چبھن سی ہوئی تھی اسے۔۔ ابیل اب فورا اپنی پلیٹ پر جھک گیا تھا مگر لبوں پر ایک

پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔۔ایلن کو لگا اس کا بدن گھٹی کی طرح تپ رہا ہے کیونکہ وہ پوری کی پوری پسینے سے شرابور ہو گئی تھی۔۔

مجھے لگتا ہے،،، میری طبیعت اب بھی ٹھیک نہیں،،، میں اپنے کمرے میں آرام کرنا چاہتی ہوں،،، اپنی عجیب سی صورت حال سے گھبرا کر ایلن نے جلدی سے کہا اور اپنی جگہ سے اٹھی۔۔وہ تیزی سے اپنے کمرے میں جا کر بند ہوئی اور دروازے سے ٹیک لگا لی۔۔

وہ پوری کی پوری کانپ رہی تھی۔۔اور اب کانپتے ہاتھوں سے اپنی گردن بری طرح رب کرنے لگی۔۔ابیل نے اطمینان سے کھانا کھایا تھا۔۔

مما،،، پاپا میں ایلن کو اپنے دوسرے گھر لے جا رہا ہوں،،، آپ بے
،،،، فکر رہیے گا،،، میں اس کا خیال رکھوں گا

جیک اور رنجنا سے نگاہیں چراتے اس نے جلدی سے اپنے کمرے کا رخ کیا۔۔ کیونکہ وہ لوگ معنی خیزی سے مسکراتے چھیڑنے والے انداز میں اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔

ابیل کمرے کے دروازے تک آیا تو عجیب احساس ہوا۔۔ کمرے میں اس کی توقع کے برعکس بلکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ غیر معمولی احساس پر وہ جلدی سے کمرے میں داخل ہوا تو دل دھک

سے رہ گیا۔۔وہ سکیسر اس نازک سی جان کے لیے کافی زور آور تھا شاید۔۔(کہ وہ عرازہ ہی تھی کوڈریگن لینڈ کی طاقتور کوئین ہونے کی وجہ سے اس کا زور دار اثر برداشت کر گئی تھی۔۔)جبکہ سامنے بیڈ کے قریب زمین پر ایلن بیہوش پڑی تھی۔۔بیڈ شیٹ بیڈ سے گھسیٹی ہوئی اس کے ہاتھ کی مٹھیوں میں موجود تھی۔۔وہ تڑپ کر آگے بڑھا۔۔

ایلن،،،کوئین،،،پلیز اٹھیں،،،ابیل تڑپ گیا۔۔اور اسے بانہوں میں بھرا۔۔اس نے پھر سے ڈریسنگ کے آئینے کی جانب دیکھا تو وہاں ایک ہول بن گیا۔۔وہ ایلن کو بازوؤں میں اٹھائے ہول کے

اندر داخل ہوا۔۔ اور اپنے دوسرے گھر کے لاونج میں نکلا۔۔ پیچھے سے وہ ہول پوری طرح غائب ہو گیا تھا۔۔ ابیل اسے سیدھا اپنی خواب گاہ میں لایا تھا۔۔

اس بیڈ کے درمیان لٹا کر وہ اس کے قریب نیم دراز ہوا تھا۔۔

ایلن،،،،،، ایلن،،،، آنکھیں کھولیں،،،،، ابیل نے اس کا چہرہ تھپتھپایا۔۔ تو اس نے مندہ مندی سی آنکھیں کھولیں۔۔

ابیل،،، وہ بغیر آواز کے بڑبڑائی۔۔"

ایلن،،، ابیل ایلن کے قریب ہوا۔۔ تو ایلن نے نیم غنودگی میں" اس کی کمر کے گرد اپنے بازو اس زور سے حمائل کیے کہ ابیل کے

سینے میں جیسے پیوست ہوئی ہو۔۔ ابیل گہرے مسکرایا۔ اور اس کی گردن پر جھکا اسے بے دریغ نرمی سے چومنے لگا۔۔ ایلن نے اس کی گردن کے گرد بازو حمائل کیے اور سرخ خمار آلود نگاہوں سے اس کی نگاہوں میں جھانکا۔۔

وہ دونوں برسوں کے بعد ڈریگن لینڈ واپس لوٹے تھے۔۔ کچھ پرانے حساب کتاب باقی تھے۔۔ جو چکانے تھے۔۔ کاسپر اپنی خواب گاہ میں آیا تھا۔۔ اس نے اپنی پاور سے اپنی آنکھوں کا رنگ پھر سے سیاہ کر لیا تھا۔۔

پہرے داروں،،، للت کو میری خواب گاہ میں بھیجو،،، کاسپر نے"

ایک پہرے دار کو حکم دیا تو وہ فوری وہاں سے روانہ ہوا۔۔ کچھ ہی دیر میں للت اپنا سیاہ لباس، اور مکروہ ڈراؤنا چہرہ لیے مگر مسکراتی ہوئی اس کی گاہ میں داخل ہوئی تھی۔۔

میں نے اس کا کام تمام کر دیا،،، اب میں جلد از جلد تمھیں اپنی"

،،، کوئین بنانا چاہتا ہوں للت

کاسپر نے اس کے قریب آکر کہا تو اس نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا۔۔

مجھے بہت خوشی ہوئی،،، آپ نے اس کا کام تمام کر دیا کنگ،،، میں"

بہت خوش ہوں،،، اس نے کہتے کاسپر کی گردن میں اپنے بازو حمائل

کیے۔۔ کاسپر نے اسے اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا۔۔ تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔ مگر یہ وہی لمحہ تھا جب سائرس نے اپنا طلسمی خنجر اس کے دماغ میں گھونپا تھا۔۔ کاسپر چاہتا تھا وہ چلائے نہیں۔۔ وہ شیطان کی جانب سے غلاظت سے بنائی گئی تھی۔۔ جسے جلا کر راکھ کرنا ضروری تھا۔۔ تبھی کاسپر نے اس کا جو منہ اپنے ہاتھ سے دبوچ کر بند کر رکھا تھا۔۔ اس کے اوپر جبڑے کو پکڑ کر اپنی پوری طاقت سے کھینچ کر گدی تک چیر ڈالا۔۔ پیچھے سے سائرس نے کاسپر کے میجک سٹک سے اس کے گندے دماغ کو آگ دکھا دی۔۔

للت کی چیخیں اس آگ بھڑکتی آگ میں دب کر رہ گئیں اور وہ پل میں جل کر راکھ کا ڈھیر بن گئی تھی۔۔

سائرس نے فاتحانہ مسکراہٹ سے کاسپر کی جانب دیکھا۔۔ جس نے اسے سینے سے لگایا۔۔

"میں ہمارے خاندان کو برباد کرنے والوں کو عبرت کا نشان بنادوں گا سائرس،،،، کاسپر نے بھسم کر دینے والے انداز میں دھاڑ کر کہا۔۔ کاسپر اور سائرس للت کو راکھ کا ڈھیر بنا کر اسی غضب ناک انداز میں محل سے باہر نکلے تھے۔۔ ان کا رخ ایک خاص کمرے کی

جانب تھا۔۔ وہ وہاں پہنچے تو کاسپر کو حیرت کا دھچکا لگا۔۔ کہ وہاں کوئی سیاہ کمرہ سرے سے موجود ہی نہیں تھا۔۔

"،،، بزدل شیطان،،، موت کے خوف سے بھاگ کھڑا ہوا ہے"

مگر اب مسئلہ تو یہ تھا کہ وہ اپنے خاندان کا سراغ کیسے لگائے۔۔

"کنگ کاسپر،،، آپ کو اس وقت کوئین کی ضرورت ہے یہاں،،، وہ یہاں ہوں تو کیا پتہ آپ دونوں کی طاقت مل کر کوئی ایسی راہ نکال پائے کہ ہم اپنے خاندان والوں کو ڈھونڈ پائیں،،، سائرس نے پریشانی کے عالم میں اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔

ایسا نہیں ہو سکتا چھوٹے،،،وہ یہاں نہیں آئیں گی،،،ڈریگن لینڈ کا کنگ اپنی کوئی۔سے دستبرداری اختیار کرتا ہے کہ جتنی تکلیفیں انھیں پہنچائیں ہیں،،،خود کو ان کے قابل نہیں سمجھتا،،،کاسپر نے بے تاثر لہجے میں کہتے سائرس کو بہت بڑے دھچکے سے دوچار کیا تھا۔۔

Episode 20... Last

Wahiba fatima.pdf

میری بچی،،، میری گڑیا،،، تمھیں اندازہ نہیں،، تمھیں پھر سے
اپنے قریب اپنی آنکھوں کے سامنے سہی سلامت پا کر یہ بوڑھے
ماں باپ کس قدر خوش ہیں،،، میرین اور جیٹسن عرازہ کو اپنے
سامنے پا کر بے تحاشا خوش تھے۔۔ وشما عرازہ کا مرجھایا اور اپنے ماں
باپ کا خوشی سے تمتماتا چہرہ دیکھے گئی۔۔ وہ جب سے واپس آئے
تھے عرازہ کی واپسی پر مسلسل خوشی کا اظہار کیے جا رہے تھے۔
وشما،، داماد جی کدھر ہیں،،، جیٹسن نے سائرس کو گھر میں نا پا کر وشما
سے پوچھا تو وشما کا دل دھک سے رہ گیا۔۔

،،،انھیں کوئی ضروری کام تھا مما،،، آجائیں گے دو تین دن تک"

وشما نے اپنے پاس سے بہانا گھڑا تو عرازہ نے خالی خالی نگاہوں سے وشما کو دیکھا۔۔ وشما نے عرازہ کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے کوئی بھی بات بولنے سے منع کیا تو عرازہ خاموش ہی رہی۔۔ میرین اور جیٹسن عرازہ کے پاس بیٹھے رہے پھر وشما نے بڑی مشکل سے انھیں ان کے کمرے بھیجا۔۔

وہ بند آنکھوں پر اپنا بازو رکھے اپنے بیڈ روم میں نیم دراز تھی۔۔ طبیعت کافی بوجھل سی ہو رہی تھی۔۔ تبھی دروازا کھول کر وشما

کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔۔وشما اس کے قریب آکر بیٹھی۔۔مگر اس کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی۔۔ابھی ابھی اس کے کمرے سے میرین اور جیٹسن اپنے کمرے میں گئے تھے۔

عرزاہ،،،وشما نے اسے پکارا۔۔"

تم نے مماباباکو جھوٹ کیوں بولا کہ وہ دھوکے باز دو تین دن میں" لوٹ آئے گا،،،عرازہ نے بازو آنکھوں سے ہٹائے بغیر وشما سے بے تاثر لہجے میں پوچھا۔۔

"تمھارے چلے جانے کے بعد مما بہت بیمار ہو گئیں تھیں عزازہ،،
موت کے منہ سے واپس آئیں تھیں،،،اس وجہ سے تمھارے
جانے کے بعد میرے ساتھ جو جو پر اسرار ہوتا رہا وہ میں مما بابا سے
کامیابی سے چھپاتی رہی،،،ان کی زندگی اور خوشی کی خاطر،،اسی لئے
جھوٹ بولا،،،وشما نے بھی پر سکون انداز میں کہا۔۔
"وشما،ایک سوال پوچھوں،،،؟؟عزازہ کا عجیبی۔سالہجہ وشما چونک
گئی۔۔
پوچھو،،،وشما بغور اسے دیکھے گئی جو کافی عجیب سی ہو رہی تھی۔۔

اس نے تمھارے ساتھ،،، میرا مطلب ہے کہ تم دونوں،،، عرازہ"
کو شاید الفاظ کا چناؤ کرنا نہیں آرہا تھا اسی لئے بات ادھوری چھوڑ
تھی۔۔

وہ مجھے اپنی بیوی بنا کر میرا وجود روند کر مجھے دھوکہ دے چکا ہے"
عرازہ،، کچھ اور سننا چاہتی ہو،،؟؟ اس کے باجود میں نے ممی بابا پر
ظاہر نہیں ہونے دیا ہے،،، اور اب تمھیں بھی یہی کرنا ہے،،، وشما
کے لہجے میں کرب تھا۔۔

عرازہ نے اپنی آنکھوں سے بازو ہٹائے تو وشما کو پتہ چلا وہ بے تحاشا رو
رہی ہے۔۔

"،،، عرازہ،،، ی،، یہ کیا،،، تم رو کیوں رہی ہو"

"،،، اس نے مجھے برباد کر دیا وشما،،، اس نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا مجھ میں تمھارے جتنا حوصلہ نہیں کہ یہ سب چپ چاپ خاموشی سے برداشت کر جاؤں،،، مجھے لگتا ہے یہ بربادی میری جان لے لے گی،،، میں گھٹ گھٹ کر مر جاؤں گی،،، وہ کہتی اس کے سینے سے لگی بے تحاشا رو دی۔۔ مگر پھر عرازہ بری طرح چونکہ تھی۔۔

"کوئین،،، ایک جانی پہچانی آواز اسے اپنے ارد گرد سے آتی سنائی دی۔۔ تو عرازہ ٹھٹھک گئی۔۔

ی،،، ی، یہ تو وہ لاکٹ والی آواز ہے،،، عرازہ بستر سے اتر کر"
کھڑی ہوتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔ پل میں اس کی آنکھیں چندھیا
سی گئیں تھیں۔۔ کہ سامنے آئینے میں سفید سی روشنی کا جھماکا ہوا
اور ایک انتہائی خوبصورت اور نازک عورت روشنی سے نکل کر ان
کے سامنے آئی۔۔ اس میں ایک عجیب بات تھی۔۔ اس کے پیچھے
اس کے تتلی جیسے سنہری پر تھے۔۔ وشما بھی حیرت سے اسے دیکھے
گئی۔۔ اینجینٹرس آسودگی سے مسکراتی آہستگی سے چلتی عرازہ کے
سامنے آئی تھی۔۔

"،،، مجھے خوش آمدید نہیں کہیں گی کوئین"

آپ کک،، کون ہیں،،، آپ کی آواز،،، وہ تو اس لاکٹ سے آتی"
تھی جو کہ مجھ سے کھو گیا تھا،،، وہ آپ تھیں ناں،،،، عرازہ ایک
قدم آگے بڑھ کر اس کے قریب ہوئی تھی تو اینچینٹرس نے اس
کے ہاتھ نرمی سے تھامے۔۔
"جی ہاں،،، وہ میری آواز تھی،، جو آپ کی رہنمائی کرتی تھی،،، میں
اینچینٹرس ہوں،، فیری گارڈینز کی ملکہ،،، اینچینٹرس نے مسکرا کر
کہا اور عرازہ کو اپنے سینے سے لگالیا۔۔ "کوئین وشما،،، وہ کہتی وشما کی
جانب مڑی اور اسے بھی سینے سے لگالیا۔۔

آپ مجھے یہ بتانے آئیں ہیں ناں کہ مجھے اس سے چھٹکارا کیسے مل"
سکتا ہے،،، عرازہ نے اینچینٹرس کی آنکھوں میں جھانک کر کہا تو
اینچینٹرس نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔۔ وہ کافی دیر خاموش
رہیں۔۔ لیکن پھر بولیں بھی تو بس اتنا۔
"،،، آپ کو اپنے کنگ کو اکیلا چھوڑ کر یہاں نہیں آنا چاہیے تھا کوئین"
اینچینٹرس کی بات پر عرازہ کو ایک دھچکا سا لگا تھا۔۔
"یہ الفاظ آپ مجھ سے کہہ رہی ہیں اینچینٹرس،،، عرازہ نے
صدمے سے گنگ ہوتے انھیں کہا تو اینچینٹرس نے عرازہ کو
بازوؤں سے تھام کر بیڈ پر بٹھایا۔۔ خود اس کے سامنے بیٹھی۔۔

سب کچھ بدل چکا ہے کوئین،،، اب سچائی سامنے آچکی ہے،،، ڈریگن لینڈ فیری ٹوپیا کی خوشیاں واپس لوٹ آئیں ہیں،،، وہاں سے کالے جادو کے سائے مکمل طور پر ختم ہو چکے ہیں،،، ساری حقیقت کھل کر سامنے آئی ہے تو پتا چلا کہ آپ کے کنگ کا اس سب میں کوئی قصور نہیں ہے،،، آپ کے ماں باپ،، سارا خاندان بھی زندہ ہے،، اور کنگ کاسپر انھیں ڈھونڈنے نکلے ہیں،، وہ انھیں جلد ڈھونڈ لیں گے،،، یہ دیکھیں ساری حقیقت،،، وہ جو بول رہیں تھیں وشما اور عرازہ سانس تھام کر سنے گئیں۔۔ پھر اینچینٹرس نے ہوا میں اپنے نازک ہاتھ لہرائے تو ان کے سامنے ایک شیشے کا میجک گلوب آیا۔۔۔

اس میں سے ایک سفید روشنی نکلی اور عرازہ اور وشما کو تمام حقیقت کا ادراک کرواتی چلی گئی۔۔

ایلن کی سرخ ڈوروں والی نگاہیں ابیل کو اس بات کا پتہ دے رہی تھی کہ وہ اس وقت اکسیرِ محبت کے زیرِ اثر بلکل مدہوش ہو چکی ہے۔۔۔

ابیل کی تپش بھری نظروں سے خائف ہوتے ایلن نے نظریں چراتے اپنا چہرہ اسکے چوڑے سینے میں چھپالیا، نازک وجود کی نرمیاں

اپنے کسرتی بدن پر محسوس کر ابیل کے عنابی لبوں پر سرشاری بھری مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔

مم،، مجھے،،،،، مم میری طبعیت خراب ہو رہی،،،، وجود میں بڑھتی بے چینیاں، وہ اپنی گردن رب کرتی رندھی آواز میں بولی اسکا نازک مومی وجود اس قدر زور آور اکسیر برداشت کرنے کی ہمت قطعاً نہیں پاتا تھا، ابیل کا دل بوجھل ہوا تھا ایلن کی نم آواز سن وہ اپنا بھاری ہاتھ اسکی گردن میں ڈالے اسکا چہرہ اپنے روبرو کر گیا۔۔ مگر ایلن کی آنسوؤں بھری نظروں نے ابیل کا سکون غارت کیا وہ پل میں اوپر ہوتے اپنے دہکتے لب اسکی پیشانی پر پیوست کرتے ایلن

کے تڑپتے بے چین وجود کو پر سکون کر گیا۔۔۔ پیشانی سے ہوتے لب باری باری ایلن کی بوجھل خمار سمیٹے آنکھوں پر رکھے وہاں اپنا بے تاب لمس چھوڑا، تڑپ کو لطف میسر آتا محسوس کر ایلن اپنے ہاتھوں میں ابیل کا کالر دبوچتے مزید اس میں سمانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

ابیل اسکی عجلتیں دیکھ مسکرایا، کمر میں بازو ڈالے وہ اچانک ہی ایلن کے لبوں پر گرفت لے گیا۔ کچھ لمحے قبل جن مخملی لبوں سے پھوٹتی تپتی بے ہنگم سانسیں ابیل کے چہرے پر پڑتی اسکا ضبط آزما رہی تھی، ابیل ان سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھائے بھاری کر گیا تھا

اسکی شدتوں سے گھبراتے ہوئے ایلن نے اپنے ناخن بری طرح ابیل کی گردن میں گاڑے، مگر مقابل شخص ناخنوں کی چھبن پر مزید رغبت سے اپنی سانسیں اسکی سانسوں میں انڈیلتے بے خود سا ہونے لگا، اپنی سانسیں ٹوٹتی محسوس کر ابیل کے سینے پر مکے برساتے اسے خود سے دور دھکیلا، سانسوں کو آزادی ملتے ہی وہ اسکے سینے سے اٹھتی اسکی طرف پیٹھ کرتے اپنی ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹکائے لمبی لمبی سانسیں بھرتی بری طرح کھانسنے لگی۔۔۔۔

ابیل کی پیشانی پر بل پڑے گویہ اسے ایلن کی طرف سے روکا جانا پسند نہیں آیا تھا، وہ اپنی جگہ سے اُٹھتے اسکی پیٹھ پر آیا، جو کہ ایلن کے

بال اسکے ایک کندھے سے لٹکتے آگے بکھرے ہوئے تھے۔ پچھلی گردن کا گہرے گلے سے چمکتی اسکی کمر وہ پل میں جھکتے وہاں اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے جا بجا سرخیاں بکھیرنے لگا، ایلن اس اچانک پڑی افتادہ پر سسکی بھرتے اپنا سر ابیل کے مظبوط کندھے پر دھرتی اسکے چوڑے سینے سے اپنی کمر لگائے چہرہ اوپر اٹھائے آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔

آپ، نن نے ہی کچھ ملایا تھام، میرے کھانے میں م مجھے بے بس کر کے آپ کک،،، سکون ملتا ہے،،،، اپنے پہلو پر ابیل کے گرم تپش چھوڑتے ہاتھوں کی گرفت دیکھ وہ بکھری سانسوں کے بیچ بولتی

رونے لگی، خود کی غیر ہوتی حالت سے وہ خوفزدہ سی تھی، عجب بے چینی تھی جو اس بے مہر کے لمس پر سکون پا رہی تھی۔۔۔۔

قریب آپ آئیں ہیں میرے،،، میں نہیں،،، آپ کی آنکھیں ،،،،، میری قربت پانے کی خواہش چیخ چیخ کر بیان کر رہی ہیں کوئین اسے نرمی سے واپس بستر پر ڈالتے وہ اس پر جھکتا گھمبیر لہجے کی سرگوشی کرتا بولا، ایلن نے آنکھیں اور شدت سے میچی کہ پلکوں کے کنارے دُکھنے لگے۔۔۔۔

کہیں میری قربت آپ کو سکون نہیں بخش رہی تو ابھی آپ سے دوری قائم کر لوں گا،،، اپنے لب ایلن کی بیوٹی بون پر رکھے وہاں

اپنا بھیگا لمس چھوڑتے وہ مدھم خمار آلودہ آواز میں بولا، ایک ہاتھ سے بیڈ شیٹ دبوچے دوسرے ہاتھ کے ناخنوں سے ابیل کا بازو زخمی کرتی وہ اپنی سسکیوں کا گلا دبانے لگی۔۔۔ ابیل اپنا چہرہ اس کی گردن سے نکالتے اسکا چہرہ دیکھنے لگا جو اپنا نچلا لب دانتوں میں دبائے ضبط کے کڑے مرحلے سے گزر رہی تھی، وہ چاہتا تھا وہ خود سے اسکی طرف پیش رفت کرے اسلئے ابیل اس سے دور ہوتے اپنی جگہ لیٹ گیا۔۔، ایلن بے بس ہوتے پہلو بدلتی گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔ ایلن کو لگ رہا تھا اسکی رگوں میں دوڑتا یہ لاوا اسکے پورے وجود کو خاک کر دے گا، وہ اپنا صبر کھوتی اسکے پہلو میں کھسکی

ابیل نے کوئی رسپونس نہیں دیا وہ اسے تڑپا رہا تھا۔ اسکی تڑپ کو وہ سکون میں بدل سکتا تھا وہ ہر علاج اپنے پاس لئے بھی انجان بنا لیٹا تھا۔۔۔ ایلن نے یک دم آتش فشاں ہوتے اسکا گال اپنے ناخنوں سے نوچ ڈالا، ابیل سسک کر اسکی کلائی دبوچے خود کے سائے میں لے گیا۔۔۔ ایلن آنکھوں میں بے بسی لئے خود پر چھائے ابیل کو دیکھنے لگی۔۔ اس کی نظروں کا پیغام پڑھ ابیل پر اسرار سا مسکرایا۔۔۔ ایلن نے بمشکل اسکی گرفت میں زرا اونچا ہوتے اپنے لب ابیل کے لبوں پے رکھے۔۔ گویہ وہ ہار مان گئی تھی اس زور آور اکسیر کے اثر سے وہ بے بس ہو گئی تھی۔۔۔ ابیل تو جیسے ایک دم

شدت پسند ہوا تھا اپنی دیوانگی سے ایلن کو بری طرح مدہوش کرتے ہوئے اب وہ اپنی سانسوں میں اسکے سانسوں کی خوشبو کا ذائقہ بھی محسوس کر رہا تھا۔۔ خود سپردگی کے ظاہر کرتے ایلن اپنے بازو ابیل کی گرفت سے آزاد کرواتے اسکی گردن کے گرد لپیٹ گئی۔۔۔

مدہوشی کے عالم میں وہ اسکے لبوں کو آزاد کئے اپنی شرٹ اتارنے کے لئے اس پر سے اٹھا۔۔ لبوں کے راستے وجود میں اترتے سکون کی بندش نے ایلن کو پاگل کیا وہ اس خوف سے کہ ابیل اس سے دور ناں جائے اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکی شرٹ تیزی سے کمر سے کھسکاتے وہاں اپنے ناخن گاڑے خود پر جھکانے کے لئے بے تاب

ہوئی۔۔اسکی بے تابیاں ابیل کے وجود میں بھی جنون خیزیاں دوڑا گئی وہ شرٹ ایک جھٹکے سے اپنے وجود سے علیحدہ کرتے اسکی سانسیں الجھا گیا۔۔۔ابیل کا ایک ہاتھ اپنے پیٹ پر حرکت کرتا محسوس کر وہ اسکے کندھوں کو دبوچتی اپنا سر اوپر اٹھائے گہری سانسیں بھرنے لگی۔۔۔ابیل اس کی بے سکونی کو سکون دیتے اسے اپنے بے تاب لمس میں الجھائے جلد ہی خود میں گم کر گیا۔۔۔۔

صبح سخت بیہوشی کے بعد ایک بھاری آواز کی پکار پر ایلن کی آنکھ کھلی تھی۔۔ سر میں درد کی ٹیسیں سی اٹھ رہیں تھیں۔۔ آنکھوں کے پپوٹے بھاری ہو رہے تھے۔۔

ایلن،،، کوئین،،، اٹھیں پلیز زز،،، ابیل نے آہستگی سے اس کا" کندھا ہلایا تو ایلن نے دھیمے سے آنکھیں کھولیں۔۔ پپوٹے بھاری ہو رہے تھے۔۔ ایسے لگتا تھا وہ آنکھیں نہیں کھول پائے گی۔۔ مگر جب رات کا ایک ایک منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا تو ساری نیند بھک سے اڑ گئی۔۔ ایلن کی پوری کی پوری آنکھیں کھل گئیں۔۔ اور خود کو اس وقت ابیل کی شرٹ میں پایا۔

ایلن آپ اٹھ گئی ہیں،،، ابیل نے اس کی پشت سے زرا سا اوپر ہو کر دیکھنے کی کوشش کی کہ وہ آیا جاگ رہی ہے یا نہیں اسے جاگتے دیکھ ابیل نے اس کا رخ اپنی جانب موڑا جو پھٹی پھٹی آنکھوں میں بے یقینی لیے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی۔۔

"یہ،، سب کیا ہوا،،، مم،،، مجھے کیا ہوا تھا رات،،، ی،، یہ میں نے کیا کر دیا،،، وہ رونے والے منہ بنائے رونے کو بلکل تیار تھی۔۔

"کچھ غلط تو نہیں کیا ہم نے،،، میرا آپ پر اور آپ کو مجھ پر پورا پورا حق ہے،،، اور ہم نے وہی حق استعمال کرتے ایک دوسرے کو پوری زندگی کے لیے قبول کیا ہے،،،، ابیل نے اسے سینے سے لگا کر تسلی

دی۔۔ایلن کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔ابھی جب ابیل نے اسے سینے سے لگایا تو ایک سفید سی روشنی ایلن کی آنکھوں کے سامنے چھائی اور اسے سب یاد آتا چلا گیا۔۔ساری حقیقت وہ کون تھی؟؟؟؟ان سب کے ساتھ کیا ہوا تھا؟؟؟وہ یہاں کیوں تھی؟؟؟اس کی پہچان کیا تھی،؟؟؟سب یاد آتے وہ ابیل کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔ان کے ساتھ اتنا کچھ ہو چکا تھا۔۔اور اس نے اب تک اپنے روحانی ساتھی کو خود سے دھتکار کر رکھا۔۔وہ تو ایک دوسرے کا حصہ تھے تو انھیں ایک دوسرے کے لیے زندہ رہتے ہر مشکل کا سامنا کرنا چاہیے تھا۔۔

ابیل،، مجھے معاف کر دیں،،، وہ رو دی۔۔ ابیل نے مسکراتے"

اسے مزید خود میں سمیٹا۔۔

آپ ساتھ ہیں تو ہم کوئی بھی مشکل فیس کر سکتے ہیں کوئین،،، اب"

،،، آپ میرے ساتھ ہیں مجھے کسی چیز کا خوف نہیں

مجھے اپنی بہنوں سے ملنا ہے ابیل،،، مجھے اپنے ماں باپ سے ملنا"

ہے،،، ایلن بے قرار ہوئی۔۔

تو پھر اٹھیے،،، آپ اپنی بہنوں سے مل لیں،،، لیکن مجھے اپنے

بھائیوں کے پاس جانا پڑے گا،،، انھیں میری ضرورت ہے،،، ہمیں

اپنے خاندان کو ڈھونڈنا ہو گا،،، ابیل اٹھا۔۔ ساتھ ایلن بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

وہ فریش ہو کر تیار ہوئے اور ابیل اس کا ہاتھ تھامے بلیک ہول سے برگیون آیا تھا۔۔ جہاں جیک رنجنا اور ادیہ اور ایڈم پہلے سے موجود تھے۔۔ وہ ایلن کو اس کی بہنوں کے پاس چھوڑ کر ڈریگن لینڈ گیا تھا۔۔

یہ ایک سیاہ گہری رات تھی۔۔ جو کاسپر نے اپنی خواب گاہ میں گزاری تھی۔۔ وہ اس وقت کھڑکی میں کھڑا ڈریگن لینڈ کے آسمان

کی جانب نگاہیں کیے کھڑا تھا۔۔۔ سائرس محل کے ایک خاص کمرے میں تھا اور ابھی کچھ دیر پہلے ہی ابیل بھی محل پہنچ چکا تھا۔۔ ڈریگن لینڈ، فیری ٹوپیا اور اوشیانہ اپنی اصل شکل میں واپس لوٹ آئے تھے۔۔ ان کی خوشیاں واپس لوٹ آئیں تھیں۔۔ سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا۔۔ فیری گارڈین نے اینچینٹرس کو بھی ٹھیک کر دیا تھا اور سب نے اپنی اپنی زمہ داری سنبھال لی تھی۔۔۔۔ لیکن اب بھی کاسپر نے اپنے خاندان والوں کو ڈھونڈنا تھا۔۔ یہ گہری رات وہ تھی جو اس نے اپنی خواب گاہ میں اپنا بچپن یاد کرتے روتے ہوئے گزاری تھی۔۔ وہ جانتا تھا ایک ڈریگن کنگ کو رونا نہیں چاہیے مگر

اس سے پہلے کون سا اس نے کوئی بھی وہ کام کیا تھا جو ایک ڈریگن کنگ کو کرنا چاہیے تھا۔۔ تمام خسارے، تمام نقصان سب ایک ایک کر کے یاد آتا رہا اور وہ دکھی ہوتا رہا۔۔ مگر جانتا تھا یہ مایوسی بھری اس کی زندگی کی آخری رات ہے اسی لئے جب صبح روشنی ہر سو پھیلی تو ایک نئی امید کی کرن بن کر اس کی زندگی میں یہ صبح طلوع ہوئی تھی۔۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔۔

ابیل، سائرس اندر آجاؤ،،، کاسپر کی سنجیدگی بھری آواز سنائی دی تو" وہ دونوں اس کی خواب گاہ میں داخل ہوئے۔۔

بھائی،،، ہم ماں پاپا اور سب گھر والوں کو ہر جگہ دیکھ چکے ہیں،،، وہ" ہمیں کہیں نہیں ملے تو،،، اب ہم کیا کریں گے،،،؟؟؟ سائرس نے پریشانی سے کہا۔۔

"فیری ٹوپیا میں ایک جگہ باقی ہے،،، وہ ہے ونڈر ماؤنٹین پر سراب کی جھونپڑی جہاں ہمارے خاندان والوں کو ایک طویل عرصے تک سلایا جا سکتا ہے،،، ہمیں وہاں کا خطرہ ہو سکتا ہے،، مگر ہمیں اپنے خاندان کو ہر قیمت پر ڈھونڈنا ہو گا،،، کنگ کاسپر نے کہا اور ابیل اور سائرس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ جیسے اس کی بات سے متفق ہو۔۔

وہ تینوں فورا محل سے نکل کر فیری ٹوپیا کی جانب روانہ ہوئے۔۔
سائرس کے فیری ٹوپیا میں قدم رکھنے کی دیر تھی کہ وہاں کی آب و ہوا، لوگ، پریاں، پری زاد، درخت پودے چرند پرند اپنے کنگ کی آمد پر جھومتے اس کی تعظیم میں اس کے سامنے جھک گئے۔۔ ہر سو ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔ مگر ابھی ان کے پاس کسی اور جانب متوجہ ہونے کا وقت نہیں تھا۔۔ وہ تیزی سے ونڈر ماؤنٹین تک پہنچے تھے۔ یہ فیری ٹوپیا کا آخری کنارہ تھا۔۔ اور سراب کی جھونپڑی تک جانا بہت مشکل۔۔ کیونکہ وہاں وہی الٹی گردن والی چڑیل رہتی تھی۔۔ جس کا دھیان بٹانا مشکل ترین امر تھا۔۔ لیکن وہ مشکل ان

تینوں نے مل کر پار کی تھی۔۔ کاسپر ڈریگن بنا اور سائرس پری زاد بنا اوپر اڑا۔۔ اس چڑیل کا دھیان بھٹکا تو ابیل زیر زمین پتھروں کو پانی کی طرح پار کرتے جھونپڑی کے اندر پہنچا۔۔ کاسپر نے سچ کہا تھا۔ وہ لوگ اندر ہی تھے اور پتھروں کے پتلیوں کی صورت جھونپڑی میں ایک طرف پڑے تھے۔۔ ابیل نے جلدی سے جھونپڑی میں بلیک ہول بنایا اور ان سب کو ادھر سے ڈریگن لینڈ پہنچا دیا۔۔ وہ اپنا کام پورا کر کے اس جھونپڑی سے نکلا اور کاسپر اور سائرس کو کام پورا ہونے کا اشارہ دے دیا۔۔ ابیل وہاں سے نکلا تو کاسپر اور سائرس نے بھی وہاں سے نکلنے کی کوشش کی مگر اسی اثنا میں اس چڑیل نے اپنی

جادوئی جھاڑو پر اڑتے سائرس پر بہت زبردست حملہ کیا تھا۔۔ کاسپر ڈریگن بنا اڑ رہا تھا تو اس نے اس چڑیل کو سائرس پر حملہ کرتے دیکھا۔۔ سیکنڈز میں کاسپر سائرس کے سامنے آیا تھا۔۔ اور وہ بجلی کا کوندا کاسپر کو اپنے پیٹ کے آر پار لگتا محسوس ہوئا۔۔ وہ بڑی مشکل سے وہاں سے کامیاب ہو کر نکلے تھے۔۔

کاسپر نیچے انسانی شکل میں واپس آیا تو سائرس اور ابیل نے دیکھا۔۔ وہ لہولہان ہے۔۔

،،، بھائی یہ کیا کیا آپ نے،، میرے سامنے کیوں ائے

سائرس نے بھل بھل نکلتے خون پر سختی سے اپنا ہاتھ جمایا تھا۔۔

میں ٹھیک ہوں،،، فکر مت کرو،،، بس مجھے محل لے چلو،،، مجھے "

ماں بابا سے ملنا ہے،،، مجھے سب کو زندہ سلامت دیکھنا ہے،،، کاسپر نے بے قراری سے کہا اور سائرس نے جلدی سے ایک بلیک ہول بنایا۔۔ سائرس کاسپر کو سہارا دیئے اس بلیک ہول میں داخل ہو گیا۔۔

Wahiba Fatima Info

وہ بے یقینی آنکھوں میں سمائے اس وقت کھڑکی میں کھڑی غائب دماغی سے باہر کا نظارا دیکھ رہی تھی۔ ابھی ابھی وہ اپنی بہن ایلن سے ملی تھی۔۔ وہ کافی باتونی تھی اور وشما اس کے ساتھ اب میرین اور جیٹسن کے پاس بیٹھی تھی۔۔ اینجینٹرس نے جانے کیا جادو کیا تھا کہ ان کے دنیاوی ماں باپ بھی نا صرف ان کی حقیقت جان چکے تھے بلکہ اسے قبول بھی کر چکے تھے۔۔۔۔ ابھی ابھی اینجینٹرس نے انھیں جو حقیقت بتائی تھی اس سے وشما اور عرازہ گم صم سی ہو کر رہ گئیں تھیں۔۔ کئی لمحے عرازہ کو اس حقیقت پر اعتبار کرنے میں لگے تھے۔۔ کیا واقعی یہ سب اس نے نہیں کیا تھا۔۔ اینجینٹرس نے اسے

بتایا تھا۔۔ کہ یہ سب اس شیطان داسم اور اس کی کالی طاقتوں کا کیا دھرا تھا۔۔ کنگ کاسپر بے قصور تھا۔۔؟؟؟ وہ ان کالی طاقتوں کے زیر اثر عرازہ کے وجود پر اپنے ظلم و بربریت کی داستان رقم کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر پھر بہت اچانک جب وہ اس کی زندگی میں شامل ہوئی تو اس کا سب کچھ کیوں بدل گیا تھا،؟؟ اس کا مقصد پورا نہیں ہوا تھا۔۔ عرازہ اسے وہ بچہ نہیں دے پائی تھی۔۔ تو اس کے اندر وہ کالی طاقتیں موجود ہونے کے باجود وہ عرازہ کو راستے سے نہیں ہٹا پایا تھا۔۔ اور اس کے اندر دن رات پنپنے والی اس محبت کی طاقت نے ان کالی طاقتوں کو شکست فاش سے دوچار کر دیا تھا۔۔ یہ تب ہی ممکن

ہو پایا تھا جب ایک ڈریگن لینڈ کنگ کو اپنی کوئین سے اس قدر محبت ہوئی تھی کہ وہ اپنے اندر موجود ان طاقتور کالی پاورز کو ہرا پایا تھا۔۔ عرازہ کا دماغ پوری طرح چکرا چکا تھا۔۔۔ وہ بہت بے چین تھی۔۔ لیکن اس سب کے باجود یہ تو طے تھا کہ وہ کبھی اس پر اعتبار نہیں کرنے والی تھی۔۔ عرازہ جانتی تھی اس کے دل میں اس کے لیے رتی برابر بھی کوئی احساس یا جزبہ موجود نہیں ہے۔۔ وہ یہ سوچ رہی تھی کہ اس کے دل میں اس کے لیے کوئی فیلنگ نہیں ہے مگر عجیب بات تھی کہ وہ جب سے اسے یہاں چھوڑ کر گیا تھا وہ ہر لمحہ ہر پل بس اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔

عرازہ کھوئی کھوئی سی تھی۔۔جب بہت اچانک اپنے پیٹ میں کسی چھرے گھونپنے کی تکلیف محسوس ہوئی تو وہ پوری کی پوری کانپ اٹھی۔۔اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا تو کچھ نمی سی محسوس ہوئی۔۔ ہاتھ اپنے آگے بڑھایا تو وہ لہولہان تھا۔۔

آہہہہہ،،،،اس کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی۔۔دردنا قابلِ" برداشت تھا۔۔یہ کیا ہو رہا تھا اسے۔۔

کوئین،،،اینجینٹرس اچانک ظاہر ہوتی اس کے قریب آئی تھی۔۔ عرازہ کی سرخ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور نیم والب کپکپا رہے تھے۔۔

کوئین،،، اینچینٹرس نے عرازہ کو تھاما جو زمین بوس ہوئی تھی۔۔

مجھے بہت زیادہ درد ہو رہا ہے اینچینٹرس،،، عرازہ سسکی۔۔"

جانتی ہوں،،، شاہی خاندان کو بچاتے ہوئے کنگ کاسپر کو بہت"

زیادہ چوٹ لگی ہے،،، یہ اسی کی وجہ سے ہے،،، اینچینٹرس نے کہتے

اپنی میجک سٹک سے عرازہ کے پیٹ پر جادو کیا تو اسے تھوڑی راحت

ملی۔۔ مگر وہ جلد اس درد کو نا سہتے ہوش و خود سے بیگانہ ہو گئی تھی۔۔

، بڑا دلسوز سا منظر تھا۔۔ ہر آنکھ اشک بار تھی۔۔ مایاوش، آبدار

عائش روزیلہ، کنگ ویام اور ویراوہ سب انھیں باری باری اپنے سینے

سے لگاتے بہت زیادہ رو رہے تھے۔۔ سب سے زیادہ مایاوش اپنے زخمی بیٹے کو سینے سے لگائے رو رہی تھی جو خود اپنے آنسو چھپانے کو آنکھیں موندے ماں کی گود میں چھپ سا گیا تھا۔۔

"شاہی وید کو بلاؤ،،، آبدار چلایا تھا۔۔ سب اس وقت محل کے شاہی دربار میں موجود تھے۔۔ لوگ جوق در جوق شاہی خاندان کے ان افراد کو ملنے آ رہے تھے جو انھیں اپنے بچوں کی طرح سمجھتے تھے۔۔

"میں اب کچھ راحت محسوس کر رہا ہوں بابا جان،،، کاسپر نے نگاہیں چراتے ہوئے کہا۔

میرے بیٹے مجھ سے نگاہیں کیوں چرا رہے ہو،،، جو کچھ بھی ہوا اس میں تمھارا کوئی قصور نہیں تھا،،، اگر تمھاری جگہ کوئی بھی ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا جو تم نے کیا،،، مگر اب دیکھو یہ سب تمھاری ہی محبت اور اچھائی کی طاقت تھی جس نے سب کچھ آخر کار ٹھیک کر دیا ہے،،، آبدار نے کاسپر کو سینے میں بھینچا۔۔ تو وہ مزید ٹوٹ کر بکھرا۔۔

بھائی،، میں اپنی بچیوں سے ملنا چاہتی ہوں،،، کوئی مجھے میری بچیوں سے ملا دے،،، ویرا نے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہا تو سب عزازہ لوگوں کے پاس جانے کو تیار ہو گئے۔۔ مگر

آپ لوگ جایئے،،، میں محل میں ہی آرام کرنا چاہتا ہوں،،، کاسپر" نے دھیمے سے کہا۔۔ سائرس نے کچھ کہنا چاہا مگر ابیل نے اسے اشارے سے منع کر دیا۔۔ وہ سب اسے چھوڑ کر ایلن، وشما اور عرازہ سے ملنے زمین پر اترنے لگے۔۔

میرین اور جیٹسن کے گھر میں جیسے خوشیوں کی بہاریں اتر آئیں تھیں۔۔ ویرا تو اپنی بچیوں کو چومتی ان کے صدقے واری چلے جا رہی تھی۔۔ ہر آنکھ اشکبار تھی۔۔ مگر اب کی بار سب کی چمکدار آنکھوں میں یہ آنسو خوشی کے تھے۔۔ سب موجود تھے لیکن پھر

بھی ایک کمی سی تھی۔۔ ابیل اور ایلن تو ایک دوسرے کے انتہائی قریب تھے مگر وشما سائرس سے کھنچی کھنچی سی تھی۔۔ یہ سب ہی نوٹ کر چکے تھے۔۔ سب میرین اور جیٹسن کے گھر کے لاونج میں بیٹھے تھے۔ جیک رنجنا انھیں اتنے عرصے بعد اپنے پاس دیکھ کر بے تحاشا خوش تھے۔۔ جبکہ ایڈم اور ادیہ بھی وہیں موجود تھیں۔۔ عرازہ کو مایاوش نے اپنے سینے میں بھینچ رکھا تھا۔۔

"تو کیا خیال ہے،،، پھر باقاعدہ شاہی رسمیں ادا کر کے ہرکنگ اور کوئین کو ان کا تخت ناسونپ دیا جائے،،، آبدار نے کہا تو ابیل اور ایلن تو مسکرا دیئے۔۔ جبکہ وشما نے سنجیدگی اختیار کیے رکھی اور

عرازہ نے پہلو بدلا۔۔ سب اس بات سے متفق تھے۔۔ مگر آگے قسمت جانے کیا رنگ لانے والی تھی جب سب نے عرازہ کی بے تاثر آواز سنی۔۔

"ماں بابا،،، معاف کیجئے گا،، آپ لوگ ایلن اور وشما کے لیے یہ فیصلہ لے لیں،،، مم،،، مگر میں،، میں اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی،،، میرین مما اور جیٹسن بابا آپ لوگ میرے لئے کوئی انسانی رشتہ ڈھونڈ لیں،،، میں کسی انسان سے شادی کر کے ایک نارمل زندگی گزارنا چاہتی ہوں،،، وہ کہتی سب کو اپنی جگہ پر منجمد کر گئی

تھی۔۔ عرازہ کہہ کر رکی نہیں اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ جبکہ سب سانس تک روکے ایک دوسرے کی جانب دیکھے گئے۔۔

تین ماہ بعد۔۔۔

رنگ و بو کا سیلاب امڈ آیا تھا۔۔ ڈریگن لینڈ، فیری ٹوپیا اور اوشیانہ میں جشن منایا جا رہا تھا۔۔ مگر یہ جشن اب کی بار بہت انوکھے طرز کا تھا۔۔ جس کا سارا انتظام زمین پر کیا گیا تھا۔۔ ہر طرف خوشیاں اور سکون تھا۔۔ اور یہ خوشیوں دوبالا تب ہوئیں تھیں جب سارے کنگز نے مل کر داسم کو پاتال سے ڈھونڈ نکالا اور ایک دردناک انجام

تک پہنچا دیا۔۔ اب اس شیطان کا پوری طرح خاتمہ ہو چکا تھا۔۔ مگر اب بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اندر بھی کسی شیطان نما برائی کو پنپنے نا دیتے خود کو اچھائی اور محبت کے راستوں پر ثابت قدم رکھیں تو ہی ایک کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔۔

آج یہی خوشیاں ان سب دنیاؤں کا مقدر بن گئیں تھیں۔۔ آج باقاعدہ طور پر ہر جوڑی کو ان کے تخت کی زمہ داری سونپی جا رہی تھی۔۔ سب اپنی اپنی جگہ خوش تھے۔۔ بس ایک ڈریگن لینڈ کے کنگ اور کوئین تھے جن میں سے ایک کا رخ مشرق کی جانب تو دوسرے کا مغرب کی جانب تھا۔۔ بڑوں نے ہر طرح سے انھیں

سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر سب بے سود۔۔ پھر سب نے انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔۔

تمام ضروری رسمیں ادا کر دی گئیں تھیں۔۔ سائرس لبوں پر آسودہ سی مسکراہٹ سجائے اس کا ہاتھ تھامے پھولوں کی راہ گزر سے گزرتا اسے لوگوں کے درمیان سے جو ان پر پھول نچھاور کر رہے تھے تخت کی جانب لے جا رہا تھا۔۔ وشما اس وقت پنک کلر کے شاہی عروسی لباس میں تھی فراک کا پچھلا طویل ترین گھیر ا اس کے پیچھے چھوٹی چھوٹی پریوں نے اٹھا رکھا تھا وہ دونوں تخت کے قریب آکر

اس پر براجمان ہوئے تو حال تالیوں سے گونج اٹھا۔۔ وشما بھی اب مسکرا رہی تھی۔۔ ہاتھ ہلا کر ان کی محبت کا جواب دے رہی تھی اور سائرس والہانہ انداز میں اس کی جانب بس دیکھے جا رہا تھا۔۔ وشما کا دل اس کی بے باک نگاہوں پر بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔ شاندار جشن اور لذیذ شاہی دعوت کے بعد وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنی خواب گاہ میں چھوڑ گیا تھا۔۔ وہ کسی ضروری کام سے باہر گیا تھا۔۔ وشما خواب گاہ کی حسین ترین پھولوں اور بیریز سی کدی بالکونی میں چلی آئی تھی۔۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی جب اسے اپنی پشت پر آہٹ کے ساتھ کندھے پر نرم سا لمس محسوس ہوا۔۔

مجھے لگتا ہے،،، میں نے اپنی کوئین کو منالیا،،، سائرس نے مسکرا کر کہا جب کہ اس کے جان لیوا لمس پر وشما بری طرح گھبرائی۔۔

"آپ سے کک کس نے کہا،،، وہ تڑخ کر کہنا چاہتی تھی مگر زبان لڑکھڑا گئی۔۔

"آپ کی آنکھوں میں محبت کی یہ خماری بتا رہی ہے کہ میں نے آپ ،،، کو منالیا اور اب آپ دل و جاں سے میری ملکہ بننے کو تیار ہیں سائرس نے کہتے اسے محبت اور نرمی سے اپنے سینے سے لگایا تو وشما نے مسکراتے اس کی محبت کے آگے سر تسلیم خم کرتے اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔۔

وہ دونوں تخت پر بیٹھے تھے۔۔ ایلن بے تحاشا خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ ابیل اس کی جانب دیکھ کر مسکرایا۔

"کیا ہوا،،، آپ اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے،،، اوشیانہ میں شاندار جشن جاری تھا۔۔ ہلکے میوزک کے ساتھ بال ڈانس کیا جا رہا تھا۔۔ ایسے میں ابیل کے اس بے باکی کے مظاہرے پر ایلن نے تلملا کر بولی۔۔

دیکھ رہا ہوں آپ کی گردن بہت سونی سونی کے رہی ہے،،، سوچ رہا ہوں اس میں اپنی بانہوں کا ہار پہنا دوں؟؟؟ کیا خیال ہے،،؟؟؟

،،، بلکل بے ڈھنگا خیال ہے،،، اس وقت میں او یلیبل نہیں یوں مصروف ہوں،، تو اپنا خیال اپنے پاس رکھیں،،، ایلن نے منہ بناتے اسے ہری جھنڈی دکھائی تو وہ مسکرا دیا۔۔

پھر تو آپ کے لئے کوئی اور تحفہ لینا پڑے گا،،، ابیل نے کہتے اس کی آنکھوں کے سامنے ایک سچے موتیوں کی مالا لہرائی تو ایلن کی آنکھیں چندھیا سی گئیں۔۔ پھر شرافت سے اس کی جانب اپنی پشت کی تو ابیل نے اس کی گردن میں وہ ہار پہنا دیا۔۔ ساتھ ہی جھک کر اس کی پچھلی گردن پر اپنے سلگتے لب رکھے تو اچانک بہت زیادہ کلیپنگ کی آواز سنائی دی۔۔ ایلن چونک گئی۔۔ اور پھر گھبرا کر پیچھے

مڑ کر اسی کے سینے میں چھپ کر جائے پناہ تلاش کی تو ابیل آسودگی سے مسکرا دیا۔۔

شادی کی تمام رسمیں انجام پا چکیں تھیں۔۔ میرین اور جیٹسن نے اس کے لیے بہت اچھا انسانی رشتہ ڈھونڈا تھا۔۔ لڑکا اسے بھی اچھا لگا تھا۔۔ تین ماہ کے اندر اندر شادی کے سارے احتمام کے بعد وہ اب پوری طرح کسی اور کی ہو چکی تھی۔۔ دل میں انتقام کے جو بھانبھڑ جلائے تھے انھیں یہ شادی کر کے بھی راحت نہیں ملی تھی۔۔ الٹا وہ مزید بے چین ہو گئی تھی۔۔ وہ اس سے اپنی ہر شکست

کا بدلا لینا چاہتی تھی مگر اب یوں دل چاہ رہا تھا خود پر پٹرول ڈال کر آگ لگا دے۔۔ اپنی زندگی ہی بے کار لگنے لگی تھی۔۔ آخر میرین اور جیٹسن نے اس کے دل کی دنیا میں طوفان برپا ہونے سے بے خبر ہو کر اسے اس شخص کے ساتھ گاڑی میں بٹھایا اور رخصت کر دیا۔۔ گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔۔ عرازہ سرد و سپاٹ چہرہ لیے مردہ احساسات میں گھری کھڑکی کے پار کے مناظر دیکھے جا رہی تھی۔۔ اپنے پہلو میں بیٹھے اس شخص میں اسے رتی برابر بھی دلچسپی محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔ نا ہی اس نے اسے مخاطب کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ وہ اس قدر غائب دماغی کے عالم میں

گاڑی میں بیٹھی تھی کہ کب وہ لوگ اپنی منزل پر پہنچے۔ کب اس شخص نے ہاتھ سے تھام کر اسے گاڑی سے باہر نکالا۔۔ کب وہ اس خالی بڑے سے گھر میں داخل ہوئی۔۔ کب وہ اسے ایک سجے سجائے کمرے میں تنہا چھوڑ گیا اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔ عرازہ صوفے پر بیٹھی اس سجی ہوئی مسہری کو غائب دماغی اور سپاٹ چہرے سے بس تکے جا رہی تھی۔۔

یہ سب جو بھی تھا بہت عجیب تھا۔۔ وہ صوفے سے اٹھی اور آہستگی سے چلتی آئینے کے سامنے آئی اور آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔۔ کیا یہ سب اتنا آسان تھا،،؟؟؟ عرازہ سوچے گئی۔۔ وہ اس ساری کاروائی

میں مخل نہیں ہوا تھا۔۔ حتی کے اس کی کوئی خیر خبر تک نا کسی نے لی تھی نا دی تھی۔۔ کسی نے اس کا ذکر تک نہیں کیا تھا۔۔ کیوں؟؟؟ اس کی پہنائی انگوٹھی ابھی تک عرازہ کے ہاتھ میں موجود تھی۔۔

عرازہ نے اپنے دل سکے مقام سے اپنا عروسی لباس ہٹا کر وہ ٹیٹو دیکھا جو اپنی جگہ پر جوں کا توں موجود تھا۔۔ ایک لمحے کو وہ بری طرح چونکہ تھی۔۔ ان کے ہاں تو عروسی لباس سفید ہوا کرتا ہے تو وہ اس وقت اس جالی دار سرخ عروسی لباس میں کیا کر رہی تھی۔۔ یہ لباس انتہا کا خوبصورت اور نگینے جڑا تھا۔۔ جو زمین تک بچھا ہوا تھا۔۔ وہ بڑی مشکل سے اسے کیری کر پائی تھی۔۔ کیا وہ اتنی بیہوش ہو کر

ساری رسمیں ادا کر رہی تھیں کہ ان چیزوں پر اس نے غور تک نہیں کیا تھا۔۔ عرازہ کو لگا اس کی رگوں میں لاوا بہنے لگا ہے۔۔ تبھی وہ کمرے کا دروازا کھول کر اندر داخل ہوا اور اندر سے کمرہ لاک کر لیا۔۔ عرازہ ایک جھٹکے سے پیچھے مڑی اور اسے اس کے گریبان سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا۔۔

"اپنی اصل شکل میں واپس آئیں ابھی کے ابھی،، وہ حلق کے بل چلائی تھی تو کنگ کاسپر شرافت سے اپنی اصل شکل میں واپس لوٹ آیا تھا۔۔ اور وہ کمرہ بھی ڈریگن لینڈ کے شاہی محل کے کاسپر کی خواب گاہ میں بدل گیا تھا۔۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی،، پھر سے مجھے دھوکہ دینے کی،،، وہ پھر" سے چلائی تھی۔۔

قسم کھا کر بتائیں کوئین،،، سچ میں ؟؟؟؟؟ آپ کو پھر سے واقعی یہ لگا تھا کہ آپ کسی اور سے شادی کر سکتی ہیں،،، کاسپر نے مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانک کر پوچھا تھا۔۔ یہ اس کے ماں باپ کی جانب سے اسے دیا گیا اعتماد تھا کہ وہ یوں اپنی کوئین کے سامنے کھڑا اس کی ناراضگی دور کرنے کے اب جتن کرنے والا تھا۔۔

نہیں مجھے کچھ نہیں لگ سکتا،،، کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ میں کچھ بھی"
کرلوں،، آپ کسی نا کسی طریقے سے مجھے فریب دے ہی دیتے
ہیں،،، وہ کاٹ دار لہجے میں بولی تو کاسپر نے اسے اپنی بانہوں میں
جکڑے اس کی بیوٹی بون پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

"،،،ہاں میں آپ کے معاملے میں ایسا ہی ہوں،،، اتنا ہی شدت پسند
آپ کو مجھے ایسا ہی قبول کرنا پڑے گا،، کیونکہ میں آپ کے معاملے
میں نا کبھی کوئی سمجھوتا کر پایا تھا نا کبھی کر سکتا ہوں،،، آپ صرف
اور صرف میری ہیں،، اور دنیا کی کوئی طاقت آپ کو مجھ سے الگ
نہیں کر سکتی،،، بہت محبت کرتا ہوں آپ سے،،، آپ کی محبت ہی

تھی جس نے مجھے اتنی طاقت دی کے میں خود کے اندر موجود ان کالی طاقتوں سے لڑ پایا،،، اگر آپ نا ہوتیں تو جو یہ تین دنیاؤں پر خوشحالی اور خوشیاں اتریں ہیں،، یہ کبھی ممکن نہیں ہو پاتا،،، کاسپر آہستگی سے کہتا گیا اور اسے بے تحاشا چومے گیا۔۔ عرازہ کی سانسیں اور دھڑکن اتھل پتھل ہونے لگیں۔۔ وہ جو دل میں ایک کسک ایک ابال سا تھا اس وقت خود کو یہاں اس جگہ اس مقام پر محسوس کر کے خود بخود سکون پا گیا تھا۔۔ کاسپر نے بے قراری سے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے تو عرازہ نے خود سپردگی کے عالم میں اس کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا بہت تنگ کر لیا۔۔

شاید وہ جانتی تھی اس کی منزل یہی ہے۔۔ اس کی حقیقت اس کے قریب کھڑا شخص ہے۔۔ یہی اس کی پہچان ہے یہی مقام ہے۔۔ یہی اس کی دنیا اور یہی سب کچھ ہے۔۔ محبت کی تکمیل یونہی ممکن ہے۔۔ اسے ابھی آج ہی اس بات کا ادراک ہوا تھا کہ وہ بہت برے طریقے سے اس کی عادی ہو چکی تھی۔۔ چاہے کچھ بھی ہو جب دو روحیں آپس میں جڑ جائیں تو ان کی تکمیل ایک دوسرے کے وجود سے ہی ہو پاتی ہے۔۔

یہ نفرت سے شروع ہوئی ایک لازوال وہ دستان تھی جس کی تکمیل محبت نے ممکن بنا کر اسے حقیقت کی دے کر امر کر دیا تھا۔۔